راہ ملال
تحریر: دعا اسلم

READER BURAQ

یہ رات دس بجے کا وقت تھا لاہور میں سیاہ اندھیرا پھیلا تھا وہ علامہ اقبال انٹرنیشنل ائیرپورٹ پر کھڑی تھی اسی مقام اور اسی جگہ جہاں وہ اسے پانچ سال پہلے پہلی بار ملا تھا اور یہ کہہ کر گیا تھا کہ وہ اسے ملنے دوبارہ یہی آئے گا پچھلے گزرے پانچ سالوں میں ایسا کوئی بھی دن نہیں تھا جس دن وہ یہاں نا آئی ہو وہ روز یہاں آتی تھی کہ وہ کسی نا کسی دن ضرور آئے گا مگر وہ نہیں آتا تھا اور ہر بار کی طرح وہ آج بھی شاید مایوس لوٹنے والی تھی اس کے ذہن کے پردوں پر اسے وہ پہلی ملاقات یاد آئی تھی"۔۔۔۔۔

پانچ سال پہلے:

وہ یہی ائیرپورٹ پر کرسی پر بیٹھی فلائیٹ کا انتظار کر رہی تھی باہر بہت تیز بارش ہو رہی تھی اسے ڈر تھا کے کہی فلائیٹ کینسل نا ہو جائے اس کی فلائیٹ بارہ بجے کی تھی اور ابھی نو بج رہے تھے۔۔۔۔"تبھی اس کی نظر اس پر پری جو بیگ پکڑے اپر آرہا تھا اور اس کی

کرسی سے تھوڑی دور کھڑے فلائیٹ کا انتظار کرنے لگا۔۔۔"اس نے بلیک پینٹ شرٹ پہنی تھی بال ماتھے پر گرے ہوئے تھے صاف رنگت پر ہلکی ہلکی داڑھی مونچھے تھی

اس لڑکے کی نظر اس پر پڑی جو مسلسل اسے دیکھے جا رہی تھی پھر اس نے اگنور کر دیا مگر وہ اسے ٹکٹکی باندھے دیکھی جا رہی تھی تھوڑی دیر بعد ایئربورٹ پر ہوسٹ کی آواش گونجی ۔۔۔"موسم کی حالت خراب ہونے کی وجہ سے رات ایک بجے کی فلائیٹ کینسل ہوگئی ہے ۔۔۔"اوہ شٹ یار اس لڑکے کے منہ سے بیک وقت نکلا تھا تھوڑی دیر بعد اسے کسی کی کال آئی اس نے کال اٹینڈ کی اور تھوڑی دور جا کر بات کرنے لگا وہ خود پریشان ہوگئی تھی کہ اب کیا کروں مگر وہ اسی لڑکے کو دیکھتی رہی اس کے چہرے سے واقعی غصہ واضح ہو رہا تھا وہ کسی سے بات کر رہا تھا اور بار بار نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔۔۔"

تم رات دو بجے کی فلائیٹ کروا لو تب تک ہوسکتا ہے کہ موسم کی حالت ٹھیک ہوجائے ۔۔۔!!آگے سے اسے کہا گیا

یار مگر ایسے کیسے مجھے ملتان جلدی آنا تھا۔۔۔۔"

اب ہم کچھ نہیں کر سکتے میں بتا دوں گا سب کو کہ تم صبح تک آجاؤ گے اور صبح یہاں ہونا واقعی تمہارے لیے ضروری ہے۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔"

اس نے فون سے نظریں ہٹا کر سامنے دیکھا جہاں وہ اسے ابھی بھی دیکھ رہی تھی ایک تو فلائیٹ کینسل ہوگئی اور اپر سے یہ دیکھے جا رہی ہے کیا مصیبت ہے اس نے موبائیل پر اسے خداحافض کہا اور اپنا بیگ پکڑ کہ اس کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔

محترمہ آپ مجھے گھورنا بند کرے گی۔۔۔۔؟؟ اس نے اس کے پاس کھڑے ہو کر جھک کر اس کی آنکھوں میں غصے سے دیکھ کر کہا تھا وہ ایک پل کے لیے ساکت رہ گئی تھی اس کی آنکھوں کا کلر ہنی تھا اور اپر سے گھنی گھنی پلکیں اسے واقعی پر کشش بناتی تھی وہ اسے بہت پیارا لگا تھا

محترمہ نہیں میرا نام حریم خان ہے۔۔۔"اس نے مسکرا کہ معصومیت کے ساتھ کہا تھا

نام کیوں بتایا۔۔؟؟ اس نے ایک ابرو اٹھا کر اس سے پوچھا

آپ نے محترمہ کہا نا اسی لیے بتا دیا تاکہ آپ مجھے محترمہ نہیں حریم خان کہہ کر بلائے کہ حریم خان آپ مجھے دیکھنا بند کرے گی۔۔۔"معصومیت کے ساتھ کہی گئی یہ بات حریم خان کی داؤد رحمان کو ہنسنے پر مجبور کر گئی تھی پھر وہ اس کے ساتھ تھوڑے فاصلے پر آکر بیٹھا

میرا نام داؤد رحمان ہے۔۔۔!!

میں نے تو آپ کو محترم نہیں بولا۔۔۔؟؟ اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کیا

کیا مطلب اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

میں نے تو آپ کو اپنا نام اس لیے بتایا نا کہ آپ نے مجھے محترمہ کہا اسی لیے کہہ رہی ہوں کہ میں نے آپ کو محترم نہیں کہا تو پھر آپ نے اپنا نام کیوں بتایا۔۔۔

وہ معصوم تھی یا داؤد رحمان کو معصوم لگی تھی وہ اندازہ نہیں کر پایا بلکہ وہ اس کی بات پر ہنس دیا

آپ یقینا اس لیے غصہ ہے نا کیونکہ آپ کی فلائیٹ وہی تھی جو ابھی کینسل ہوئی ہے ۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔!!اس نے اپنے جوتوں کر دیکھ کر کہا تھا

میری بھی وہی فلائیٹ تھی۔۔۔"

مجھے آج سے پہلے بارش اتنی بری نہیں لگی۔۔۔"اس نے باہر برستی بارش کو دیکھ کر کہا

اور مجھے آج سے پہلے باش اتنی اچھی نہیں لگی۔۔۔۔"اس نے داؤد رحمان کو دیکھ کر کہا

جی۔۔۔۔؟؟ داؤد رحمان نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

مجھے آج سے پہلے بارش اتنی اچھی نہیں لگی جتنی اچھی آج لگ رہی ہے۔۔۔۔۔"

کیوں آپ کو بھی غصہ آنا چاہیے آپ کی بھی فلائیٹ کینسل ہوگئی۔۔۔۔"

تو کیا ہوا اسی بہانے مجھے ایک اچھا دوست مل گیا۔۔۔۔۔"

داؤد رحمان نے اسے عجیب سی نظروں سے دیکھا اور پھر مسکرا دیا۔۔۔۔"

کسی انجانے شخص کو دوست نہیں بناتے۔۔۔۔۔!!اس نے اسے دیکھ کر کہا تھا

جو مجھے اچھا لگتا ہے پھر وہ عزیز ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔!!حریم نے اسے دیکھ کر کہا تھا

کافی دیر گزر گئی تھی انہیں یونہی باتیں کرتے ہوئے داؤد نے حریم سے پوچھا۔۔۔آپ کی عمر کیا ہے۔۔؟؟

انس سال۔۔۔۔۔!!حریم نے بتایا تھا

سٹوڈنٹ ہو۔۔۔۔؟؟

کیوں آپ ٹیچر ہے۔۔۔۔!!حریم نے الٹاں سوال کیا

نہیں میں ٹیچر نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔اس نے نفی میں سر ہلا کر کہا

اچھا اتنج کیوں ہو چھی آپ نے۔۔۔۔۔؟؟

ویسے ہی۔۔۔۔۔"اس نے شانے اچکا کر کہا

آپ لاہور آتے رہتے ہے کیا۔۔۔؟؟ اس نے پتا نہیں کیوں مگر سوال کر دیا

ہاں بزنس کے سلسلے میں آتا رہتا ہوں۔۔۔!!اور آپ۔۔۔۔؟؟

میں یہی رہتی ہوں۔۔۔۔"اس نے موبائیل بیگ سے نکالتے ہوئے کہا

اچھا آپ ملتان کیوں جا رہی ہے۔۔۔۔؟؟

رشتے داروں میں کسی کی شادی ہے اس لیے جا رہی ہوں۔۔۔۔"اس نے موبائیل پر نظریں مرکوز کیے ہی کہا

ہمم صیحیح۔۔۔۔!!

آپ میرے دوست بنے گے۔۔۔؟؟ اس نے موبائیل پر سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا جو پانی کی بوٹل نکالے پانی پینے لگا تھا اور پیتے پیتے رکا۔۔۔!!دوست۔۔۔۔؟؟ اس نے ایسے کہا جیسے کہہ رہا ہو کیا واقعی دوست۔۔۔۔"

اس نے اثبات میں سرہلایا۔۔۔۔!!

اوکے۔۔۔۔۔۔!!!اس نے مسکرا کر کہا پھر اس نے ٹائیم دیکھا تو ابھی ساڑھے دس ہوئے تھے یار ایک تو ٹائیم بھی نہیں گزر رہا

اگر یونہی انتظار کرتے رہے تو ٹائم کبھی نہیں گزرے گا۔۔۔۔۔""اس نے موبائیل بیگ میں رکھتے ہوئے کہا

آپ نے کبھی کسی کا انتظار کیا ہے۔۔۔۔؟؟ اس نے عام انداز میں پوچھا تھا

نہیں۔۔۔۔"میں بھلا کیوں کرنے لگی کسی کا انتظار۔۔۔۔!!

صیحیح ہے۔۔۔۔۔اس نے اس کی بات پر فقط اتنا ہی کہا

تبھی کال آئی تو اس نے کال اٹینڈ کی اور تھوڑی دور جا کر بات کرنے لگا حریم پھر اسے دیکھنے لگی تھی پتا نہیں اس میں ایسا کیا تھا جو اسے اپنی طرف کھینچ رہا تھا

وہ بس سوچ کر رہ گئی اور جیسے ہی اس کی بھی نگاہ حریم پر پڑی تو اس نے نظریں پھیڑ لی (یہ غلط ہے حریم) اس نے دل میں کہا

کافی وقت یونہی گزر گیا تھا جب وہ واپس آیا تو اس نے یہی کہا کہ بارش رک چکی ہے اور رات دو بجے کی فلائیٹ ہے میری آپ نے اپنا کیا سوچا اسی طرح کیا یہی بیٹھی رہے گی ـــــ"

نہیں میں واپس گھر چلی جاؤں گی۔۔۔!!

مگر آپ نے تو شادی اٹینڈ کرنے ملتان نہیں جانا تھا

نہیں اب نہیں جانا میں ماما کو منع کر چکی ہوں۔۔۔"

اچھا مجھے لگتا ہے پھر آپ کو اب گھر چلے جانا چاہیے رات تو ویسے ہی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔"

آپ جائے گے تو چلی جاؤں گی۔۔۔۔"

اچھا چلے مرضی آپ کی۔۔۔۔۔"وہ یہ کہہ کر فرش پر غیر مرئی نقطے کو دیکھنے لگا

آپ پریشان ہے کیا۔۔۔؟؟ حریم نے اس کے چہرے پر فکر دیکھ کر کہا

مگر وہ اسی طرح دیکھتا رہا۔۔۔!!

داؤد۔۔۔؟؟ حریم نے اسے پہلی دفعہ اس کے نام سے پکارا تھا

ہاں کیا ہوا۔۔۔۔؟؟؟ اس نے چونک کر اسے دیکھا تھا

میں نے پوچھا آپ پریشان ہے کیا۔۔۔۔؟؟؟ حریم نے پھر سے دہرایا

ہاں نہیں میں پریشان نہیں ہوں۔۔۔"اس نے نفی میں سر ہلایا

آپ کو دیکھ کہ لگتا نہیں کہ آپ جھوٹ بولتے ہو گے ۔۔۔!! بتائیں پھر کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟؟

اس نے اسے مسکرا کر دیکھا اور کہا نہیں سچ میں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے نا کوئی پریشانی ہے۔۔۔۔"

اچھا آپ کہتے ہے تو مان لیتی ہوں ورنہ اگر آپ پریشان ہے بھی تو میری بات کان کھول کہ سن لیں حریم خان آپ کی زندگی میں آگئی ہے نا آپ کی دوست بن کر اب کوئی بھی پریشانی آپ کی زندگی میں نہیں آئے گی اور اگر آئی بھی تو آپ نے پریشان نہیں ہونا پریشان ہونے سے کونسا پریشانی ختم ہوجائے گی۔۔۔۔"اس نے مسکرا کر کہا تھا

اور وہ اس کی بات پر دل کھول کہ ہنسا تھا اور واقعی میں وہ حریم کی ایسی باتیں سن کر سچ میں اپنی پریشانیاں بھول رہا تھا حریم اسے ہنستا ہوا دیکھ رہی تھی

یونہی ہنستے رہے ورنہ میں آپ کی پریشانیوں کو گولی مار کہ اڑا دوں گی۔۔۔۔" اس نے انگلیوں کی پسٹل بنا کر کہا تھا اور اب اس کی یہ حرکت داؤد رحمان کو دوبارہ ہنسنے پر مجبور کر گئی تھی

کافی دیر یونہی باتوں میں گزر گئی داؤد نے وقت دیکھا اور اٹھ کھڑا ہوا اس نے اب حریم کو الوداع کہا اچھا اب میں چلتا ہوں میری فلائیٹ کا ٹائیم ہونے والا ہے۔۔۔وہ یہ کہہ کر اٹھ گیا وہ بھی ساتھ ہی اٹھی تھی

اچھا یہ تو بتائیے اب دوبارہ آئے گے کیا۔۔۔؟؟؟ حریم نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا

میرا یہاں آنا جانا لگا رہتا ہے اور میں یہاں دوبارہ آؤں گا۔۔۔۔۔۔"'

آپ مجھ سے ملنے یہاں آئے گے کیا۔۔؟؟ اس نے بڑے یقین سے پوچھا تھا

ہاں ضرور میں تمہیں دوبارہ یہی پر۔ملوں گا۔۔۔۔۔" داؤد نے اس کی سیاہ گہری آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا

مجھے کیسے معلوم ہو گا کہ آپ آ رہے ہے۔۔۔؟؟

میں تمہیں انفارم کردوں گا کہ میں اس دن آ رہا ہوں اس دن تم۔مجھے ریسیو کرنے ائیرپورٹ آؤں گی نا۔۔۔۔؟؟

اور اگر انفارم نہیں کیا تو۔۔۔؟؟

تو تو اس نے سوچنے کے انداز سے کہا

تو میں یہاں روز آیا کروں گی اور لوگوں کی بھیڑ میں آپ کو ڈھونڈو گی کبھی نا کبھی تو آپ ملیں گے نا۔۔۔!!اس نے جس طرح کہا ایک بار پھر داؤد رحمان مسکرانے پر مجبور ہو گیا

اچھا اتنے لوگوں میں کیسے ڈھونڈو گی۔۔۔؟؟ اس نے بڑے مزے سے سوال کیا تھا

لوگوں کی بھیڑ میں سے کبھی تو کوئی داؤد رحمان ملے گا نا۔۔۔"

اچھا۔۔۔۔!!!بے فکر رہوں میں تمھیں یہی پر دوبارہ ملوں گا۔۔۔۔۔"اس نے اسے یقین دلایا

نہیں پہلے آپ وعدہ کریں۔۔۔"

اتنی بے یقینی۔۔۔۔؟؟ اس نے ایک ابرو اچکا کر کہا تھا

ہاں ہے تو۔۔۔۔!!اس نے منہ بسور کر کہا تھا

اچھا تو حریم خان میں وعدہ کرتا ہوں داؤد رحمان تمھیں یہی دوبارہ ائیرپورٹ پر ملے گا ۔۔۔۔۔"وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ گیا

انشاءاللہ میں آپ کا انتظار کروں گی۔۔۔!!اور یہ کہہ کر وہ پلٹ گئی

ضرور۔۔۔۔"وہ بھی حریم خان سے رخ موڑ گیا

وہ پھر سے مڑی تھی داؤد رحمان کے لیے۔۔۔۔۔

سنیں۔۔۔؟؟؟

اور داؤد رحمان کو حریم خان کے کیے رکنا پڑا تھا

اگر ایسے ہی باربار روکو گی تو کب جاؤنگا اور کب آؤنگا۔۔۔۔۔؟؟

نمبر تو دیتے جائے انفارم کیسے کرینگے۔۔"نمبر تو دونوں نے ہی ایک دوسرے سے نہیں مانگا تھا۔۔۔"

انٹیلیجینٹ گرل یہ کہتے ہوئے وہ حریم خان کی طرف بڑھا تھا۔۔۔"اور موبائیل نکال کر اس سے نمبر لیا اور اسے اپنا نمبر لکھوا کر مڑ گیا۔۔۔"مگر پھر دوبارہ وہ مڑا اور کہا۔۔۔" اپنا خیال رکھنا اور کبھی رونا مت۔۔۔"

میں کیوں روؤں گی بھلا۔۔۔۔؟؟

اسی لیے کہہ رہا ہوں کہ میری کوئی مجبوری ہو اور تم میرے انتظار میں روتی رہو۔۔۔۔!!!

تو کیا آپ نہیں آئیں گے۔۔۔۔؟؟

نہیں میں ضرور آؤں گا اس لیے کہہ رہا ہوں کہ کبھی ایسی صورتحال ہو جائے جیسی آج ہوئی تھی تو تم رونے نا لگ جانا۔۔۔۔!!

نہیں روؤ گی بہت بہادر ہوں میں۔۔۔"اس نے اپنا کندھا جھاڑتے ہوئے کہا تھا

نہیں حریم خان معصوم ہے اسی کیے کہہ رہا ہوں۔۔۔۔"""

اچھا اب آواز نا لگانا میں نہیں رکوں گا اور دیکھو دس منٹ رہ گئے ہے۔۔۔"اور یہ کہہ کر وہ مڑ گیا تھا کبھی نا آنے کے لیے

وہ بھی مڑ گئی تھی ..." مگر اس کا دل گھبرایا تھا ایک پل کے لیے اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ جا رہا تھا اس کا دل کیا وہ اس کے پیچھے چلی جائے اور اسے کسی بھی طرح روک کے مگر وہ تو آیا ہی جانے کے لیے تھا حریم خان اسے جاتا دیکھتی رہی اور وہ چیکنگ ایریا کے اندر جاتے جاتے رکا اور مڑ کر دیکھا حریم خان کو۔۔۔دونوں کی نظریں ملی اور پھر داؤد رحمان کو جانا پڑا اور وہ چلا بھی گیا اور حریم خان کا دل کیا وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دے۔۔۔"

اس نے دوبارہ آہی جانا ہے اور وہ دونوں دوبارہ ملے گے اور ایک دوسرے کو نمبر بھی تو دیا ہے اس نے نا آنا ہوتا تو وہ نمبر نا دیتا مگر پھر بھی۔۔۔وہ کافی دیر تک وہی بیٹھی رہی

اس نے ائیرپورٹ سے باہر کا سفر بہت مشکل سے طے کیا تھا اور پھر ائیر پلین لینڈ ہونے کی آواز آئی تھی اس نے آسمان پر دیکھا تھا جہاں سے ہوائی جہاز روانہ ہوا تھا وہ کتنے پل اسے دیکھتی رہی تھی کچھ دیر پہلے تک اسے امید تھی شاید وہ واپس آجائے اور کہے وہ نہیں جا رہا وہ کل چلا جائے گا مگر اسے جانا تو کل بھی تھا نا۔۔۔

بالآخر داؤد رحمان چلا ہی گیا تھا۔۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے دو آنسوں ٹوٹ کر گرے تھے اس نے سامنے دیکھا جہاں اس کی گاڑی کھڑی تھی اس نے فرنٹ سیٹ کا ڈور کھولا اور اندر بیٹھ گئی۔۔۔۔"

اس نے موبائیل نکالا اور داؤد کے واٹس اپ نمبر پر میسج کیا۔۔۔" پہنچ کر انفارم ضرور کرنا۔۔۔"

اور اگلے پل اسے میسج آیا تھا

ضرور۔۔۔۔"

اور پھر اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔۔

حال :

وہ وہی ایرپوڑٹ پر اسی جگہ کھڑی تھی جہاں وہ دونوں آخری وقت پر کھڑے تھے وہ آج بھی نہیں آیا تھا

آجاؤ حریم وہ نہیں آئے گا۔۔۔۔!!

اس نے وعدہ کیا تھا فائزہ اور وہ ضرور آئے گا۔۔۔۔۔"اس نے یقین کے ساتھ کہا تھا

کوئی تمہیں بیوقوف بنا گیا ہے حریم اور تم پانچ سالوں سے خود کو اس کے پیچھے خوار کر رہی ہو

اس نے مجھے بیوقوف نہیں بنایا وہ آئے گا۔۔۔۔"

یار حریم کوئی ایک ملاقات میں اتنا پیارا کیسے لگ سکتا ہے

اگر وہ داؤد رحمان ہو تو لگ سکتا ہے۔۔۔۔۔"اس نے مسکرا کر کہا تھا

آجاؤ بس کرو نہیں تو میں چلی جاؤں گی گھر۔۔۔فائزہ یہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی تھی

حریم کو اس کی آخری نظر بھی یاد تھی اس نے ادھر دیکھا جہاں سے وہ گیا تھا جہاں وہ آخری بار کھڑا تھا اسے لگا جیسے وہ ابھی بھی وہی کھڑا اسے مسکرا کر دیکھ رہا ہو اور ہمیشہ کی طرح آج بھی حریم خان مایوس لوٹ گئی تھی

اگلے دن وہ تینوں ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے لینچ کر رہے تھے سربراہی کرسی پر حریم کی ماما اسماء خان ، اور ان کے دائیں طرف کی کرسی پر اس کی بہن ثمبل خان ، اور بائیں طرف وہ خود بیٹھی تھی اس کے والد کا انتقال اس کے بچپن میں ہی ہوگیا تھا اور اس کی ماما پڑھی لکھی تھی تو اس کے بعد اس کی ماما نے بزنس سنبھالا

میں چاہتی ہوں کہ اب تم شادی کر لو حریم۔۔۔"انھوں نے حریم کو مخاطب کیا

نہیں ماما میں آپ کو بتا چکی ہوں میں نے شادی نہیں کرنی۔۔۔!!اس نے تحمل سے کہا تھا

بیٹا کب تک اس کا انتظار کرو گی پانچ سال گزر گئے ہے پتا نہیں وہ کون تھا اور تم اس پر یقین رکھے اب تک اسی طرح بیٹھی ہو۔۔۔۔"انھوں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی

ماما میں ساری زندگی اس کا انتظار کر سکتی ہوں۔۔۔"

بیٹا تم بات کو کیوں نہیں سمجھ رہی اب تمہاری شادی کی عمر ہو چکی ہے۔۔۔۔۔"

ماما پلیز وہ آجائے گا نا۔۔۔۔۔!!اس نے ضد کرنے کے انداز سے کہا تھا

ماما آپ ان کی چھوڑے میری کروادے شادی۔۔۔۔۔"وہ جو کب سے ان دونوں کی بات سن رہی تھی ان دونوں کو دیکھ کر بولی جس پر اس کی ماں نے اسے گھوری سے نوازا تم چپ رہو سنبل۔۔۔۔!!

اوکے۔۔۔۔۔!!وہ پھر سے کھانا شروع ہو گئ تھی

بیٹا میں نے آج اسی لیے چھٹی کی تھی کہ میں تم سے بات کر سکوں تم میری بات مان لو ۔۔۔۔۔"انھوں نے پھر اسے سمجھایا

ماما پلیز میں چند سال تک شادی نہیں کرنا چاہتی آپ سمجھیں میری بات کو۔۔۔"

اوکے کھانا کھاؤ۔۔۔۔!!وہ چپ ہو گئ تھی

عصر کے وقت وہ نماز پڑھ کر دعا مانگ کر اٹھی تو دروازے پر کھڑی اس کی ماما نے اسے مسکرا کر دیکھا اور اندر آتے ہوئے اس سے پوچھا کیا مانگا۔۔۔۔۔؟؟

وہ ان کے سوال پر مسکرا دی اور کہا میں نے داؤد رحمان کو مانگا۔۔۔۔"

کیا تم اسے سب سے زیادہ محبت کرتی ہو۔۔۔؟؟

ہاں سب سے زیادہ۔۔۔!!وہ اب نماز کو رکھ رہی تھی

وہ اسے دیکھ کر مسکرا دی اور کچھ سوچنے کے بعد اٹھی اور جانے لگی پھر جاتے جاتے رکی اور اس سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"2

ماما بھلا ایسے کیسے ہو سکتا ہے کہ حریم خان وہاں نا جائے۔۔۔۔"وہ ہر بار خود کو میں کی جگہ حریم خان بلایا کرتی تھی اس کی ماما اب کمرے سے چلی گئی تھی تبھی اسے کسی کی کال آئی اس نے کال دیکھی تو موبائیل پر فائزہ کالنگ کا نام جگمگا رہا تھا اس نے کال اٹینڈ کی۔۔۔"

ہیلو۔۔۔!!

ہاں ہیلو باہر چلے کھانا کھانے آج۔۔۔۔"'

اوکے ڈن آ رہی ہوں۔۔۔۔۔!!!

مغرب کا وقت ہوچکا تھا اس نے نماز ادا کی اور جانے کے لیے تیار ہونے لگی

وہ ملازمہ کے ساتھ کچن میں رات کے لیے ڈنر تیار کروا رہی تھی جب وہ تیار ہو کر باہر نکلی

۔۔۔۔"

اس نے بلیک شرٹ اور وائیٹ پینٹ پہنی تھی اور اپر بلیک اوور کوٹ پہنا ہوا تھا اور کانوں میں وائیٹ ائیرنگز ڈالے بالوں کو پیچھے کمر پر کھلا چھوڑے وہ بالکل تیار لگتی تھی۔۔۔"کدھر جا رہی ہو۔۔۔؟؟

ماما فائزہ کے ساتھ ڈنر پر جا رہی ہوں۔۔۔!!اس نے ہاتھ میں پکڑے پرس میں موبائیل ڈالتے ہوئے کہا

کب تک فائزہ کے ساتھ ہی ڈنر پر جاتی رہو گی۔۔۔؟؟

جب تک داؤد نہیں مل جاتا۔۔۔"اس کی بات پر انھوں نے سرد آہ بھری تھی نا جانے کیوں اس کی بات داؤد رحمان سے شروع ہو کر داؤد رحمان پر ختم ہو جایا کرتی تھی

اچھا جاؤ بھئی لیکن باہر بہت تیز ہوا چل رہی ہے دیھان سے جانا

اوکے۔۔۔"

اس نے گاڑی فائزہ کے بتائے ہوئے ریسٹورنٹ کے پاس روکی تھی وہ اندر داخل ہوئی تو اسے فائزہ ٹیبل کے گرد بیٹھی نظر آگئی تھی وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی اس کے بعد انھوں نے کھانا آرڈر کیا اور کافی دیر تک باتیں کی تبھی حریم بولی

ویسے آج ڈنر کرنے کا خیال کیسے آگیا۔۔۔!!

ویسے ہی گھر پر بور ہو رہی تھی تو سوچا ڈنر کیا جائے تمہارے ساتھ۔۔۔۔"

کھانا کھانے کے بعد حریم نے ویٹر کو بلایا اور بل کا کہا اس نے بل دکھایا حریم نے فائزہ کی طرف اشارہ کیا فائزہ پیمنٹ دو۔۔۔!!

کونسی پیمنٹ۔۔۔؟؟

جو ڈنر کیا ہے نا مفت۔میں نہیں کیا۔۔۔"حریم نے دانت پیس کر کہا تھا

ہاں تو وہ تو تم دو گی۔۔۔۔!!اس نے صاف بولا

پلان تمہارا تھا نا تو تم ہی پیمنٹ ادا کرو گی۔۔۔"

میرے پاس پیسے نہیں ہے حریم تم دو۔۔۔!!!

یار کیا بات کر رہی ہو میں کہاں سے دوں میں اتنے پیسے نہیں لائی گھر سے کبھی ویٹر حریم کو دیکھتا تو کبھی فائزہ کو۔۔۔۔۔!!میڈم آپ پہلے ڈیسائیڈ کر لے پھر بلا لیجیئے گا وہ یہ کہہ کر چلا گیا

فائزہ دیکھو سچ میں میرے پاس نہیں ہے۔۔۔۔"حریم نے اسے ہقین دلانے کی کوشش کی

ویسے بڑی کنجوس ہو تم۔۔۔۔!!فائزہ نے بھی کہا

کوئی بات نہیں پھر اس نے ویٹر کو بلایا

ویٹر کے آنے کے بعد فائزہ نے ویٹر سے کہا

پیمنٹ ادا کرنے کے علاوہ کوئی اور آپشن بتاؤ۔۔۔۔۔"

دیکھیں میڈیم کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ نا ادا کریں بس آپ کو کرنا یہ ہے کہ یہاں تب تک بیٹھی رہے جب تک یہ سب یہاں سے چلے نہیں جاتے پھر سارے برتن آپ دھو کے چلی جایئے گا۔۔۔۔"ویٹر نے مسکرا کر کہا جس پر فائزہ نے بیگ میں سے پیسے نکال کر اسے دیے اور کہا شکریہ مشورے کے لیے بدلے میں وہ مسکرایا اور کہا

اگلی بار آپ جب آئیں تو ڈیسائیڈ کر کہ آئیے گا کہ بل کون ادا کرے گا اور ادا نا کرنے پر کون برتن دھوئیں گا

سنو کچھ زیادہ ہی نہیں زبان چل رہی تمہاری۔۔۔۔۔"

زبان بولنے کے لیے ملی ہے بولوں نا تو اور کیا کروں۔۔۔۔!!یہ کہہ کر وہ چلا گیا

سارا موڈ غارت کردیا وہ دونوں باہر آئی تو بارش پورے لاہور کو بھگو رہی تھی یار موسم تو کافی خراب ہو گیا ہے اس سے پہلے کوئی مسئلہ بنے گھر چلو حریم۔۔۔"

اس نے تو جیسے فائزہ کی بات ہی نہیں سنی تھی وہ ہاتھ آگے کیے بارش کو اپنے ہاتھ میں گرتا دیکھ رہی تھی اسے ان دونوں کی پہلی ملاقات یاد آئی تھی بارش کی وجہ سے فلائیٹ کینسیل ہوگئی تھی اور حریم کو بارش اس دن سے ہی اچھی لگنے لگی تھی۔۔۔"فائزہ نے اسے یوں کھڑا دیکھا تو اسے جھنجھوڑا۔۔!!حریم گھر چلو بارش ہو رہی ہے۔۔۔!!

گھر...گھر کون جا رہا ہے تم گھر جا رہی ہوں۔۔۔؟؟ حریم نے آنکھیں سکیڑ کے اسے دیکھا

ہاں گھر ہی جانا ہے کیوں تم کدھر جا رہی ہوں۔۔۔۔؟؟

ائیرپورٹ۔۔۔!!اس بس یہی کہا تھا جس پر فائزہ نے اسے حیرت سے دیکھا

پاگل ہوگئی ہو حریم گھر چلو اتنی تیز بارش میں تم ائیر پورٹ جاؤں گی

ہاں اس نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔"

حریم پاگل مت بنو گھر چلو۔۔۔۔"

تم نے جانا ہے تو جاؤ۔۔۔،"

فائزہ اسے وہی چھوڑ کر چلی گئی اس نے دوسری طرف گاڑی پارک کی تھی تبھی حریم کو کال آئی اس نے کال اٹھائی

ہیلو ماما۔۔!!

حریم تیز بارش ہو رہی ہے گھر آجاؤ اب۔۔۔۔,"

ماما میں ائیرپورٹ جا رہی ہوں۔۔۔!!

پاگل مت بنو حریم کل چلی جانا گھر آجاؤ ابھی پلیز۔۔۔" انھوں نے جیسے اس کی منتیں کی تھی مگر وہ اپنی بات پر بضد تھی

ماما پلیز۔۔۔۔"

کیا فائزہ تمہارے ساتھ جا رہی ہے۔۔۔۔؟؟

نہیں وہ گھر جا رہی ہے۔۔۔۔!!انھوں نے یہ سننے کے بعد کال کاٹ دی۔۔۔۔

حریم گاڑی میں بیٹھنے لگی تھی تبھی فائزہ بھی اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔"تم تو گھر جا رہی تھی حریم نے اسے دیکھنے کے بعد کہا

ہاں مگر اب میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی چلو اب۔۔۔۔"

انھوں نے کال کاٹنے کے بعد فائزہ کو کال کی فائزہ گاڑی میں بیٹھنے لگی تھی تب اسے ان کی کال آئی

ہیلو آنٹی۔۔۔۔!!

فائزہ پلیز تم حریم کے ساتھ چلی جاؤ بیٹا میں اسے اکیلے نہیں جانے دے سکتی۔۔۔۔"

دیکھیں آنٹی میرے گھر والے پریشان ہو جائینگے۔۔۔۔"

پلیز بیٹا تم گھر میں بات کرلو اور کہہ دو کہ آج تم حریم کے گھر رہو گی۔۔۔۔"

فائزہ ان کی بات ماننے پر مجبور ہو گئی تھی وہ خود بھی نہیں چاہتی تھی کہ حریم اس موسم میں اکیلے جائے۔۔۔۔۔"

اوکے۔۔۔۔!! یہ کہہ کر اسنے کال کاٹ دی اور ڈرائیور کو یہ کہہ دیا کہ آپ گاڑی لے کر چلے جائیں گھر بتا دیجئیے گا کہ میں آج رات حریم کے گھر رکوں گی اور یہ کہہ کر حریم کی طرف چلی آئی

کال بند ہوئی تو وہ گرنے کے انداز سے صوفے پر بیٹھی اور سر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا ۔۔۔۔۔"

سنبل نے انھیں ایسے دیکھا تو انھیں کندھے سے پکڑ کر کہا ماما کچھ نہیں ہوتا سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔!!

مجھے ڈر ہے بیٹا کہی وہ خود کو اس انتظار کے پیچھے ختم نا کر لے کاش اس دن میں نے اسے اکیلے نا بھیجا ہوتا۔۔۔۔"

سنبل ان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی میں بہت پریشان ہوں اس کی وجہ سے میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی میں اسے کیسے سمجھاوں اس کی دنیا تو جیسے داؤد رحمان پر ہی ختم ہو چکی ہے۔۔۔"

اسے خاموشی سے ڈرے بغیر ڈرائیو کرتا دیکھ فائزہ کو حیرت ہوئی تھی کافی دفعہ تو بجلی اتنی زور سے چمکی تھی اور بادل اتنی دفعہ تو گرجے تھے کہ فائزہ کا دل کانپ گیا تھا مگر ایک یہ تھی کہ اسے ڈر نہیں لگ رہا تھا اسے لگا یا تو وہ جان بوجھ کر ایسا کرتی ہے یا پھر وہ پاگل ہے۔۔۔۔"حریم تمہیں ڈر نہیں لگ رہا یار اتنی رات کو ہم دونوں اکیلی باہر ایسے موسم میں نکلی ہوئی ہے۔۔۔۔۔"

نہیں میں تو تقریبا روز نکلتی ہوں اسی وقت پر مجھے ڈر نہیں لگ رہا۔۔۔"

یار تم ایک شخص کے لیے اتنا کچھ کر رہی ہو۔۔۔کیسے...؟؟ فائزہ نے تھکے انداز سے اس سے پوچھا تھا

تمہیں معلوم ہے فائزہ محبت میں انسان وہ کچھ کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے جو اسے صحیح نہیں لگتا، جو وہ نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ وہ محبت کو کھونا نہیں چاہتا۔۔"

حریم کونسی محبت کیسی محبت وہ محبت جو تمہیں ملی ہی نہیں اس کی تلاش میں ہو تم۔۔۔۔"

تمہیں معلوم ہے میں وہاں اس لیے جاتی ہوں کہ وہ نہیں آیا ٹھیک ہے اگر وہ آیا اور میں نا گئی تو کیا ہوگا میں اسے کھو دوں گی۔۔۔۔"حریم نے ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد کہا تھا

حریم اگر وہ تم سے محبت نا کرتا ہوا تو۔۔۔۔؟؟

یہ مجھے بھی نہیں پتہ مگر تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو۔۔۔؟؟

کیونکہ جو محبت کرتا وہ واپس ضرور آتا ہے محبت کو پانے کے لیے۔۔۔۔۔"

اور جو محبت کو حاصل کیے بنا مرجاتے ہے کیا وہ واپس آتے ہے۔۔۔۔؟؟ حریم نے اسے دیکھ کر کہا تھا

وہ خاموش رہی کچھ بھی نا بول پائی اس کے پاس اس بات کا جواب نہیں تھا۔۔۔۔"

میں بس ڈرتی ہوں اسے کھونے سے۔۔۔!!

جسے پایا ہی نا ہو اسے کھونا کیسا۔۔۔۔!!فائزہ نے اسے کہا

وہ ایک دن میرے لیے پوری زندگی کے برابر ہے اس دن ملا تھا سمجھو میں نے اسے پالیا تھا

۔۔۔۔"

میری بات سنو حریم۔۔۔!! تھوڑی دیر بعد اس نے پھر حریم کو پکارا

سناؤ۔۔۔؟؟ اس نے ڈرائیو کرتے ہوئے ہی جواب دیا

جب تم داؤد سے ملی تھی تو اس دن فلائیٹ کیوں کینسل ہوئی تھی۔۔۔۔؟؟ فائزہ نے بغور اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

بارش اور موسم کی حالت خراب ہونے کی وجہ سے۔۔۔"اب کہ حریم نے اسے دیکھا

تو آج بھی بارش ہو رہی ہے اور موسم خراب ہو رہا ہے تو کیا آج فلائیٹ کینسیل نہیں ہوئی ہوگی۔۔۔۔"

فائزہ کی بات پر حریم نے اسے دیکھا اور کہا۔۔مجھے نہیں پتا مگر میں وہاں جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔"

وہ باہر لان میں ادھر ادھر ٹہل رہی تھی جب گاڑی کی آواز آئی گارڈ نے دروازہ کھولا تو حریم کار اندر لے کر آئی اسے پارک کر کے وہ گاڑی سے باہر نکلی شاید وہ آج بھی خالی ہاتھ لوٹی تھی۔۔۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر فورا اس کی طرف لپکی تھی۔۔۔۔"شکر ہے تم دونوں آگئی میں تو ڈر ہی گئی تھی وقت دیکھو حریم بیٹا رات کے دو بج رہے ہے اپنے اپر رحم کھاؤ۔۔۔۔"

وہ اسے اندر لے کر آئی

ماما مجھے سونا ہے۔۔۔۔ء"اس نے تھکے ہوئے انداز سے کہا تھا

اوکے جاؤ سو جاؤ۔۔۔۔۔"

تھوڑی دیر بعد فائزہ حریم کی ماما کے کمرے میں گئی دروازہ ناک کیا تو اجازت ملنے پر وہ اندر داخل ہوئی

کمرے میں سنمبل اور اس کی ماما تھی صوفے پر سنبل بیٹھی کتابیں پھیلائیں پڑھ رہی تھی اور اس کی ماما بیڈ پر بیٹھی موبائیل استعمال کر رہی تھی

آجاؤ بیٹا۔۔۔!!وہ سنبل کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی

آنٹی مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔"

کرو بیٹا انھوں نے فون کو سائیڈ پر رکھ دیا

آنٹی دیکھیں یوں ہم دونوں کا رات کو اتنی دور ایک انجان شخص کی تلاش میں جانا صحیح نہیں ہے میرے گھر والے اگر مجھ سے سوال کرے تو میں انھیں کیا جواب دوں آپ سوچے اس بارے میں۔۔۔۔!!

صحیح کہہ رہی ہو میں خود پریشان ہوں نا جانے وہ شخص کون تھا کیا وہ صحیح بھی تھا یا نہیں وہ حریم کو ناجانے کس راہ پر لگا کر چلا گیا ہے۔۔۔"

میری بات مانے آنٹی تو آپ حریم کا علاج کروائیں اسے کسی اچھے سائیکاٹرسٹ کو دیکھائیں تاکہ یہ ٹھیک ہوسکے ایسے گزارا تو نہیں ہوسکتا نا جو شخص پانچ سالوں میں نہیں آیا وہ ساری زندگی کیا آئے گا اگر وہ نہیں آئے گا تو کیا یہ یونہی اس کا انتظار کرتی رہے گی۔۔۔؟؟

میں سوچ رہی ہوں کہ اسے کہی باہر لے جاؤں۔۔۔!!مگر کہاں لے جاؤں۔۔۔؟؟انھوں نے سوچتے ہوئے بولا

ماما کیوں نا ہم ملتان لے جائے حریم آپی کو۔۔۔" سنبل نے سوچتے ہوئے کہا تھا

نہیں نہیں وہ داؤد رحمان کا شہر ہے میں اسے وہاں نہیں لے کر جاؤں گی۔۔۔۔" انھوں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تھا

آنٹی یہ ٹھیک کہہ رہی ہے وہاں پر آپ کے رشتے دار بھی تو رہتے ہے وہی لے جائے وہاں جائے گی تو شاید وہ اسے بھول جائے۔۔۔۔!!"

ایسا ہو سکتا ہے حریم خان داؤد رحمان کے شہر میں داؤد رحمان کو بھول جائے۔۔" اس کی ماں نے سرد آہ بھر کے کہا تھا

آنٹی ٹرسٹ می بھول جائے گی اتنے اپنوں میں وہ داؤد کو واقعی بھول جائے گی۔۔۔۔"

تو کیا ہم اپنے نہیں ہیں ہم بھی تو اپنے ہے نا وہ اسے ابھی تک نہیں بھولی۔۔۔"

آنٹی وہ شہر ہے علاقہ نہیں ہے جہاں وہ داؤد رحمان کو ڈھونڈ لے ہم تین ہے سنبل پڑھنے میں لگی رہتی ہے آپ آفس میں ہوتی ہے میں اپنے گھر اور حریم پیچھے اکیلی ہے وہ داؤد کو ہی یاد کرے گی نا جب مصروف نہیں ہو گی تو وہاں پر آپ اسے لے جائے وہاں زیادہ لوگ ہونگے تو بھول جائے گی وہ۔۔۔۔"

اچھا میں سوچتی ہوں۔۔۔"انھوں نے بے بس ہو کر کہا تھا

رات ہونے والی بارش کے باعث اگلی صبح ٹھنڈی اور خوشگوار طلوع ہوئی تھی وہ اٹھی اور فریش ہو کر باہر آئی تو اس کی ماما آفس جانے کے لیے ریڈی ہو گئی تھی اور اب ناشتہ کر رہی تھی سنبل کے پیپرز ہونے والے تھے تو وہ کالج جا چکی تھی ٹیبل پر بس اس کی ماما اور فائزہ بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی وہ کرسی کھینچ کر فائزہ کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی ۔۔۔۔"ماما آپ کہی جا رہی ہے۔۔۔؟؟ اس نے سوالیہ انداز سے کہا

بیٹا میں تو روز ہی جاتی ہوں آفس بس کل ہی نہیں گئی تھی۔۔۔"

او ہاں میں بھول گئی تھی۔۔۔!!اس نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہا

ناشتہ کرنے کے بعد وہ آفس کے لیے نکل گئی تھی پیچھے وہ دونوں ناشتہ کر رہی تھی فائزہ نے حریم کو دیکھا تو وہ سوچوں میں گھم ہوئی لگتی تھی کیا سوچ رہی ہو۔۔؟؟

ہاں۔۔۔!!اس نے فائزہ کی طرف دیکھا

حریم کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔؟؟ فائزہ نے آنکھیں سکیڑ کہ اسے دیکھا

اب میری ساری سوچیں صرف داؤد کے گرد گھومتی ہے۔۔۔۔" اس نے کچھ سوچ کر کہا تھا

آہ اس کی تو صبح بھی داؤد سے شروع ہوتی تھی۔۔۔" فائزہ بس یہ سوچ کر رہ گئی اسے معلوم تھا تھوڑی دیر بعد وہ بھی چلی جائے گی پھر حریم پیچھے اکیلی گھر میں داؤد کو سوچتی رہے گی

اچھا تم گھر کب جاؤں گی فائزہ۔۔۔؟؟

دوپہر میں جاؤں گی۔۔۔کیوں۔۔؟؟

ویسے ہی۔۔۔!!

صحیح مجھے لگا تم ائیر پورٹ لے کر جانے کے چکر میں ہو۔۔۔"

نہیں لے کر جاؤں گی آئندہ تمہیں۔۔۔،"

یہ تو تمہارا بہت اچھا فیصلہ ہے حریم اب تم بھی مت جانا۔۔۔!!فائزہ یہ کہہ کر اٹھ گئی پیچھے وہ سر ہلا کر رہ گئی

وہ ڈرائینگ روم میں کھڑکی کے پاس بیٹھی تھی کھڑکی سے باہر سارا لان نظر آتا تھا وہ گھٹنوں پر سر رکھ کر باہر دیکھتی رہی ہالف بالوں میں کیچڑ لگایا ہوا تھا اور کچھ بال آگے چہرے پر آرہے تھے فائزہ اسے ڈھونڈتی ہوئی ڈرائینگ روم میں داخل ہوئی تو وہ اسے وہاں کھڑکی کے پاس بیٹھی نظر آگئی اس نے اسے پکارا حریم۔۔۔۔!!

اس نے کوئی جواب نہیں دیا وہ ایسے ہی باہر دیکھتی رہی فائزہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو اس نے چونک کر اسے دیکھا ہاں کیا ہوا۔۔۔؟؟

مجھے کچھ نہیں ہوا تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟

حریم نے پھر سے باہر کی طرف رخ موڑ لیا اور کہنا شروع کیا فائزہ کیا تم نے کبھی انتظار کیا ہے۔۔۔؟؟

فائزہ خاموش رہی۔۔۔تم نے کبھی کسی کا انتظار نہیں کیا نا میں نے بھی نہیں کیا تھا یہ سوال مجھ سے داؤد نے کیا تھا اور میں نے کہا تھا نہیں میں بھلا کیوں کرنے لگی اور آج اس کا انتظار کرتے کرتے پانچ سال گزر گئے ہیں تمہیں لگتا ہے مجھے اس کا انتظار کرنے کا شوق ہے ہر گز نہیں انتظار ایک سیکنڈ کا ہو یا ساری زندگی کا کبھی کوئی انتظار کرنا نہیں چاہتا مگر محبت

انتظار مانگتی ہے پھر وہ انتظار انسان کی ساری زندگی کا ہی کیوں نا ہو۔ہمیں دینا پڑتا ہے محبت میں انتظار نا ہو تو محبت ادھوری ہے نا مکمل ہے یا شاید وہ محبت ہے ہی نہیں۔۔۔۔"

حریم۔۔۔!!فائزہ نے اسے بے بسی سے پکارا تھا

جو انسان انتظار کی راہ پر چلتا ہے تو وہ تب تک نہیں رکتا جب تک اسے وہ نا مل جائے جس کی وجہ سے وہ انتظار کر رہا ہے۔۔۔۔"

فائزہ اسے یونہی چھوڑ کر چلی گئی اسے فرق نہیں پڑتا تھا جب داؤد رحمان جا سکتا تھا تو کوئی بھی جاسکتا تھا کئی لمحے گزر گئے اسے یونہی بیٹھے ہوئے تبھی وہاں دوبارہ فائزہ آئی تھی حریم مجھے مارکیٹ جانا ہے چلو پلیز بس کرو اٹھو فائزہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کہ اسے اٹھایا تھا۔۔۔" فائزہ پلیز۔۔۔!!حریم بس کرو بہت ہو گیا میرے ساتھ مارکٹ چلو تمہارے پاس بس دو منٹ ہے جلدی سے تیار ہو کر آؤ۔۔۔۔'

وہ اپنے کمرے میں گئی اور آئینے میں خود کو دیکھا تو اسے معلوم ہی نہیں ہوا کہ وہ کافی دیر تک وہاں بیٹھی بنا آواز کے روتی رہی تھی چہرے پر آنسوؤں کے دھبے پڑے تھے اسے ائیرپورٹ پر داؤد کی وہ بات یاد آئی تھی

" اپنا خیال رکھنا اور رونا مت۔۔۔۔"وہ یہ سوچتے ہوئے مسکرا دی تھی پھر تیار ہو کر باہر آئی تو فائزہ اس کا انتظار کر رہی تھی شکر ہے تم آگئی حریم۔۔۔۔"

معلوم ہوا انتظار کتنی بری شے ہے۔۔۔۔!!حریم نے اسے مسکرا کر کہا تھا

ہاں بھئی بہت بری شے ہے چلو اب۔۔۔۔!!!

****

وہ شاپنگ کر کہ گھر اکیلی واپس آئی تھی فائزہ اپنے گھر چلی گئی تھی سنبل سامنے کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی آپی آپ کہاں گئی تھی۔۔؟؟ وہ فورا اس کی طرف لپکی

فائزہ کے ساتھ شاپنگ کرنے گئی تھی تم آگئی مجھے وقت کا پتا نہیں چلا۔۔۔۔"اس نے شاپنگ بیگز میز پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ویسے تمہارے پیپرز کب سے شروع ہو رہے ہیں۔۔۔۔؟؟

چار دن بعد پہلا پیپر ہے۔۔۔۔۔"اس نے منہ بسور کر کہا تھا

اچھا تو اب تم قید ہونے جا رہی ہو۔۔۔۔؟؟

قید ہونے سے مراد۔۔۔۔؟؟ اس نے سوالیہ انداز سے پوچھا

کمرے میں اب تم قید رہو گی اور جب پیپرز ہو جائے گے تبھی تم ہمیں میسر ملو گی۔۔۔"

صحیح کہہ رہی ہے آپ۔۔۔"اس کا منہ بن گیا تھا

اچھا ٹائیم کیا ہورہا ہے۔۔؟؟ اس نے وقت پوچھا

چار بج رہے ہے۔۔۔۔!! سنبل نے وقت بتایا تو اس نے سر اثبات میں ہلایا چلو آؤ میں تمہیں شاپنگ دکھاؤں۔۔۔"

اب وہ اسے اپنی چیزیں دکھا رہی تھی

وہ اپنے آفس میں بیٹھی ہوئی تھی اور خیالوں میں صرف حریم کا سوچ رہی تھی کیا انھیں حریم کو ملتان لے جانا چاہیے ۔۔۔؟؟ تبھی پاس پڑے موبائیل پر فون آیا تھا انھوں نے دیکھا اور کچھ سوچنے کے بعد فون اٹھایا

اسلام و علیکم بی جان۔۔۔!!انھوں نے سلام کیا تھا

جی میں ٹھیک آپ کیسی ہے۔۔۔؟؟ اور ادھر سب کیسے ہیں۔۔؟؟ انھوں نے سب کی خیریت دریافت کی تھی

ناجانے آگے سے کیا کہا گیا تھا کہ ان کے چہرے پر مسکراہٹ طاری ہو گئی۔۔۔جی ضرور انشاءاللہ۔۔۔"

میں معزرت چاہتی ہوں بی جان اب کی بار ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"جی جی خدا حافظ۔۔۔" انھوں نے کال کاٹنے کے بعد فائزہ کو کال ملائی تھی

ہیلو اسلام وعلیکم فائزہ تم کہاں ہو۔۔۔؟؟

وعلیکم اسلام آنٹی میں اب اپنے گھر آچکی ہوں۔۔۔کیوں کیا آپ کو کوئی کام تھا۔۔۔؟؟

میں نے ایک فیصلہ کیا ہے کیا تم میرے آفس آ سکتی ہو۔۔۔؟؟

جی ضرور۔۔۔۔!!

اگلے آدھے گھنٹے میں فائزہ ان کے آفس میں تھی وہ ان کے سامنے کرسی پر بیٹھی ان کے فیصلے پر غور کر رہی تھی۔۔۔"

آنٹی آپ نے بالکل درست فیصلہ کیا ہے آپ کو حریم کو لے کر ملتان چلے جانا چاہیے اب تو وہاں شادی ہو گی تو وہ مصروف ہو جائیگی۔۔۔"

مگر ایک مسئلہ آ رہا ہے۔۔۔!!

کیا۔۔۔؟؟ اس نے آنکھیں سکیڑ کر انھیں دیکھا

یہ ہم دونوں جانتے ہے کہ ان گزرے پانچ سالوں میں سے ایسا کوئی بھی دن نہیں گزرا جس دن حریم ائیر پورٹ نا گئی ہو آندھی آئے یا بارش وہ لازما گئی ہے مگر اب اسے ایسا کیا کہیں کہ وہ ملتان جانے کے لیے راضی ہو جائیں۔۔۔؟؟ انھوں نے فائزہ کو دیکھ کر کہا

آنٹی دیکھیں وہ وہاں جانا ضرور چاہیں گی آخر وہ داؤد رحمان کا شہر ہے اور وہ داؤد رحمان کو ڈھونڈنے اس کے شہر ضرور جائیں گی اور جب وہ وہاں جائیں گی تو شادی میں اتنا مصروف ہو جائیں گی آپ اسے وہاں پر اپنے جان پہچان کے لڑکوں سے ملوایئے گا ہو سکتا ہے داود رحمان کا خیال اس کے دل و دماغ سے نکل جائے اور دوسرا اگر وہ منع کرے گی تو میں اسے کہو گی کہ اسے داؤد رحمان کو ڈھونڈنے جانا چاہیے ائیر پورٹ کے چکر لگانے سے وہ نہیں ملے گا اور رہی بات پھر بھی ائیرپورٹ کی تو اس کی ذمہ داری میں لیتی ہوں داؤد رحمان کو میں نے تصویر میں دیکھا ہے میں اسے پہچان لوں گی۔۔۔۔" یہ کہہ کر اس نے ایک لمبا سانس لیا اور ان کے چہرے کو بغور دیکھا جو اب مطمئین لگ رہا تھا

شکریہ بیٹا میری مشکل آسان کرنے کے لیے۔۔۔"انھوں نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا بدلے میں وہ بس مسکرا دی

وہ جب گھر داخل ہوئی تو حریم اور سنبل وہی پر بیٹھی باتیں کرتی ہوئی نظر آگئی انھیں بالکل بھی امید نہیں تھی کہ حریم گھر پر ملیں گی وہ اکثر اس وقت ائیرپورٹ گئی ہوتی تھی ناجانے آج کیوں نہیں گئی۔۔۔؟؟ وہ یہ سوچ کر اندر داخل ہوئی اور ان دونوں کو سلام کیا

اسلام و علیکم۔۔۔!!

وعلیکم اسلام ماما۔۔!!دونوں نے سلام کا جواب دیا

واہ آج تو حریم بھی گھر پر ہے۔۔۔"

ہاں اس لیے کہ میں ائیرپورٹ سے ہو آئی ہوں آج ملتان سے آنے والی فلائیٹ کا ٹائیم شام کا تھا۔۔۔"

کیوں نا ماما ہم آپی کو ائیر پورٹ پر ہی جوب دلوادے وہی رہے گی اور آتے جاتے پر نظر رکھے گی۔۔۔"سنبل نے اس کا مزاق اڑایا جس پر وہ بس مسکرا دی

سنبل تمہارا پیپر ہے جاؤ جا کر تیاری کرو۔۔۔" سنبل ان کی بات سن کی کمرے میں چلی گئی تھی

حریم اب فیسبک پر سکرولنگ کر رہی تھی وہ حریم کو دیکھ کر کمرے میں فریش ہونے چلی گئی سکرولنگ کرتے وقت اس کی آنکھیں ایک آئی ڈی پر ٹھہر گئی اس آئی ڈی پر داؤد رحمان لکھا تھا اور یہی نہیں اس کی ڈی پی پر داؤد رحمان کی تصویر لگی تھی وہ اسے پہچان گئی تھی "بھلا ایسے کیسے ہو سکتا تھا اگلا بندہ داؤد ہو اور حریم اسے نا پہچانے۔۔۔" اس نے آئی ڈی اوپن کی تو اس کی آئیڈی کھل گئی اس نے سکرولنگ کرنا شروع کی لاسٹ پوسٹ اس کی اس دن کی تھی جس دن وہ حریم سے ملا تھا اس کے جانے کے دو تین گھنٹے بعد کی وہ پوسٹ تھی اس پر انگلش میں لکھا تھا

Found a true freind in the word Hareem khan".....

اور ایک تصویر بھی تھی ائیرپورٹ کی۔۔۔" وہ بس اس سطر کو پڑھی جا رہی تھی جو داؤد رحمان نے پوسٹ پر لکھی تھی اس کا مطلب تو یہ تھا کہ داؤد نے سچ میں حریم کو اپنا دوست مان لیا تھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں لاسٹ پوسٹ تھی یہ اس کی اس نے

جلدی سے اسے فرینڈ ریکویسٹ سینڈ کی تھی شاید ایک دو دن تک اسیپٹ ہو جاتی مگر وہ انتظار نہیں کر سکتی تھی اس نے فیسبک پر میسج کیا تھا

Hey daud rehman......

i am your freind hareem khan...

plz reply me??.....

اسے میسج ریکویسٹ کرنے کے بعد اس نے سکرولنگ شروع کی داؤد کی بہت سی تصویریں آئی تھی ایک تصویر پر وہ رک گئی وہ تصویر شاید اس کے بہن بھائی کی تھی پوسٹ پر لکھا تھا ،

pic with sister and brother....

تبھی اس کی ماما واپس آئی تو اسے اتنا مصروف دیکھ کر اس سے پوچھا کیا ہوا حریم۔۔۔؟؟

ماما یہ دیکھیں مجھے داؤد کی فیسبک پروفائیل ملی اس نے موبائیل ان کے سامنے کیا اور دکھایا انھوں نے اپنی بے صبر بیٹی کو دیکھا اور موبائیل کو ماما یہ دیکھیں جب ہم دونوں ملے تھے

تب ہماری دوستی ہوئی تھی اس کے بعد ماما اس نے یہ پوسٹ کی تھی دیکھیں ماما۔۔۔وہ موبائیل کو نہیں اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔دیکھیں نا ماما۔۔۔۔!!اس کے کہنے پر انھوں نے موبائیل کو دیکھا تو ان کی نظر اس کے ہاتھ پر گئی جو کپکپا رہے تھے اور موبائیل پر سکرول کرتی اس کی انگلیاں بھی کپکپا رہی تھی انھوں نے موبائیل کو اس سے پکڑ کر سائیڈ پر رکھا اور اس کے ہاتھوں کو پکڑا اور کہا۔۔۔ریلیکس حریم ریلیکس۔۔۔۔!!ماما آپ دیکھیں نا ۔۔۔اس نے پھر کہا تھا

میں دیکھ لوں گی میری جان مگر تم ریلیکس رہو انھوں نے یہ کہنے کے بعد اس کے ہاتھوں کو ہونٹوں کے ساتھ لگایا تھا اور پھر ہاتھوں کو تھپتھپا کر موبائیل پکڑا اور وہ پوسٹ دیکھی تو وہ حیران رہ گئی انھوں نے پھر اس لڑکے کی تصویر کو دیکھا وہ واقعی بہت خوبصورت تھا پھر انھوں نے مسکرا کر حریم کو دیکھا

میں نے دیکھ لیا ہے بیٹا اس کی مجبوری ہوگی مجھے پتا ہے وہ اس لیے نہیں آ رہا ہوگا کوئی بات نہیں تم ریلیکس کرو اچھا مجھے اس کی پکچرز دکھاؤ۔۔۔۔" انھوں نے اسے موبائیل پکڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔اب وہ سکرول کرتی انھیں اس کی تصویریں دکھا رہی تھی بلکہ خود بھی دیکھ رہی تھی وہ اب بھی موبائیل کو نہیں اسے دیکھ رہی تھی انھیں اس وقت لگا تھا اگر

داؤد واقعی واپس نا آیا تو وہ اپنی بیٹی کو کھو دے گی۔۔۔"ماما دیکھیں اس میں کتنا پیارا لگ رہا ہے نا۔۔۔"

انھوں نے تصویر کو دیکھا اور کہا واقعی بہت خوبصورت ہے بالکل میری بیٹی حریم کی طرح ۔۔۔۔"انھوں نے اس کے بال کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے کہا تھا

اگلے دن اتوار تھا تو وہ آج گھر پر ہی تھی اور ہر کام اپنی نظروں کے سامنے کروا رہی تھی ملازماؤں کو کاموں پر لگا رکھا تھا کوئی کچن میں کھانا بنا رہا تھا تو کوئی صفائی وغیرہ کر رہا تھا سنبل اپنے کمرے میں بیٹھی پیپر کی تیاری کر رہی تھی اور حریم ابھی تک سو رہی تھی

حریم اٹھنے کے بعد کمرے سے باہر نکلی تھی سب کو کام کرتا دیکھ اپنی ماں سے پوچھا ماما آج یہ اتنی تیاریاں کیوں ہو رہی ہے آج۔۔۔؟؟؟

بیٹا خاص مہمان آ رہے ہے۔۔۔"

اچھا کہاں سے۔۔۔؟؟ اس نے پوچھا

ملتان سے۔۔۔۔!!وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ گئی اور حریم خان جہاں کھڑی تھی وہی کھڑی رہ گئی

وہ باہر فریش ہو کر آئی تو اس نے براؤن کلر کا کرتا جس پر بلیک اور گولڈن دھاگے سے کام ہوا تھا اور براؤن پاجامہ اور گلے میں بلیک کلر کا دپٹہ لیا ہوا تھا اور بالوں کو ہالف کیچر میں باندھا ہوا تھا دو آواریں لٹیں ماتھے پر گر رہی تھی۔۔۔"ابھی اس نے لاؤنج میں قدم رکھا ہی تھا جب مین دروازے سے کوئی اندر داخل ہوا وہ تین لوگ تھے وہ انھیں پہچانتی تھی اقبال انکل درمیانی عمر کے تھے ان کی بیوی شیزہ اور اقبال انکل کی بہن سارہ وہ تینوں ملتان سے آئے تھے ان کو آتا دیکھ کر وہ ان کی طرف بڑھی اور سلام کیا

اسلام و علیکم۔۔۔!!

وعلیکم اسلام یہ حریم ہے نا بہت بڑی ہوگئی ہے یہ۔۔۔"انھوں نے سالام کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا

وہ انھیں ڈرائینگ روم میں لے گئی تھی وہ بھی انھی کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی وہ تینوں ماما سے کچھ باتیں کر رہے تھے اور وہ باہر کھڑکی کے پاس لان میں دیکھ رہی تھی

ماہ جبین کی اگلے مہینے کی شادی کی تاریخ طے ہوئی ہے فاریہ اور اظفر کی شادی میں تو تم لوگ آئے نہیں اس بار ضرور آنا ہے۔۔۔"ان کی بات پر حریم نے انھیں دیکھا فاریہ اور

اظفر کی شادی وہی تھی جس پر وہ نہیں گئی تھی۔۔۔۔"نہیں ضرور اس دفعہ آئیں گے ۔۔۔۔"ان کی ماما نے سر ہلاتے ہوئے کہا آپ سب آیئے گا۔۔۔۔"یہ حریم کے ساتھ بیٹھی شیزہ نے کہا تھا

جی ہم سب ضرور آئیں گے۔۔۔۔"حریم کو۔لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے بھلا وہ کیسے جا سکتی تھی وہ ہرگز نہیں جائیں گی۔۔۔۔!!وہ بس یہ سوچ کر رہ گئی

اور بی جان کیسی ہے۔۔۔؟؟ انھوں نے پوچھا

وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔"سارہ نے کہا

وہ کھانا کھانے کے بعد چلے گئے تھے انھوں نے شاید کہی اور بھی جانا تھا وہ تینوں کمرے میں موجود تھے جب اس کی ماں نے سنبل سے کہا۔۔۔" سنبل تمھارے پیپرز کب ختم ہونے ہے۔۔۔؟؟

میرے پیپرز اس مہینے کی بیس تاریخ کو ختم ہو جائے گے۔۔۔"اس نے سوچنے کے بعد کہا

ٹھیک ہے پھر ہم بائیس تاریخ کو ملتان جا رہے ہے۔۔"

ماما میں نہیں جاؤں گی اگر میں گئ تو پیچھے ائیر پورٹ کون جائیگا۔۔؟؟ حریم تم بھی چلنا۔۔

حریم۔۔۔۔!!انھوں نے اسے پکارا تو وہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئ

نہیں مجھے نہیں جانا....."

اگلا پورا ہفتہ ویسے ہی معمول کی طرح گزرا تھا البتہ ان تینوں میں سے کسی نے بھی حریم کو منانے کی کوشش نہیں کی تھی کہ وہ ملتان جائے اور نا گھر میں اس بات کا ذکر چھیڑا یہ دسمبر کی سرد رات تھی وہ دس بجے کے قریب چھت پر ٹہل رہی تھی جب اسے کسی کے آنے کا احساس ہوا اس نے پلٹ کر دیکھا تو وہ سنبل تھی

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔؟؟ تمہارا پیپر ہے جاؤ یاد کرو۔۔۔"یہ کہہ کر اس نے منہ سیدھا کر لیا اور باہر سڑک پر دیکھنے لگی۔۔۔۔!!

میرے دو پیپرز رہ گئے ہے اور ان میں بھی دو تین دن کا گیپ ہے ابھی مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔"سنبل نے اس قریب کھڑے ہوتے ہوئے کہا

ہاں کرو۔۔۔!!حریم باہر سڑک پر ہی دیکھتی رہی

میں آپ سے چند سوال کروں گی ان کے جواب مختصر سے دیجئیے گا اگر ممکن ہو سکے تو ہاں یا نا میں۔۔۔" سنبل نے اسے دیکھ کر کہا تھا

اچھا ٹھیک ہے پوچھو۔۔۔؟؟ اس نے ایک لمبا سانس خارج کرنے کے بعد کہا

آپ ہمارے ساتھ ملتان نہیں جائے گی۔۔۔؟؟

نہیں۔۔۔"

کیوں۔۔۔؟؟

وہاں چلی گئی اور پیچھے داؤد آ گیا تو پھر۔۔؟؟ اسی لیے میرا ائیر پورٹ جانا ضروری ہے نا کہ ملتان۔۔۔!!

یہ جانتے ہوئے بھی کہ داؤد ملتان میں رہتا ہے۔۔؟؟

معلوم ہے۔۔۔!!

آپ داؤد کو ائیر پورٹ پر ڈھونڈنے کی بجائے اگر ملتان میں ڈھونڈے تو وہ مل جائے گا ۔۔۔۔"

مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔!!اس نے بے بسی سے کہا تھا

ایک مشورہ دوں۔۔۔۔؟؟ اس نے سوالیہ انداز سے کہا

دو۔۔۔!!

ایسا کرے آپ ملتان چلے وہاں پر داؤد کو ڈھونڈنے میں میں آپ کی مدد کروں گی دوسرا جیسے روز یہاں ائیر پورٹ جاتی ہے اسی طرح وہاں پر آپ روز ائیرپورٹ چلی جایئے گا یہ معلوم کر کے کہ ملتان سے لاہور جانے والی فلائیٹ کی کیا ٹائیمنگ ہے اور اسوقت چلی جایئے گا داؤد لاہور ملتان سے ہی آئے گا نا۔۔۔۔"اس نے یہ کہہ کر لمبا سانس لیا

میں سوچ کر بتاؤں گی۔۔۔۔"حریم نے اس کی بات غور سے سننے کے بعد کہا

شکر ہے اس نے سوچنے کا ارادہ تو کیا اب ہاں بھی کر لے گی۔۔۔۔اس نے سکھ کا سانس لیا تھا

اگلے دو روز بھی یونہی گزر گئے تھے اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ ائیر پورٹ سے ہو کر ابھی آئی تھی گھر پر ماما اور سنبل تھی اس نے ان دونوں کے ساتھ ڈنر کیا اور عشاء کی نماز ادا کرنے چلی گئی

وہ نماز ادا کر رہی تھی جب وہ اس کے پاس آ کر بیٹھی اور کئی لمحے وہ اسے اسی طرح دیکھتی رہی" حریم بہت بدل گئی تھی "یہ انھوں نے دل میں سوچا تھا اس نے سلام پھیرنے کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے دعا مانگنے کے بعد اس نے نماز پر بیٹھے بیٹھے ہی اپنی ماں کی طرف دیکھا آج انھوں نے اس سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ اس نے دعا میں کیا مانگا وہ جواب پہلے سے ہی جانتی تھی اسی لیے خاموش رہی تبھی حریم بولی

ماما اگر کوئی چیز آپکو مانگنے پر بھی نا مل رہی ہو تو کیا کرنا چاہیے۔۔۔؟؟

صبر مانگ لینا چاہیے۔۔۔"

اچھا صبر کر لینا بہت آسان ہے۔۔۔؟؟ اس نے مسکرا کر سوال کیا تھا

ہر گز نہیں صبر کرنا بہت مشکل ہے اسی لیے تو کہہ رہی ہوں صبر مانگ لینا چاہیے مانگنے پر مل جائے گا۔۔۔۔"

اگر صبر کی دعا بھی پہلے والی دعا کی طرح رد ہو گئی تو۔۔۔؟؟

صبر کی دعا کبھی رد نہیں کی جاتی صبر انسان بہت بے بس ہونے کے بعد مانگتا ہے۔۔۔۔"

کسی شخص کو بھی تو ہم۔بے بس ہو کر مانگتے ہے نا کیونکہ وہ بھولا نہیں جاتا۔۔۔"

صحیح کہہ رہی ہوں بھولنے کی دعا بھی تو ہم نہیں مانگتے۔۔۔"

مگر اسے تو مانگتے ہے نا جو ہمیں چاہیے ہو۔۔۔"

حریم۔۔۔!!انھوں نے بے بسی سے اسے پکارا

بیٹا صبر کی دعا مانگو کیونکہ۔۔۔"صبر کر لینا چاہیے آگے کی زندگی آسان ہوجاتی ہے۔"

صبر کے بعد کی زندگی کیسے آسان ہو جاتی ہے۔۔۔؟؟

جب صبر آجائیں تو کیا ہمیں مل رہا ہے کیا ہم سے چھن رہا ہے کوئی کیا کہہ رہا ہے یا جو مرضی ہو رہا ہو ہمیں اس سے فرق نہیں پڑتا اور یہی پہلی شرط ہوتی ہے زندگی آسان کی۔۔۔"چند لمحے دونوں کے درمیان خاموشی حائل رہی پھر حریم نے اثبات۔میں سر ہلا کر کہا "میں ملتان چلوں گی آپ کے ساتھ۔۔"اور اس کے ان الفاظوں پر انھوں نے خدا کا شکر ادا کیا تھا

وہ چھت پر ٹہلنے کے ساتھ ساتھ موبائیل میں بھی لگی ہوئی تھی اس نے واٹس ایپ، فیسبک، ٹیکسٹ میسج اس نے ہر جگہ داؤد کو میسج کر کہ اپنے ملتان آنے کی اطلاع دے دی تھی جہاں تک اس کی رسائی تھی مگر جہاں پہلے میسجز کا کوئی جواب نہیں آیا تھا وہی پر ان میسجز کا بھی جواب نہیں آیا تھا وہ دن بدن اور خاموش ہوتی جا رہی تھی اور اس کی خاموشی اس کی ماں کو بہت چھبتی تھی وہ بیٹھے بیٹھے ہی کھو جایا کرتی تھی اب تو فائزہ بھی اسے کہا کرتی تھی کہ تم بہت بدل گئی ہو تم پہلے جیسے ہنسا کرتی تھی اب نہیں ہنستی ہو اور وہ کہہ دیتی تھی ہنستی ہوں مگر صرف داؤد رحمان کی باتیں یاد آنے پر اور فائزہ تنگ آکر اسے کہا کرتی تھی بس کرو یہاں ہم دونوں کی بات ہو رہی ہے داؤد کو کیوں گھسیٹ کے لاتی ہو اسے بھول جاؤ اور "وہ کہتی تھی حریم خان خود کو بھول جائے گی مگر داؤد رحمان اسے ہمیشہ یاد رہے گا"۔۔۔اور فائزہ اب دیکھ بھی رہی تھی کہ حریم خان خود کو بھولتی جا رہی تھی اور داؤد رحمان کو ہی بس یاد رکھا ہوا تھا۔۔۔"

آپ مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔"سنہری آنکھوں والے لڑکے نے اس سے پوچھا تھا

ہاں کرتی ہوں۔۔۔"اس نے بھی ڈھٹائی کے ساتھ جواب دیا تھا

مجھے نہیں لگتا۔۔"لڑکے نے اس سے پیٹھ پھیر کر کہا کیوں نہیں لگتا۔۔۔۔۔؟؟

"کیونکہ ہم جن سے محبت کرتے ہے ان کا حکم سر آنکھوں پر رکھتے ہے۔۔۔۔۔"وہ اس کی بات پر ہنسی

"اور میں نے آپکا کون سا حکم نہیں مانا۔۔۔۔؟؟

"میں نے کہا تھا رونا مت اور آپ تو رو رہی ہوتی ہے۔۔"یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا جیسے ملاقات کا وقت ختم ہو گیا ہو اور سیاہ اندھیرے کے پیچھے غائب ہوتا چلا گیا اس نے بے ساختہ اسے آواز لگائی۔۔۔۔۔"داؤؤد۔۔۔۔۔۔!!

وہ داؤد نام پکارتے ہوئے اٹھی تو اسے معلوم ہوا وہ خواب دیکھ رہی تھی تو اب داؤد رحمان اس کے خوابوں میں بھی آنے لگا تھا۔۔۔۔"

وہ فائزہ کے ساتھ پارک میں بیٹھی تھی جب اس نے کہا۔۔"میں تم سے آخری بار ملنے آئی ہوں۔۔۔۔"

"آخری بار کیوں۔۔۔۔؟؟کیا اب دوبارہ نہیں ملنے آؤ گی۔۔۔۔"

فائزہ نے اسے دیکھ کر کہا تھا جس کی آنکھیں گھاس پر جھکی ہوئی تھی وہ غمگین لگ رہی تھی

"نہیں ملتان سے آنے کے بعد ملوں گی میں تم سے دوبارہ۔۔۔"

"تو یہ کہو نا کہ ملتان جانے سے پہلے ملنے آئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کیوں کہا کہ اخری بار ملنے آئی ہو۔۔۔"فائزہ نے خفگی کا اظہار کیا

"میرا مطلب وہی تھا۔۔۔۔۔"

"اچھا غمزدہ کیوں ہو۔۔۔؟؟ فائزہ نے اس سے پوچھا

"پتا نہیں۔۔۔۔"اس نے نفی میں سر ہلا کر کہا

"پریشان مت ہو مجھے معلوم ہے جب اگلی ملاقات ہماری ہوگی تب تم مجھے داؤد سے بھی ملواؤ گی۔۔۔۔"

"انشاءاللہ۔۔۔"اس کے دل نے بے ساختہ ہی کہا تھا

"وہ ساری رات جاگتی رہی تھی اسے نیند نہیں آئی تھی اس نے فجر کے وقت پیکنگ کی تھی کیونکہ عشاء کے وقت انھوں نے ائیرپورٹ پر پہنچنا تھا اس نے سارا ضروری سامان بیگ میں

ڈال لیا تھا اور اس کے بعد جب وہ باہر آئی تو رات کا اندھیرا اب صبح کی روشنی میں تبدیل ہونے لگا تھا اس نے ناشتہ بنایا اور ناشتہ کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں دوبارہ چلی آئی تھی سنبل نے دن میں پیکنگ کر لی تھی اور اس کی ماما نے رات کو ہی کر لی تھی کیونکہ انھوں نے آج آفس جانا تھا وہ عصر کے وقت گھر آئی تھی گھر میں لاکز لگانے کے بعد وہ ائیرپورٹ کے لیے روانہ ہو چکی تھی سارے رستے وہ خاموش رہی تھی ائیرپورٹ پر جا کر وہ اسی بینچ پر بیٹھی جہاں وہ اور داؤد پہلی بار بیٹھے تھے وہ کافی دیر تک اس جگہ کو تکتی رہی پھر اس کی نظر اس جگہ پر گئی جہاں کھڑے ہو کر اس نے آنے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔پھر اس کی نظر چیکنگ ایریا کے دروازے پر پڑی جہاں داؤد نے رک کر اک آخری نظر اسے دیکھا تھا اس کا دل ڈوب کر ابھرا تھا تبھی سنبل نے اسے ہلایا اور کہا۔۔"آپی چلیں اب۔۔۔"

چیکنگ ایریا کے اندر جاتے جاتے وہ ایک پل کو رکی تھی وہی پر کھڑے ہو کر اس نے اس جگہ کو دیکھا تھا جہاں وہ کھڑی تھی کیا داؤد کو یہاں کھڑے ہو کر اس کی آنکھوں کی نمی نظر آئی ہو گی اور پھر وہ دروازے کے پار چلی گئی۔۔۔۔۔

ائیر پلین پر بیٹھ کر اس نے پھر اک نظر نیچے اس جگہ پر جھانک کر دیکھا تھا جہاں اس نے کھڑے ہو کر داؤد کا پلین فلائٹ کرتے ہوئے دیکھا تھا۔۔"بہت کچھ تھا جو اسوقت یاد آیا تھا۔۔.."

ملتان:

بلآخر اس نے داود رحمان کے شہر ملتان میں قدم رکھ ہی دیا تھا۔۔۔۔انھیں ائیرپورٹ پر کامران لینے آیا تھا وہ جس کے گھر جا رہے تھے وہ گھر اسماء بیگم کی پھپھو کا گھر تھا اور کامران ان کا پوتا تھا۔۔۔۔

جب وہ گھر پہنچے تو سنبل اور حریم دونوں تھک چکے تھے ان کا استقبال سیما بیگم نے کیا تھا بی جان کی دوسری بہو کا نام سیماء بیگم تھا وہ انھیں ڈرائینگ روم میں لے آئی تھی۔۔۔"بھابھی سب سو رہے ہے کیا کوئی نظر نہیں آرہا ...." انھوں نے ادھر ادھر نظر دراتے ہوئے کہا

"ہاں سب بچے سو رہے ہے تم ادھر بیٹھو میں بی جان کو بلا کر لاتی ہوں۔۔۔" وہ اٹھتے ہوئے بولی

"رہنے دے بھابھی اگر بی جان سو رہے ہے تو انھیں مت اٹھائیں۔۔۔"

"نہیں وہ تمہارا انتظار کر رہی ہے سوئی نہیں ہے میں انھیں بلا کر لاتی ہوں۔۔۔"وہ یہ کہہ کر چلی گئی تھی تبھی وہاں بی جان کی تیسری بہو آئی تھی۔۔۔"سلام کرنے کے بعد وہ وہی بیٹھ گئی۔۔۔"

تھوڑی دیر بعد بی جان بھی وہی آگئی تھی اسماء بیگم نے انھیں سلام کیا اور اٹھ کر ان کا ہاتھ پکڑ کر انھیں اپنے پاس بٹھایا۔۔۔اس کے بعد ان کی تیسری بہو حریم ااور سنبل کو ان کے کمرے میں لے آئی تھی۔۔۔

"کمرے میں آکر جب سنبل نے ادھر ادھر کا جائزہ لیا تو حریم سے کہا کہ۔۔۔"کمرہ زیادہ چھوٹا نہیں۔۔۔"اتنا چھوٹا نہیں ہے جتنا تمہیں لگ رہا ہے۔۔۔"ارے نہیں یار چھوٹا ہے یہ۔۔۔"سنبل نے اب وہاں پر ایک بیڈ کو دیکھ کر کہا تھا دراصل یہاں اس کمرے میں تمہیں میرے ساتھ رہنا پڑ رہا رہا ہے نا اسی لیے سنبل تم کہہ رہی ہو یہ چھوٹا کمرہ ہے نہیں تو اچھا بھلا کمرہ ہے۔۔۔۔"حریم نے بیڈ پر بیٹھ کر کہا تھا

ایک ہفتہ گزر چکا تھا انھیں یہاں آئے ہوئے سب ان کے ساتھ بالکل ٹھیک طریقے سے بول رہے تھے البتہ حریم کی اب نشاء سے بھی دوستی ہو گئی تھی اگلے ہفتے شادی تھی اسی لیے آج وہ نشاء کے ساتھ چند شاپنگ کرنے مال آئی تھی اس نے سبز پرنٹڈ سوٹ پہنا ہوا تھا بالوں کو کندھے پر کھلا چھوڑا ہوا تھا اور اس کے برعکس نشاء نے پرپل کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا سر پر دپٹہ جما تھا اور کندھے پر شال لی ہوئی تھی وہ خریدنے کے لیے چیزیں دیکھ رہی تھی جب نشاء نے کہا۔۔۔تم چیزیں خریدو میں بس ابھی آئی یہی رہنا۔۔۔"وہ اسے انگلی سے تنبیہہ کرتے چلی گئی وہ چیزیں دیکھتی رہی اس نے چند چیزیں خرید لی تھی نشاء نا جانے کہاں چلی گئی تھی اس نے ادھر ادھر نظریں گھمائیں وہ اسے سائیڈ پر کھڑی کسی سے باتیں کرتی ہوئی نظر آگئی۔۔۔۔اس نے اپنے قدم نشاء کی طرف بڑھا دیے اس کے پاس پہنچ کر اس نے دیکھا وہ کسی لڑکے سے بات کر رہی تھی حریم کو ایسا لگا جیسے اس نے کہی اس لڑکے کو دیکھا ہو پھر زہن سے جھٹک دیا۔۔۔نشاء۔۔!!حریم نے اسے پکاڑا

کیا ہوا۔۔۔؟؟ نشاء نے مڑ کر اسے دیکھا

میں نے یہاں سے جو لینا تھا وہ لے لیا ہے۔۔۔"

اس لڑکے نے حریم کو دیکھا تو نشاء کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔یہ حریم ہے ، میری پھپھو کی بیٹی۔۔"اس لڑکے نے حریم کے نام پر اسے حیرت زدہ نظروں سے دیکھا۔۔۔یہ سوہیب ہے میری ماما کی کزن کا بیٹا۔۔۔"نشاء نے تعارف کروایا تو حریم نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔اب چلیں نشاء۔۔۔؟؟

نہیں حریم مجھے ابھی کچھ لینا ہے

۔۔۔"وہ تینوں تھوڑی دیر بعد جیولری کی شاپ میں داخل ہوئے۔۔۔وہ نشاء کے ساتھ جویلری وغیرہ دیکھ رہی تھی جب اس کی نظر اس لاکٹ پر پڑی جو وائٹ گولڈ کا تھا اس پر سٹائیلش انداز سے انگریزی میں داؤد لکھا ہوا تھا اس کی نظریں اسی پر جم گئی اسے اس نام سے بہت کچھ یاد آیا تھا۔۔۔"یہ دیکھو حریم یہ بریسلیٹ کتنا پیارا لگ رہا ہے۔۔۔"نشاء نے ایک بریسلیٹ ہاتھ میں پکڑ کر کہا مگر وہ اس کی بات نہیں سن رہی تھی وہ اس لاکٹ کو دیکھ رہی تھی جب حریم کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا تو نشاء نے اسے دیکھا اور پکارا ۔۔۔"حریم۔۔۔!!

حریم نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔"کیا ہوا۔۔۔؟؟

میں کہہ رہی ہوں یہ بریسلیٹ پیارا لگ رہا ہے نا۔۔۔۔"

ہاں یہ اچھا لگ رہا ہے۔۔۔۔"سوہیب بھی ان دونوں کے ساتھ تھا نشاء نے وہ بریسلیٹ خرید لیا تھا اب وہ دوسری سائیڈ سے ائیر نگز دیکھ رہی تھی

وہ دوپہر میں کچن آئی تو وہاں سارہ کھڑی تھیں وہ کافی دیر تک کھڑی اسے دیکھتی رہی انھوں نے جب اسے مسلسل خود کو دیکھتے پایا تو پوچھا۔۔۔"کیا ہوا۔۔۔؟؟

کچھ نہیں۔۔۔۔" اس نے نفی میں سر ہلا دیا پھر اس نے پوچھا۔۔۔"آپ نے شادی کیوں نہیں کی۔۔۔؟؟ انھوں نے اسے دیکھا اور پھر کہا۔۔۔"تنہا رہنے کی عادت ہو گئی تھی اسی لیے۔۔۔" یہ کہہ کر وہ کچن سے جانے لگی تھی جب اس کی بات پر وہ دوبارہ رکی۔۔۔"تنہا رہنے کی عادت تو مجھے بھی ہے تو کیا میں بھی شادی نا کروں۔۔۔؟؟

۔۔۔تنہا رہنا تو بس ایک بہانا تھا ورنہ محبت کے اصولوں میں ایک اصول یہ بھی ہے کہ اگر وہ شخص جس کے ساتھ ساری زندگی جینے کے خواب دیکھے ہو اس کا ملنا نا ممکن ہو جائے تو

محبت کرنے والوں میں اتنی جرت نہیں ہونی چاہیے کہ وہ کسی اور کو نگاہ اٹھا کر دیکھے اور پھر اس کے ساتھ زندگی گزارے۔۔۔"وہ یہ کہہ کر چلی گئی تھی پیچھے وہ سن کھڑی رہ گئی تھی

آج گھر میں ماہ جبین کی مایوں تھی گھر سارا سجا ہوا تھا وہ سب تیار ہونے میں مصروف تھے ماہ جبین کو پیلے پھولوں کی لڑیوں سے سجے ہوئے جھولے پر بٹھایا گیا تھا اس سے تھوڑے سے فاصلے پر نیچی لڑکیاں بیٹھی ڈھولکی بجا رہی تھی وہ کمرے میں تیار ہو رہی تھی اس نے پیلے رنگ کی قمیض شلوار پہنی تھی بالوں کی چٹیاں باندھی تھی آگے کو بالوں میں سے دو لٹیں نکل کر ماتھے پر جھول رہی تھی کانوں میں چھوٹے ائیر نگز پہنے ہوئے تھے وہ گلے میں لاکٹ ڈالنے لگی تھی جب سنبل نے اسے روکا وہ خود بھی پیلے رنگ کے جوڑے میں ملبوس تھی۔۔۔آپی۔۔۔!!یہ کیا کر رہی ہے۔۔۔؟؟

کیوں کیا ہوا۔۔؟؟ لاکٹ پہن رہی ہوں

آپی اس پہ داؤد لکھا ہوا ہے کسی نے دیکھ لیا تو کیا بولے گا۔۔۔"

کوئی مجھے کیوں کچھ بولے گا میری مرضی ہے میں جس مرضی نام کا لاکٹ پہنوں۔۔۔مجھے لوگوں کی پرواہ نہیں ہے۔۔۔"

آپی پلیز۔۔۔" سنبل نے اسے منانے کی کوشش کی تھی

چپ رہو۔ سنبل۔۔۔۔مجھے پہننے دو یہ اب تم جاؤ۔۔۔"اس نے گلے میں لاکٹ پہنتے ہوئے کہا سنبل بیچاری اسے دیکھ کر رہ گئی تھی

مایوں کا انتظام اپر چھت پر کیا تھا سنبل پہلے ہی جا چکی تھی اب وہ اپر جا رہی تھی ابھی اس نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا ہی تھا جب اسے کسی نے پکارا۔۔"

حریم۔۔۔!!اس نے پلٹ کر دیکھا تو وہ فاریہ تھی فاریہ اس سے دو سال بڑی تھی اس نے گرین کلر کا جوڑا پہنا ہوا تھا بالوں کو پیچھے کمر پر کھلا چھوڑ رکھا تھا ہاتھوں میں گجرے پہنے ہوئے تھے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔"جی۔۔۔؟؟

یہ اپر لے جا۔۔۔..وہ بولتے بولتے ایک دم رک گئی تھی حریم کو کچھ سمجھ نہیں آیا پھر اس نے ان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا وہ اس کی گردن میں پہنے لاکٹ کو دیکھ رہی تھی وہ انھیں کچھ کہتی جب انھوں نے ہاتھ بڑھا کر اس لاکٹ پر لکھے نام کو اپنے ہاتھ سے پکڑا حریم کبھی انھیں دیکھتی تو کبھی لاکٹ کو پھر حریم نے ان کی ہلکی مدھم آواز سنی۔۔۔"یہ کون ہے۔۔۔؟؟ ان کی نظریں ابھی بھی لاکٹ پر۔لکھے نام پر تھی حریم نے ان کا ہاتھ

پیچھے کیا اور جواب دیے بنا اپر چڑھ گئی۔۔۔"پیچھے فاریہ وہی ساکت کھڑی رہ گئی وہ اپر چھت پر پہنچی تو وہاں پر اتنے مہمانوں کو دیکھ کر سوچ میں پڑ گئی اب وہ سنبل کو کیسے ڈھونڈے اتنے زیادہ لوگوں میں۔۔۔"پھر وہ اپنے کہے الفاظوں پر ٹھہر گئی اسوقت اگر فائزہ ہوتی تو کہتی تم داؤد رحمان کو اتنے لوگوں میں ڈھونڈ سکتی ہو جس سے تم بس ایک بار ملی ہو جس کے ساتھ رہتی آ رہی ہو اس بہن کو تم ڈھونڈ نہیں سکتی۔۔۔"وہ اس یاد پر بس مسکرا کر رہ گئی پھر وہ ماہ جبین کی طرف بڑھنے لگی تھی جب اسے نشاء نظر آئی وہ نشاء کی طرف چلی گئ نشاء نے اسے اپنی طرف آتا دیکھا تو اپنے ساتھ کھڑی لڑکی سے اسکا تعارف کروایا ۔۔"حریم یہ منزہ ہے سوہیب جن سے تم اس دن ملی تھی ان کی بہن۔۔۔"اور منزہ۔۔ اب اسنے منزہ کو دیکھا۔۔"یہ حریم ہے میری پھپھو کی بیٹی۔۔۔"حریم نے خوشدلی سے منزہ کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا منزہ نے بھی خوشی خوشی تھام لیا تھا مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔۔۔"منزہ نے مسکرا کر کہا تھا بدلے میں حریم بھی مسکرائی پھر وہ ماہ جبین کی طرف بڑھ گئی ماہ جبین کے پاس سارہ اور سنبل تھی جب وہ وہاں آئی تو ماہ جبین اسے دیکھ کر مسکرائی اور کہا۔۔

" مجھے تو لگا تھا حریم تم کل تک ہی تیار ہو گی۔۔۔"حریم اس کی بات پر ہنس دی تھی۔۔۔" سنبل کی نظر جب اس کے گلے میں لٹکے لاکٹ پر پڑی تو وہ نا میں سر ہلا کر رہ گئی اسے لگا تھا شاید وہ نا پہن کر آئے مگر وہ حریم خان تھی داؤد رحمان کے معاملے میں کسی سے ڈر نہیں لگتا تھا اسے۔۔۔"سنبل ادھر ادھر اسماء بیگم کو ڈھونڈ رہی تھی اور وہ اسے ایک طرف کسی سے بات کرتی ہوئی نظر آگئی وہ ان کی طرف بڑھ گئی۔۔۔"ماما۔۔۔!!اس نے انھیں پکارا تو وہ ایکوز کرتی اس کی طرف بڑھ آئی۔۔۔"

ہاں بولو۔۔۔"

ماما حریم آپی داؤد نام کا لاکٹ گلے میں پہن آئی ہے۔۔۔"اس نے بے چینی سے بتایا تھا

کیا کہہ رہی ہو۔۔۔؟؟ یہ لڑکی مروائے گی جب سے وہ یہاں آئی ہے ایک دن بھی میں نے اس کے منہ سے داؤد کا نام نہیں سنا مجھے لگا وہ ٹھیک ہو رہی ہے داؤد کو بھول رہی ہے مگر آج لاکٹ پہن کر اس نے میرے سر پر دھماکہ کیا ہے غلطی سے اگر وہ لاکٹ بی جان نے دیکھ لیا تو ہم گئے..." انھوں نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا جب وہ حریم کے پاس پہنچی تو وہ ماہ جبین کو ابٹن لگا رہی تھی انھوں نے حریم کا ہاتھ پکڑا تھا وہ لگاتے لگاتے ایک دم رکی

اور پھر اپنی ماں کو دیکھا اس کی ماں اس کا ہاتھ پکڑے نیچے لے آئی تھی کسی نے اس بات کا نوٹس نہیں لیا تھا وہ اسے نیچے لے کر آئی اور کمرے میں لے گئی۔۔۔

" حریم بیٹا تم کیوں یہ لاکٹ پہن آئی ہو۔۔۔؟؟ انھوں نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

ماما کیا ہو گیا ہے میں کسی سے نہیں ڈرتی۔۔۔۔"

حریم اگر بی جان نے تمہارے گلے میں یہ لاکٹ دیکھ لیا تو کتنی باتیں سنائے گی وہ۔۔۔۔"

ماما مجھے فرق نہیں پڑتا پلیز۔۔۔۔"

****

اظفر کب سے فاریہ کو ادھر ادھر ڈھونڈ رہا تھا وہ اسے کہی پر بھی نہیں مل رہی تھی اس نے نشاء سے بھی پوچھ لیا تھا کہ وہ کہی ماہ جبین کے پاس تو نہیں مگر اس نے کہا کہ وہ وہاں نہیں ہے اب وہ اسے کال کر رہا تھا دو تین بیل کے بعد اس نے کال اٹینڈ کر لی تھی

ہیلو فاریہ۔۔۔"کہاں ہو تم۔۔۔؟؟

میں بس اپر آ رہی ہوں کوئی کام یاد اگیا تھا اس لیے نیچے آگئی تھی۔۔۔"اچھا ٹھیک ہے جلدی آؤ۔۔۔"یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا وہ باہر نکلی تو کسی کے الفاظوں نے اس کے قدم وہی روک دیے تھے

یہ پہلی بار تھا جو وہ اسے حکم دیتی کمرے سے باہر نکلی تو وہ پیچھے پیچھے اگئی۔۔۔"ماما پلیز میں یہ نہیں اتاروں گی۔۔۔"تبھی ان کی سماعتوں میں کسی کے الفاظ ابھرے۔۔۔"رہنے دیجئیے آپ پہنے رکھیے ویسے بھی بی جان کس کے نام کا لاکٹ گلے میں ڈالنے سے سزا نہیں سناتی بلکہ محبت مانگنے پر وہ سزا سنایا کرتی ہے۔۔۔"اور سوہیب کے ان الفاظوں نے جہاں ان دونوں کو چونکا دیا تھا وہی پر فاریہ ملک کے کمرے سے نکلتے قدموں کو بھی روک دیا تھا وہ بت بنی کھڑی رہی تھی وہاں پر اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا سوہیب کی فاریہ کی طرف پشت تھی۔۔۔یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔؟؟ اسماء بیگم نے اسے دیکھ کر کہا

میں بس یہ کہہ رہا ہوں کہ بی جان کچھ نہیں کہے گی۔۔۔آپ چاہے تو فاریہ ملک سے بھی پوچھ سکتے ہے۔۔۔"اس نے پلٹ کر فاریہ کو دیکھا تھا فاریہ شل کھڑی اسے دیکھتی رہی تھی

تم ہماری باتیں سن رہے تھے۔۔۔؟؟ اسماء بیگم کو غصہ ایا تھا

معذرت چاہتا ہوں آپ سے۔۔۔"اس نے نظریں جھکا کر کہا تھا

وہ حریم کو ایک نظر دیکھنے کے بعد اپر چلی آئی تھی یہ پہلی بار تھا کہ اسماء بیگم حریم سے داؤد کے معاملے پر غصہ ہوئی تھی پھر وہ بھی ان کے پیچھے اپر چلی گئی تھی سوہیب نے پیچھے مڑ کر فاریہ کو دیکھا تھا جو اسے اسی طرح دیکھ رہی تھی پھر اس کے منہ سے الفاظ نکلے

۔۔۔تم کیسی باتیں کر رہے ہو بی جان کے بارے میں۔۔؟؟ اس نے اب اسے غصے سے دیکھا تھا

"کیوں فاریہ ملک آپ کو سچائی جان کر اچھا نہیں لگا۔۔۔؟؟

شٹ اپ سوہیب۔۔۔" فاریہ نے دوبارہ غصے میں کہا تھا اور اس کے سائیڈ سے نکل کر آگے بڑھ گئی تھی

تمہارے میں فاریہ ملک بی جان کی پرچھائی نظر آتی ہے دونوں ہی محبت کرنے پر سزا سنا دیا کرتی ہے۔۔۔"فاریہ کے قدم وہی رکے تھے

مجھے سمجھ نہیں آتا سوہیب تم ایسی باتیں میرے ساتھ کیوں کرتے ہو میں نے ایسا کیا کیا ہے۔۔؟؟ اس نے بے بسی سے سوہیب کو دیکھا تھا

یہی تو آپ کو نہیں پتا۔۔۔"وہ اہک نظر فاریہ کو دیکھ کر باہر نکل۔گیا تھا

وہ اب سب کے ساتھ اپر ماہ جبین کے پاس تھی ماہ جبین کو سب باری باری ابٹن لگا رہے تھے۔۔۔حریم کو آتا دیکھ نشاء نے کہا۔۔"تم کدھر چلی گئ تھی۔۔؟؟

کوئی کام یاد آگیا تھا۔۔"اس نے بہانہ بنایا اس کے ہاتھ پر لگی ابٹن جو وہ۔ماہ جبین کو لگا رہی تھی اب سکھ چکی تھی تبھی ماہ جبین کی نظر فاریہ کے پیچھے آتے کامران پر پڑی فاریہ آگے بڑھی اور اس کے چہرے پر مسکرا کر اس نے ابٹن لگایا تھا۔۔۔"کامران اس کا کزن تھا بالکل بھائیوں جیسا اس نے بھی مزاق مزاق میں اسے ابٹن لگایا تو اس کے چہرے پر اداسی پھیل گئ اس نے کامران کو دیکھ کر کہا۔۔۔" آپ کو دیکھ کر مجھے کسی کی یاد آگئ۔۔۔"کامران اس کی بات سمجھ چکا تھا وہ اس کے پاس سے اٹھ گیا تھا فاریہ نے اس کو دیکھا اور کہا۔۔"اتنی خوشی کے موقعے پر کون یاد آگیا تمہیں۔۔؟؟

فاریہ نے مسکرا کر دیکھا تھا۔۔۔"حریم بھی وہی کھڑی تھی۔۔۔"خوشی کے موقعے پر ہی تو لوگ یاد آتے ہے ورنہ غم کے موقعے پر تو غم ہی نہیں بھولتا کسی کو کیا تب یاد کرنا۔۔۔"

اس نے اپنے مایوں والے دن اتنی گہری بات کردی تھی۔۔۔"سب اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے پھر حریم آگے بڑھی تھی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا

اچھا کون یاد آ رہا ہے۔۔۔؟؟

وہی جو بچھڑ گئے ہے۔۔۔" اس نے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھ کر کہا تھا پھر اس نے نظریں اٹھا کر اپنے سامنے کھڑی فاریہ کو دیکھ کر کہا۔۔"کیا آپ کو یاد نہیں آئے۔۔۔؟؟ فاریہ کے چہرے پر ایک ہی دم اداسی پھیلی تھی اس نے اپنا چہرہ پھیڑا تھا سب سے اور دور چلی آئی تھی حریم کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کس کی بات ہو رہی ہے کیونکہ وہاں یاد کرنے والے کا نام نہیں لیا گیا تھا وہ خاموشی سے وہاں سے اٹھ گئی

وہ ابھی ابھی صبح اٹھی تھی جب کمرے کا دروازہ کھول کہ کوئی اندر آیا وہ اس کی ماما تھی وہ مسکرا کر اٹھ بیٹھی وہ اس کے پاس جا کر بیٹھ گئی اسے لگا وہ شاید اسے ڈانٹے گی مگر وہ اس کے پاس بیٹھ کر اس کے بال پیچھے کر رہی تھی

مجھے لگا آپ مجھ سے ناراض ہو گی۔۔۔"اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر کہا

نہیں ہوں میں ناراض وقتی غصہ تھا اتر گیا۔۔۔"انھوں نے اسے پیار سے کہا تھا

ویسے آپی آپ بہت معصوم ہے یہ بات آپ کو کبھی کسی نے بتائی۔۔۔؟؟ سنبل جو ابھی فریش ہو کر باہر نکلی تھی اسے دیکھ کر کہا

ہاں۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتی جب اسماء بیگم بولی

اچھا یہ سب چھوڑو مجھے بتاؤ تم لوگ آج کیا پہن رہی ہو۔۔۔

مہندی کے فنکشن کا انتظام باہر لان میں منعقد کیا تھا۔۔۔آج اس نے گرین اور اورنج کلر کے کانٹراس کے ساتھ لہنگا پہنا تھا اور بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا اور گلے میں داؤد نام کا لاکٹ لٹکا ہوا تھا آج اس کی ماما نے اسے کچھ بھی نہیں کہا اور نا کسی کی نظر لاکٹ پر پڑی فنکشن با خیرو عافیت سے گزر گیا تھا اب وہ چھت پر بیٹھی ہوئی تھی تنہا اسے آج نیند نہیں آ رہی تھی وہ اپر چلی آئی تبھی پاس پڑا موبائیل بجا اس نے دیکھا تو فائزہ کی کال تھی اس نے اٹینڈ کی۔۔۔۔"

ہیلو۔۔۔!!

کیسی ہو حریم۔۔۔۔؟؟

میں ٹھیک ہوں۔۔۔تم کیسی ہو۔۔۔؟؟

مجھے کیا ہونا ہے میں بالکل ٹھیک ہوں تم سناؤ فنکشنز کیسے جا رہے ہیں۔۔۔؟؟

بس سہی جا رہے ہے۔۔۔۔"تھوڑی دیر دونوں میں خاموشی حائل رہی جسے حریم نے توڑا

مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے فائزہ۔۔۔"

پوچھو۔۔۔؟؟

کیا تم ان دنوں میں ائیر پورٹ جاتی رہی ہو۔۔؟؟ اس نے آسمان کو دیکھ کر کہا تھا

فائزہ خاموش رہی پھر تھوڑی دیر بعد بولی۔۔۔"ہاں میں جاتی رہی ہوں مگر وہ نہیں آیا۔۔"

تو اتنی دیر بعد کیوں بولا خاموش کیوں ہو گئی تھی۔۔۔"حریم نے اس کی خاموشی نوٹ کی تھی

حریم مجھے لگا تھا تم بھول جاؤ گی۔۔۔؟؟

کسے خود کو یا سارے جہان کو۔۔؟؟

داؤد کو۔۔۔"

کہا تھا اسے نہیں بھول سکتی۔۔۔"میرے بس میں ہوتا تو ایک لمحہ لگائے بنا اسے بھول جاتی مگر بے بس ہوں میں۔۔۔"

حریم اگر اس نے ملنا ہوتا تو اب تک مل گیا ہوتا تمہیں تم بھول جاؤ اسے اور اب بس کرو واپس لوٹ آؤ اپنی زندگی میں کب تک انتظار کی زندگی جیو گی۔۔۔۔"فائزہ نے تھک ہار کر کہا تھا

مسلہ یہ نہیں ہے کہ وہ مل نہیں رہا مسلہ یہ ہے کہ وہ بھولایا نہیں جا رہا۔۔۔۔"وہ تھوڑی دیر رکی اور پھر بولی۔۔۔۔اسی لیے اس کا نا ملنا مسئلہ بن رہا ہے۔۔۔۔"

حریم۔۔۔۔"اس نے پھر بے بسی سے پکارا تھا انھیں لگا تھا وہ داؤد کو بھول جائے گی مگر ایسا نہیں ہوا تھا

فائزہ مجھے لگتا ہے اگر وہ مجھے نا ملا تو میں مر جاؤ گی مجھے جینا ہے اپنی ماما کے لیے انھوں نے زندگی بھر میرے لیے اتنا کچھ کیا ہے تو کیا میں ان کے لیے جی نہیں سکتی مگر مجھے نہیں لگتا کہ میں جی پاؤں گی۔۔۔۔۔"یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھ سے آنسو گر کر گال پر بہا تھا

میں ابھی بھی کہہ رہی ہوں حریم خود کو اس کے پیچھے اتنا خوار مت کرو کہ تم واپس پلٹنا چاہو تو تم پلٹ نا سکو۔۔۔۔۔"

انتظار کے سفر میں جو چلتا ہے وہ پلٹتا نہیں ہے پلٹتا ہے تو کچھ پا کر یا خود کو گنوا کر۔۔۔۔"

حریم تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔"

سچ میں میرا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔"

سوہیب کو حریم آج مایوں والے دن کے بعد ولیمے پر نظر آئی تھی ہلکے پنک کلر کی گھیر دار فراق پہنے ساتھ میچنگ کی وائیٹ جیولری پہنے گلے میں داؤد نام کا لاکٹ پہنے وہ لاکٹ اس کے گلے میں بہت پیارا لگتا تھا بالوں کا جوڑا بنائے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی سوہیب نے اگر کچھ دیکھا تھا تو وہ اس کے گلے میں لٹکا ہوا لاکٹ تھا داؤد نام کا اسے لگا تھا اس دن کے بعد وہ اسے اتار دے گی مگر اسے حیرت ہوئی تھی وہ لاکٹ دوبارہ اس کے گلے میں دیکھ کر۔۔۔"وہ اس کے پاس سے گزر رہی تھی جب سوہیب کی بات پر پلٹ کر اسے دیکھا

آپ مجھ سے شادی کریں گی۔۔۔۔؟؟

آپ پاگل پن کا مظاہرہ کر رہے ہے۔۔۔۔۔؟؟

نہیں میں پاگل نہیں ہوں۔۔۔۔"

تو پھر آپ مزاق کر رہے ہے۔۔۔۔؟؟ اس نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا

نہیں بالکل نہیں۔۔."میں تو شادی کرنا چاہتا ہوں آپ سے۔۔۔۔"

سوری میری انگیجمنٹ ہو گئی ہے۔۔۔۔"اس نے اپنے بائیں ہاتھ کی انگی دکھا کر کہا جس میں وائیٹ رنگ پہنی ہوئی تھی سوہیب نے اسے حیرت سے دیکھا پھر پوچھا۔۔"

کس سے۔۔۔۔؟؟

اب اس نے لاکٹ پر لکھے نام کو اپنے ہاتھ سے چھو کر اسے دکھایا

داؤد رحمان سے۔۔۔"اور پھر حریم نے سوہیب کے چہرے پر کئی رنگ بدلتے دیکھے پھر وہاں سے گزر گئی

شادی کو گزرے ایک ہفتہ ہو گیا تھا آج وہ لاہور کو جانے والی فلائیٹ کی ٹائیمنگ کا پتا لگا کر وہ ائیر پورٹ گئی تھی اور اب وہ ملتان ائیرپورٹ انٹرنیشنل کے سامنے کھڑی تھی اس نے بلیک کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا بالوں کو پیچھے کمر پر۔کھلا چھوڑا ہوا تھا وہ اندر گئی اور کافی دیر

تک چیکنگ ایریا کے باہر کھڑی دیکھتی رہی اس نے اندر تو یہاں سے گزر کر ہی جانا تھا نا مگر کافی دیر گزر گئی جب وہ سارے اندر جا چکے جن۔کی لاہور کی فلائیٹ تھی تو وہ تھوڑی دیر بعد باہر آگئی گاڑی میں بیٹھ کر وہ کافی دیر تک داؤد رحمان کے بارے میں سوچتی رہی اس نے اپنا موبائیل کھولا اور ان سارے میسجز کو دیکھا جو اس نے داؤد رحمان کو کیے تھے مگر نا تو وہ کبھی سین ہوئے تھے اور نا ہی ان کا کبھی رپلائے آیا تھا اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی گاڑی ائیرپورٹ سے نکل کر اب باہر سڑکوں پر دور رہی تھی مگر وہ اپنی سوچوں میں ہی گم تھی اسے اس کی ہر بات یاد آ رہی تھی

"کسی انجانے شخص کو دوست نہیں بناتے۔۔۔"

اس نے سپیڈ تیز کی تھی

"آپ نے کبھی کسی کا انتظار کیا ہے۔۔۔؟؟

اور آج اگر کوئی حریم سے پوچھتا کہ کیا اس نے انتظار کیا ہے کبھی تو وہ کہتی صرف اور صرف داؤد رحمان کا اور انتظار بہت بری شہ ہے۔۔۔

اچھا تو حریم خان میں وعدہ کرتا ہوں داؤد رحمان تمہیں دوبارہ یہی ائیرپورٹ پر ملے گا۔۔"

وہ نہیں ملا تھا اس نے وعدہ پورا نہیں کیا تھا۔۔۔حریم نے اب گاڑی کی سپیڈ اور تیز کر دی تھی اور اسے اب بس رونا آ رہا تھا

اچھا رونا مت۔۔۔۔"

مگر حریم خان تو پچھلے پانچ سالوں سے بس روئے جا رہی تھی

اس لیے کہہ رہا ہوں کہ کبھی مجھے کوئی مجبوری ہو اور میں نا آسکوں تو تم رونے نا لگ جانا ۔۔۔۔"

حریم نے بیک وقت بریک لگائی تھی سامنے سے گاڑی آ رہی تھی بریک لگاتے وقت اس کا سر اسٹیرنگ سے ٹکرایا اس نے سامنے دیکھا تو گاڑی پہلے ہی بریک لگذ چکی تھی اس نے اپنے ماتھے کو چھوا تو خون نکل رہا تھا مگر وہ پرواہ کیے بنا باہر نکلی سامنے گاڑی میں کوئی عورت تھی عورت کا کوئی نقصان نہیں ہوا تھا وہ تو بلکہ حریم کے گاڑی سے اترتے ہی چلی گئی تھی حریم گاڑی میں دوبارہ بیٹھی اور ماتھے پر جہاں زخم بنا تھا وہاں اس نے دپٹہ رکھا اور پھر گاڑی سٹارٹ کر دی

وہ گھر پہنچی تو اسے باہر سوہیب نظر آگیا وہ ولیمے والے دن اس کی بات بھولی نہیں تھی وہ اندر جانے لگی جب سوہیب نے اسے پکارا

آپ کہاں سے آ رہی ہے۔۔۔؟؟

بتانا ضروری نہیں سمجھتی میں۔۔۔۔"وہ یہ کہہ کر اندر چلی آئی اسے شاید غصہ آیا ہوا تھا مگر اندر داخل ہوتے ہی دروازے پر اسے سنبل مل گئی

کہاں گئی تھی آپی۔۔۔؟؟

ائیرپورٹ۔۔۔۔۔"

ملا وہ پھر۔۔۔۔؟؟ سنبل نے پوچھا

نہیں ملا۔۔۔۔"آج حریم نے غصے کے ساتھ رو کر کہا تھا

اور اس کی بات سن کر دروازے کے پیچھے کھڑا سوہیب ایک بار پھر حیران ہوا تھا اور خفا بھی جب اس نے پوچھا تو اسے تو بتایا نہیں

وہ روتے ہوئے سنبل کے گلے لگی تھی۔۔۔"سنبل وہ آج پھر نہیں ملا وہ مجھے کیوں نہیں مل رہا کیا میری دعائیں اس کو مجھ سے ملا نہیں سکتی بس ایک بار وہ مجھے مل جائے میں اسے کہی نہیں جانے دوں گی۔۔۔۔"وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی سنبل نے اسے خود سے علیحدہ کیا اور اسے اندر لے گئی کہ کہی کوئی اس کی باتیں نا سن لیں مگر اسے کیا پتا تھا دروازے کے پیچھے کھڑا سوہیب ان دونوں کی باتیں سن چکا تھا اور اب جن قدموں سے آیا تھا انھی قدموں سے واپس جا رہا تھا

وہ نماز پر بیٹھی ہوئی تھی اور ہاتھ اٹھائے رو رو کر اپنے خدا سے داؤد رحمان کو مانگ رہی تھی۔۔۔۔"اللہ تعالی پلیز مجھے داؤد دے دیں پلیز وہ مجھے کیوں نہیں مل رہا میں تو بہت دعائیں مانگتی ہوں تو تو ہر چیز پر قادر ہے تو داؤد رحمان کو میرا کر دے مجھے داود رحمان کے بارے۔میں کچھ تو معلوم ہو جائے وہ کہاں ہے کہاں رہتا ہے پلیز اللہ آپ میری مدد کریں نا۔۔۔"وہ روتے ہوئے یہ کہتی کہتی سجدے میں گر گئی تھی۔۔۔"میں تھک گئی ہوں یہ سفر ختم کر دے مجھے داؤد سے ملا دے میرے اللہ مجھے داؤد سے ملا دے پھر کچھ نہیں مانگوں گی۔۔۔۔"

وہ ظہر کی نماز ادا کر کہ اٹھی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور کوئی اندر آیا اس نے جائے نماز رکھ کر پلٹ کر دیکھا تو وہ نشاء تھی وہ اسے بتانے آئی تھی کہ شادی کی فوٹوز آگئی ہے اور ہم سب دیکھنے لگے ہے تم نے دیکھنا ہے تو تم بھی آ جاؤ یہ کہہ کر وہ چلی گئی تھی حریم نے چادر اتاری اور الماری میں ٹانکنے کے بعد بیڈ پر پڑا اپنا دپٹہ اٹھایا اور کھلے بالوں کا جوڑا بنا کر وہ باہر چلی آئی اس نے آج سادہ نیلے رنگ کا جوڑا پہنا ہوا تھا وہ سب ڈرائینگ روم میں بیٹھے تھے لائیٹس آف تھی درمیان میں میز پر لیپ ٹاپ پڑا تھا اور اس کے سامنے فرش پر فاریہ بیٹھی ہوئی تھی اس کے پیچھے صوفے پر نشاء اور سنبل تھی وہ فاریہ کے ساتھ فرش پر آ کر بیٹھ گئی اس نے جس سلیقے سے دپٹہ لیا تھا لاکٹ چھپ گیا تھا اب وہ تصویروں کو سلیکٹ کر رہی تھی فوٹوز البم کے لیے تقریبا دو گھنٹے کے بعد وہ سلیکٹ کر کہ البم بند کر چکی تھی حریم نے فاریہ کو دیکھا جو لیپ ٹاپ نشاء کو دے رہی تھی وہ اٹھنے لگی تھی جب سنبل بولی۔۔۔"

فاریہ آپی آپ کی شادی پر ہم نہیں آئے تھے آپ ہمیں اپنی شادی کا البم دکھائیں۔۔۔"اس کی بات پر فاریہ مسکرائی اور کہا۔۔۔"ٹھیک ہے مگر یہ بتاؤ میری شادی پر کیوں نہیں آئے۔۔۔؟؟ فاریہ نے سوال کیا جس پر سنبل نے حریم کو دیکھا

حریم آپی سے پوچھ لیں وہی آ رہی تھی آپ کی شادی پر مگر کیوں نہیں آئی یہ تو وہی بتا سکتی ہے۔۔۔"

کیوں حریم۔۔۔؟؟ اب فاریہ نے حریم کو دیکھ کر سوال کیا۔۔۔

کوئی دوست مل گیا تھا اس وجہ سے نہیں آسکی۔۔۔"حریم نے اپنے ہاتھ پر پہنی انگھوٹی کو دیکھ کر کہا

دوست مجھ سے زیادہ ضروری تھا۔۔۔؟؟ فاریہ نے خفگی کا اظہار کیا

شاید۔۔۔"حریم نے جھکے سر کے ساتھ سرگوشی کی

اچھا آپی آپ دکھائیں نا۔۔۔" سنبل نے دوبارہ ضد کی تو فاریہ اپنے کمرے سے اپنا لیپ ٹاپ لینے چلی گئی

اس کے جانے کے بعد سنبل نے حریم کو دیکھا جو ابھی بھی سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔۔" آپی آپ کو کیا ہوا۔۔۔؟؟

دل اداس ہے اور گھبرا بھی رہا ہے۔۔۔"اس نے ابھی بھی سر نہیں اٹھایا عصر کی اذان کا وقت ہو چکا تھا وہ اٹھ کر جانے لگی جب سنبل نے اس سے جانے کی وجہ پوچھی

نماز ادا کرنے جا رہی ہوں۔۔۔"یہ کہہ کر وہ رکی نہیں

جب فاریہ آئی تو اس نے سنبل کو وہاں اکیلے بیٹھا دیکھ حریم کے بارے میں پوچھا ۔۔۔"حریم کہاں گئی۔۔۔؟؟

وہ نماز ادا کرنے گئی ہے۔۔۔۔"

وہ نماز پڑھ چکہ تھی اور اب اپنے بیڈ پر گم سم بیٹھی ہوئی تھی اس کی پیشانی پر زخم کا نشان اب بھی موجود تھا اس نے پاس پڑا اپنا موبائیل اٹھایا اور داؤد کا نمبر نکال کر کال ملانے لگی وہ جب بھی کال ملایا کرتی تھی اس کے چہرے پر ایک رمق ہوا کرتی تھی انتظار کی جیسے وہ کال اٹھا لے گا اور بولے گا ہیلو۔۔۔"مگر یہ بس اس کی سوچ تھی ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا تھا اس کو وہ جب بھی کال کرتی اس کا فون بند ہی رہتا تھا اس نے کال کرنا چھوڑ دی تھی وہ میسجز کرتی تھیحریم تھوڑی دیر بعد دوبارہ ڈرائینگ روم میں آگئی تھی وہ لوگ فوٹوز دیکھ رہے

تھے وہ بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر دیکھنے لگی۔۔۔۔کئی تصویریں گزری آخر ایک تصویر اس کی اور اظفر کی ایک ساتھ میں تھی اور دوسری تصویر فاریہ کی اکیلے کی تھی وہ سٹیج پر کھڑی تھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ اب غائب تھی اور وہ اس تصویر پر رک گئی تھی تبھی سنبل نے بولا۔۔۔آگے کرے نا آپی۔۔۔"

بس اتنی ہی ہیں۔۔۔"فاریہ نے کہا

کیوں ولیمے کی اتنی کم پکچرز۔۔۔۔" سنبل نے یہ کہہ کر ہاتھ آگے بڑھایا تھا تاکہ وہ پکچرز آگے کر سکے مگر فاریہ نے اسے روکا۔۔۔۔"بس یہی پکچرز ہے۔۔۔۔"حریم اب تک خاموش تھی تبھی غلطی سے سنبل کا ہاتھ لیپ ٹاپ پر لگا اور پکچرز آگے ہوئی اب وہاں نا تو کوئی شادی کی تصویر تھی اور نا ہی فاریہ کی تھی بلکہ وہ ایک سنہری آنکھوں والے نوجوان کی تصویر تھی جسے دیکھ کر حریم بالکل ساکت ہو گئی تھی تبھی فاریہ نے اس تصویر کو دیکھا تو وہ جو سنبل کو دوبارہ بولنے لگی تھی تصویر کو دیکھ کر خاموش ہو گئی حریم اور فاریہ دونوں کی نظریں لیپ ٹاپ پر مرکوز تھیں تبھی جلدی سے فاریہ نے وہ تصویر ہٹائی تو حریم بولی

۔۔۔۔"دوبارہ وہ تصویر لگاؤ فاریہ۔۔"

فاریہ نے اسے دیکھا اور کہا۔۔۔"کیوں۔۔۔؟؟

میں نے کہا فاریہ وہ تصویر لگاؤ۔۔۔"وہ ایک دم چلائی تھی

فاریہ اور وہ دونوں گھبرا گئی تھی فاریہ نے جلدی سے لگائی حریم خان اب اس تصویر کو دیکھ رہی تھی وہ بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس تھا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔"تم اس کو جانتی ہو۔۔۔؟؟ حریم نے نظریں ہٹائے بنا کہا

وہ اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑا تھا اور اس سے تھوڑے فاصلے پر اسکی بہن کھڑی تھی وہ اسے بتا رہا تھا کہ۔۔۔"منزہ وہ کہتی ہے کہ اس کی اور داؤد کی انگیجمنٹ ہو گئ ہے۔۔۔"اس نے ہنس کر کہا او اس ہنسی میں گھلی ہوئی نمی صاف واضح ہو رہی تھی

ہاں یہ د۔۔۔۔۔!!ابھی وہ کچھ ںولتی جب حریم نے ٹوکا

مجھے یہ مت بتاؤ کہ وہ کون ہے میں جانتی ہو وہ داؤد رحمان ہے۔۔۔۔" اور اس کے ان الفاظوں پر کمرے میں سکوت چھا گیا۔۔۔مجھے یہ بتاؤ کہ تم اسے کیسے جانتی ہو۔۔۔۔؟؟

"یہ میرا دوست اور نشاء کا کزن داؤد رحمان ہے اور یہ۔۔۔۔۔"اس کے اگلے الفاظ پر اسے لگا تھا جیسے آسمان سر آن گرا ہو

آپ کو کس نے بتایا۔۔۔؟؟ اس کی بہن نے اس سے پوچھا تو اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا جہاں دھوپ کی کرنیں ابھی بھی تھی۔۔۔"میں نے اسے شادی کی آفر کی تھی تب اس نے مجھ سے کہا"

کیا کہا تم نے۔۔۔؟؟ اسے لگا اس نے غلط سن لیا ہے

میں نے کہا یہ داؤد رحمان ہے اور یہ مر چکا ہے۔۔۔۔"جھوٹ بول رہی ہو نا۔۔۔۔؟؟ حریم نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

اور اس دن وہ ائیرپورٹ سے آئی تھی اور تمہیں معلوم ہے وہ کس سے ملنے گئی تھی۔۔۔؟؟ کس سے۔۔۔؟؟ اس کی بہن نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا جہاں مالی پودوں کو پانی دے رہا تھا۔۔"داؤد سے ملنے۔۔۔"

نہیں میں جھوٹ نہیں بول رہی وہ واقعی مر چکا ہے۔۔"حریم نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں نمی تھی اسے لگا وہ جی نہیں پائے گی اب۔۔۔"

نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا وہ نہیں مرسکتا۔۔" اب اس کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے تھے سنبل نے اسے سنبھالا۔۔۔"نشاء اور فاریہ حیرت زدہ اسے دیکھ رہے تھے

اور داود کے نا ملنے پر وہ اپنی بہن کے گلے لگ کر بہت روئی تھی۔۔"اس نے اپنی بہن کو دیکھا جو حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔"مجھے ڈر ہے وہ ان کی موت کا سنے گی تو کتنا روئے گی۔۔"

اور ادھر ملک ولا میں قیامت ٹوٹ پڑی تھی وہ نا میں سر ہلا کر رو رہی تھی چیخ رہی تھی۔۔۔۔"تم جھوٹ بول رہی ہو ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔"اور اس کی چیخیں سن کر اس کی ماں اور باقی لوگ ڈرائینگ روم میں آئے تھے

اس کی۔ماں نے جب اس کی حالت دیکھی تو اسے اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔"کیا ہوا حریم۔۔۔؟؟

ماما یہ دیکھیں یہ کہہ رہی ہے یہ داود کو جانتی ہے اور وہ مر گیا ہے وہ نہیں مر سکتا نا ماما یہ سب جھوٹ بول رہے ہیں ماما ایسا نہیں ہو سکتا وہ ہچکیوں کے درمیان بولی ماما وہ نہیں مر سکتا اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ آئے گا وہ آجائے گا نا ماما ہم واپس چلتے ہے میں لاہور جاؤ گی اور روز ائیرپورٹ پر اسی طرح انتظار کروں گی وہ آجائے گا ماما اس نے وعدہ کیا تھا وہ ضرور آئے گا چلے ماما یہ کہتے ہوئے وہ رو دی تھی اس کی ماں نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا اس کی حالت اسوقت پاگلوں جیسی لگ رہی تھی کاش یہاں نا آتی کاش اسے نا معلوم ہوتا کہ داؤد رحمان مر گیا ہے کاش وہ ساری زندگی وہی اس کا انتظار کرتی رہتی اور اسے

معلوم نا ہوتا کہ وہ مرچکا ہے۔۔۔" وہ کافی دیر ان کے سینے سے لگی روتی رہی پھر اس نے ان سب کو دیکھا جو اسے دیکھ رہے ۔۔۔" مجھے بتاؤ اس کا گھر کدھر ہے وہ کہاں رہتا ہے۔۔؟؟۔۔ تم سب جھوٹ بول رہے ہو دیکھنا میں اس کے گھر جاؤ گی اور وہ زندہ ہو گا اور دیکھنا تم جھوٹی نکلو گی فاریہ۔۔۔"اس نے اٹھتے ہوئے کہا اور تقریبا چلانے کے برابر کہا تھا

حریم تمہاری حالت ایسی نہیں ہے کہ تم کہی جاؤں۔۔۔۔"اس کی ماں نے پھر اسے پکڑا تھا مگر وہ پھر سے چلائی تھی۔۔۔مجھے بتاؤ اس کا گھر کدھر ہے۔۔۔"سب سہم گئے تھے اور پھر اس کی بڑی ممانی نے کامران کو کہا تھا اس کی حالت دیکھ کر اسے لے جاؤ۔۔۔" اور اب وہ گھر سے باہر نکلی تھی کامران اس کے پیچھے پیچھے تھا

وہ دونوں وہی کھڑے تھے جب انھیں چیخنے چلانے کی آوازیں آئی اور وہ آوازیں داؤد کو لگ رہی تھی۔۔۔" لگتا ہے معلوم ہو چکا ہے اسے۔۔۔" وہ یہ کہتا ہوا باہر نکلا تھا اور

سیڑھیاں اتر کر نیچے گیا اس کے پیچھے پیچھے اس کی بہن بھی تھی وہ دونوں وہی آخری سیڑھی پر رک گئے۔۔۔"حریم ارد گرد دیکھ کر اونچی آواز میں داود کو پکار رہی تھی پیچھے اس کے کامران کھڑا تھا کامران نے اسے سنبھالنا چاہا تو اس نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا یہ کہتے ہوئے کہ۔۔۔"چپ کھڑے رہو دیکھنا ابھی وہ آجائے گا وہ زندہ ہو گا۔۔داؤد کہاں ہو تم دیکھو میں حریم خان تم سے ملنے آئی ہوں مجھے پتا ہے تم زندہ ہو تم نہیں مر سکتے۔۔۔"دااؤودد د ۔۔وہ ایک دم اتنی زور کا چیخی تھی ان تینوں کو لگا تھا اس گھر کی دیواریں ہل گئی ہو وہاں کے ملازم بھی حیرت سے ان سب کو دیکھ رہے تھے

تم نہیں مر سکتے داؤد وہ بے بسی سے رو کر نیچے بیٹھتی چلی گئی اور اب وہ زارو قطار رو رہی تھی ان سب کو لگا تھا داود کی موت کا ماتم آج کیا جا رہا ہو وہ بار بار داؤد کو بلا رہی تھی مگر داؤد کا نام اس گھر کی دیواروں سے پلٹ کر واپس آ رہا تھا۔۔"منزہ نے اس کی طرف قدم بڑھائے اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو منزہ اس کے سر پر کھڑی تھی۔۔وہ کچھ بولتی جب منزہ بولی۔۔"میں اس کی بہن ہو۔۔۔۔۔!!وہ آگے بولتی کہ حریم اٹھی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔"دیکھو یہ لوگ کہہ رہے ہے تمہارا بھائی داؤد مر گیا ہے تم انھیں بتاؤ وہ زندہ ہے نا وہ گیا ہوا ہو گا ہے نا یا وہ اپنے کمرے میں سو رہا ہو گا بتاؤ انھیں۔۔۔"اس کی آنکھوں میں

ابھی بھی امید تھی۔۔۔۔" اور اب وہ ارد گرد دیکھ کر دوبارہ اسے آوازیں لگانے لگی گھر کی ہر چیز اسے افسوس سے دیکھ رہی تھی۔۔"پانچ سال پہلے تم سے ملنے کے ایک ہفتے بعد داؤد کی ڈیتھ ہو گئی تھی۔۔۔" جہاں سوہیب نے کہا وہی اس کے پاؤں ساکت ہوئے وہ رک گئی ایسے جیسے کوئی مجسمہ ہو اسے آج معلوم ہوا تھا۔۔"لوگ ملتے ہی بچھڑنے کے لیے ہے۔۔"تم سب جھوٹ بول رہے ہو مجھے نہیں یقین آ رہا وہ مر چکا ہے۔۔۔"کچھ لوگوں کی موت کا واقعی یقین نہیں آتا۔۔"

ملتان میں خوفناک اندھیرا چھایا ہوا تھا رات کے دس بج رہے تھے وہ داؤد کے گھر میں بیہوش ہو گئی تھی کامران اور سوہیب اسے ہسپتال لے کر گئے تھے اور پھر سب کو فون کیا تو وہ بھی ہسپتال پہنچ گئے تھے اسے ہوش آیا تو وہ فورا اس کی طرف لپکی اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ ہسپتال کے روم میں تھی اس کی آنکھیں رو رو کر سوجھ چکی تھی چہرہ اس کا پیلا ہو رہا تھا اس نے اپنی ماں کو دیکھا جو اب اس کا ہاتھ پکڑے اس سے اس کی طبیعت پوچھ رہی تھی وہ خاموشی سے انھیں دیکھے گئی۔۔"کچھ تو بولو حریم تم ٹھیک تو ہو نا۔۔"

پھر اس کی نظر سامنے کھڑے سوہیب پر پڑی جب اس نے سوہیب کو پہلی بار دیکھا تو وہ اسے کیوں جانا پیچانا سا لگا کیونکہ اس کی شکل تھوڑی داؤد سے ملتی تھی۔۔۔" اس

نے اب اپنی ماں کو دیکھا جو پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی وہ انھیں دیکھ کر اٹھ بیٹھی ۔۔۔"ماما داؤد مر گیا۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں سارے جہاں کا دکھ تھا اس کی ماں نے اسے گلے لگایا تھا اور اسے تسلی دی تھی۔۔۔۔"حریم بیٹا صبر کرو۔۔۔۔۔"

صبر کرنے سے داؤد مل جائے گا کیا۔۔۔۔؟؟ اور اس کی بات پر وہ خاموش ہو گئی اور وہ ان کے گلے لگی روتی رہی

وہ اگلے دن ہی ڈسچارج ہو کر گھر آگئی تھی اور سارا دن وہ خاموش رہی تھی اس کی تو جیسے زندگی ہی ختم ہو گئی تھی اگلے کافی دنوں تک وہ خاموش رہی تھی اپنے کمرے میں کھڑکی کے پاس بیٹھی باہر دیکھتی رہتی تھی نا کسی سے اب بات کرتی تھی نا ہی کچھ بولتی تھی گم سم بیٹھی رہتی تھی اب بھی وہ کھڑکی کے پاس بیٹھی باہر دیکھ رہی تھی دھوپ ہونے کے ساتھ ساتھ فضا میں گرم ہوا بھی موجود تھی اس کی نگاہ لان میں لگے درخت اور پودوں پر ٹکی ہوئی تھی جو گرم ہوا کے باعث جھوم رہے تھے یا اس کی طرح جھلس رہے تھے اسے سارا جہان ویران لگ رہا تھا یا سارا جہان ویران ہو گیا تھا گرم دپہر بھی سنسان اور خاموش سی تھی

تو نے دیکھا ہے کبھی ، ایک نظر شام کے بعد

کتنے چپ چاپ سے لگتے ہیں، شجر شام کے بعد

اتنے چپ چاپ کے رستے بھی رہیں گے لاعلم

چھوڑ جائیں گے کسی روز نگر شام کے بعد

شام سے پہلے وہ مست اپنی اڑانوں میں رہا

جس کے ہاتھوں میں تھے ٹوٹے ہوئے پر شام کے بعد

لوٹ آئے نہ کسی روز وہ آوارہ مزاج

کھول رکھتے ہیں اسی آس پہ در شام کے بعد

تو ہے سورج تجھے معلوم کہاں رات کا دکھ

تو کسی روز میرے گھر میں اتر شام کے بعد

(فرحت عباس شاہ)

اس کا موبائیل پاس پڑا کب سے بج رہا تھا مگر اسے ہوش ہی کہاں تھا

نشاء جو اس کے کمرے کے پاس سے گزر رہی تھی موبائیل کی آواز سن کر اندر آئی دروازہ کھول کر دیکھا تو وہ گم سم بیٹھی ہوئی تھی اور پاس پڑا موبائیل بج رہا تھا ان سب کو سنبل نے بتا دیا تھا حریم اور داؤد کے بارے میں۔۔۔۔نشاء اندر آئی اور اس کا موبائیل اٹھایا اور اسے دیکھا جسے دیکھ کر لگتا تھا اسے کسی کے آنے جانے کی بھی خبر نہیں تھی نشاء نے اسے ہلایا تو اس نے چونک کر اسے ایسے دیکھا جیسے کوئی اجنبی کو دیکھتا ہے۔۔۔"تمہارا موبائیل کب سے بج رہا ہے۔۔۔؟؟

حریم نے اب اس کے ہاتھ کی طرف دیکھا اور موبائیل پکڑ لیا اور کافی دیر تک اسے تکتی رہی۔۔۔"حریم فون اٹھاؤ۔۔۔؟ اس وقت اس کی کیفیت ایسی لگ رہی تھی جیسے کیسی کو بات سمجھنے میں وقت لگے۔۔۔"کال بند ہو گئی تھی پھر ویڈیو کال آنے لگی اس نے نام پڑھا ۔۔۔" فائزہ کالنگ۔۔۔" اس نے کال اٹینڈ کی۔۔۔"اب موبائیل کی سکرین پر فائزہ کا چہرہ ابھرا۔۔"فائزہ اس کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔۔۔"اس کے بال الجھے ہوئے جوڑے۔میں بندھے تھے۔۔۔"وہ آج بلیک سادہ سوٹ میں ملبوس تھی....پھر اچانک سے کال کٹ گئی حریم نے دوبارہ کال کرنے کی بجائے موبائیل سائیڈ پر رکھ دیا اور پھر کھڑکی سے باہر کافی

دیر تک دیکھتی رہی۔۔۔۔رات کا اندھیرا پورے ملتان کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے تھا معمول کے مطابق سب کچھ چل رہا تھا سوائے حریم کی زندگی کے اس نے بولنا چھوڑ دیا تھا وہ دوپہر میں بیٹھی اپنے کمرے میں کھڑکی کے باہر منظر کو تکتی رہتی اور رات کو چھت پر بیٹھے آسمان کو تکتی رہتی اس کے گلے میں آج بھی داؤد کے نام کا لاکٹ دلا ہوا تھا اس کو دیکھ کر اکثر اس کی ماں سوچتی تھی کاش وہ اسے ملتان نا لاتی تو اس کی یہ حالت نا ہوتی مگر اب اس کی حالت دیکھ کر وہ بہت پچھتاتی تھی آج بھی وہ چھت پر بیٹھی آسمان کو تک رہی تھی آسمان پہ چاند چمک رہا تھا اور اس کے گرد بہت سے تارے جھلملا رہے تھے مگر چاند کی روشنی اس تک نہیں پہنچ پا رہی تھی اس کی زندگی میں اب اندھیرے کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔"تم نے مرنا ہی تھا تو مجھ سے کیوں ملے۔۔۔"اس نے دل میں داؤد کو سوچ کر کہا تھا۔۔"آنکھیں اب بھی چاند پر مرکوز تھی "

وہ کچن میں پانی لینے جا رہی تھی جب اس نے سوہیب کو اندر داخل ہوتا دیکھا۔۔۔"وہ اسے دیکھ کر رک گئی۔۔۔ء وہ بھی رک گیا۔۔۔"حریم کدھر ہے۔۔۔؟؟

کیوں تم نے حریم سے کیا کہنا ہے۔۔۔؟؟

کچھ دینا ہے اسے۔۔۔۔"

کیا۔۔۔۔؟؟

مجھے نہیں معلوم داؤد نے کہا تھا اسے دینے کو۔۔۔۔۔"

فاریہ یہ سن کر خاموش ہو گئی اسے بھی معلوم ہو گیا تھا حریم اور داؤد کے بارے میں۔۔۔۔"

کیا اس نے میرے لیے کچھ نہیں دیا۔۔۔۔۔؟؟ فاریہ کی نظریں زمین پر جھکی ہوئی تھی۔۔۔۔"سوہیب کے اگلے جملے پر وہ شاکڈ ہو گئی تھی

تمہیں سب کچھ دے تو دیا تھا اس نے کیا باقی کچھ ایسا رہ گیا تھا جو تم نے اس سے لینا تھا۔۔۔۔۔۔۔

میں چلتا ہوں دن میں آؤں گا۔۔۔۔"وہ یہ کہہ کر مڑ گیا پیچھے فاریہ نم آنکھیں لیے کھڑی رہی۔۔۔"

وہ اپر چھت پر آئی تھی سیڑھیوں پر قدم رکھتے ہی اس نے حریم کو وہاں بیٹھا دیکھا تھا حریم خاموشی سے چھت کو تک رہی تھی۔۔۔"فاریہ اسے دیکھنے کے بعد پھر نیچے چلی آئی

سورج کی تپتی ہوئی دھوپ نے ملتاں کو اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا وہ اتنی دھوپ میں بھی لان میں کھڑی مالی کو پودوں کو پانی دیتا ہوا دیکھ رہی تھی وہ کالے جوڑے میں ہی ملبوس تھی بالوں کی ڈھیلی پونی بنی ہوئی تھی تبھی اس کی نظر سامنے گیٹ سے اندر آتے سوہیب پر پڑی تھی ایک مہینہ ہو گیا تھا اسے داؤد کے بارے میں معلوم ہوئے اس کے چہرے پر صرف خاموشی طاری تھی

سوہیب اندر داخل ہوا تو اسے حریم وہی مل گئی جب جب وہ اس لڑکی کو دیکھتا تو اسے افسوس کے ساتھ ساتھ بہت دکھ ہوتا۔۔۔۔حریم اسے دیکھ چکی تھی سوہیب نے اس کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔"اسلام و علیکم کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟

وعلیکم اسلام۔۔۔۔"

میں نے پوچھا آپ کیسی ہے۔۔۔؟؟ سوہیب نے اس کے چہرے کو دیکھا یہ وہ چہرہ نہیں تھا جسے اس نے پہلی بار دیکھا تھا پہلی بار جو چہرہ اس نے دیکھا تھا وہ داؤد کے مل جانے کی

امید رکھتا تھا مگر اب جو چہرہ تھا اس چہرے پر نا تو کوئی امید تھی اور نا ہی انتظار تھا وہ چہرہ بس سنسان اور ویران دکھتا تھا

پتا نہیں۔۔۔۔"اس نے بس اتنا ہی کہا

کیا ہم کہی بیٹھ کر بات کر سکتے ہے۔۔۔۔"

کیا بات ضروری ہے۔۔۔۔؟؟ حریم نے سوالیہ انداز سے اسے دیکھا

داؤد کے متعلق ہے۔۔۔۔"سوہیب نے کہہ کر اس کا چہرہ دیکھا جو اب اثبات میں ہل رہا تھا

وہ دونوں اب بیٹھک میں بیٹھے تھے کھڑکی سے چھن کر آتی سورج کی روشنی میز پر۔رکھے گلاسوں پر پڑ رہی تھی۔۔۔۔"کیا بات کرنی ہے۔۔۔۔؟؟

کوئی بات نہیں کرنی کچھ دینا تھا۔۔۔۔"سوہیب نے اپنی جیب میں سے کور میں لپٹا کچھ دیا تھا

یہ آپ کے لیے ہے۔۔۔"وہ میز پر رکھ کر چلا گیا

حریم نے عجیب نظروں سے اس چیز کو دیکھا اور پھر مڑ کر سوہیب کو جو اب جا چکا تھا

حریم نے اسے پکارا تو وہ کور ڈبے کے اپر لپٹا تھا اس نے کور کو کھولا تو اندر ایک لکڑی نما ڈبہ تھا اس نے اسے کھولا تو اندر ایک صفحہ تھا جو فالڈ کیا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ایک اور چیز تھی اس نے اس چیز کو نہیں دیکھا اس نے صفحہ کھولا تھا وہ صفحہ نہیں تھا وہ خط تھا داؤد رحمان کا۔۔۔۔"

اسلام و علیکم۔۔۔۔!!

حریم خان۔۔۔۔"اس کی نگاہیں اس خط پر مرکوز تھی

میں امید کرتا ہوں آپ خیریت سے ہوگی۔۔۔۔؟؟(اس کا دل چاہا وہ کہہ دے میں خیریت سے نہیں ہوں) جب تک آپ کے ہاتھ میں یہ خط آئے گا تب تک شاید میں اس دنیا میں نا ہوں اور اگر ہوا بھی تو شاید اس شہر اور ملک میں نا ہوں۔۔۔"میرا فون گم ہوگیا تھا جس کی وجہ سے میں تم سے کانٹیکٹ نہیں کر سکا اور نا مجھے تمہارا نمبر یاد تھا۔۔۔۔"اسے لگا وہ اس کے سامنے کھڑا اسے خود کہہ رہا ہے۔۔۔۔"میں جانتا ہوں میں وعدہ نہیں نبھا سکا میں نہیں آسکا میرے لیے حالات بہت تنگ ہو گئے تھے اسوقت میں بہت پریشان تھا حریم اور سوچ رہا تھا کہ اگر میری دوست حریم اگر یہاں ہوتی تو میری پریشانیوں کو گولی مار دیتی

۔۔۔۔۔"(اس سطر کو پڑھتے وقت اس کی نم آنکھیں مسکرائی تھی۔۔)مگر افسوس تم یہاں نہیں ہو میں جانتا ہوں ہم دونوں دوست تھے ، ہے اور ہمیشہ رہے گے۔۔۔"(وہ دوستی کی بات کر رہا تھا یہاں تو حریم خان کو اس سے چاہت ہو گئ تھی۔.)۔۔۔۔پھر ہم ساتھ ہو یا نا ہو۔۔۔"(اس سطر کو پڑھتے وقت اس نے آنکھیں درد سے میچی تھی اور ایک آنسوں ٹوٹ کر خط پر گرا تھا۔۔)حریم میں تم سے معافی چاہتا ہوں میں نہیں آسکا اور شاید نا آسکوں مجھے معاف کر دینا اس خط کے ساتھ جو چیز میں نے رکھی ہے وہ مجھے بہت عزیز ہے اور اپنی عزیز چیز میں تمہارے حوالے کر رہا ہوں پتا نہیں یہ خط تمہیں ملے گا بھی یا نہیں یا تم مجھے بھول جاؤ گی ...(وہ بھولنے کی بات کر رہا تھا اور وہ تو ان پانچ سالوں میں جسے نہیں بھولی تھی وہ داؤد رحمان تھا۔)اور میں جانتا ہوں حریم خان داؤد رحمان کو دوستی کے لیے معاف کر دے گی وہ داؤد رحمان کی طرح دوستی کا بھرم نہیں توڑے گی۔۔۔" خدا حافض "(آخری الفاظ پڑھتے وقت اس کا دل چاہا وہ اس خط میں سے داؤد رحمان کو نکالے اور کہے ایسے کیسے تم خدا حافض کہہ سکتے ہو)۔۔۔دو تین سطر چھوڑ کر لکھا تھا تمہارا دوست۔۔۔۔" اور اس سے نیچے لکھا تھا۔۔۔"داؤد رحمان۔۔۔۔"نام کے ساتھ مورخہ لکھی تھی۔۔۔ء" تین جولائی 2019۔۔۔"(ایک سحر تھا۔جو ٹوٹا تھا) اس کی آنکھوں سے آنسوں بہہ کر خط پر گر

رہے تھے وہ اس خط کو پکڑے نیچے بیٹھتی چلی گئی اس نے خط کے ساتھ رکھی چیز کو دیکھا وہ ایک رنگ تھی اس پر ڈی لکھا ہوا تھا وہ خط کو اور اس رنگ کو پکڑے مرے ہوئے قدموں سے باہر آئی تھی باہر اندھیرا چھانے لگا تھا اسے سنبل نے ایسے دیکھا تو فورا اس کی طرف لپکی۔۔۔۔"کیا ہوا۔۔۔۔؟؟

مگر وہ جواب دیے بنا آگے بڑھ گئی

رات کا اندھیرا ہر سو پھیل رہا تھا وہ معمول کے مطابق اپنے کمرے میں بیٹھی رہی تبھی کمرے میں کوئی آیا تھا اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا وہ اسماء بیگم تھی۔۔۔۔"حریم ہم لاہور جا رہے ہے۔۔۔۔۔" وہ اسے بتا رہی تھی مگر وہ انھیں سن کہاں رہی رھی وہ تو خط پہ لکھے الفاظوں میں الجھی ہوئی تھی۔۔۔۔"اس کے کوئی ردعمل نا دینے پر انھوں نے اسے پھر پکارا تھا۔۔۔"حریم میں کہہ رہی ہوں ہم لاہور جا رہے ہیں اپنا سامان پیک کر لو۔۔"انھوں نے اسے ہلایا۔۔۔۔"حریم۔۔۔۔!!

ج۔۔جی۔۔۔!!

میں نے کہا ہم لاہور جا رہے ہیں کہاں کھوئی ہو۔۔۔۔؟؟

ماما میں اب لاہور نہیں جا رہی۔۔۔۔۔"

مگر کیوں اب یہاں کچھ بھی نہیں ہے ہم جس لیے آئے تھے وہ ہو چکا ہے اب اور یہاں کیا رہتا ہے۔۔۔۔۔"

ماما یہاں مجھے کچھ کام ہے۔۔۔۔۔"

حریم۔۔۔۔"بس کرو اب تم نے کیا حال بنا لیا ہے۔۔۔۔؟؟

ماما پلیز۔۔۔۔!!وہ اسے کمرے میں تنہا چھوڑ کر چلی گئی تھی

****

اگلے دن کی روشنی ہر طرف پھیل چکی تھی وہ رات بھر نہیں سوئی تھی اس کی آنکھ صبح پانچ بجے لگی تھی اور اب دس بج رہے تھے وہ اپنے کمرے سے باہر آئی اس نے سبز رنگ کا پرنٹڈ سوٹ پہنا تھا اور گلے میں ہم رنگ کا دپٹہ لیے وہ بالوں کی ٹیل پونی بنائے مین گیٹ تک گئی تھی جاتے وقت اس نے ملازمہ سے کہا تھا وہ دیر سے آئے گی اگر کوئی پوچھے تو بتا دینا۔۔۔۔"وہ اب باہر گلی میں نکل آئی تھی چار پانچ گھر چھوڑنے کے بعد وہ داؤد رحمان

کے گھر کے سامنے کھڑی تھی اور اندر جانے کے لیے قدم بڑھائے تو گارڈ نے اسے وہی روک لیا۔۔۔"

سوہیب عاطف سے ملنا ہے۔۔۔"گارڈ سر ہلا کر اندر چلا گیا تھوڑی دیر بعد وہ ڈرائینگ روم میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی سوہیب آیا تو وہ اسے دیکھ کھڑی ہوگئ۔۔۔"اسلام و علیکم۔۔۔کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟ اس نے بیٹھتے ہوئے کہا

وعلیکم اسلام۔۔۔حال مت پوچھا کرو۔۔!!اس نے جذبات سے عاری لہجے میں کہا

جی بولیں۔۔۔"سوہیب نے مزید سوال کیے بنا کہا

کیا آپ کو معلوم تھا کہ وہ باکس جو آپ نے مجھے دیا اس کے اندر کیا تھا۔۔۔؟؟ اس نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا

بالکل نہیں جیسے مجھے دینے کو کہا ویسے ہی دیا اس کے اندر کیا تھا یہ داؤد کے علاوہ آپ کو معلوم ہوا ہے مجھے نہیں معلوم۔۔۔۔"سوہیب نے نفی میں سر ہلا کر کہا

اس میں خط تھا داؤد نے میرے لیے لکھا تھا اور ساتھ ایک اور چیز تھی۔۔۔"وہ بولتے بولتے رکی اور سوہیب کو دیکھا جو اسے غور سے سن رہا تھا۔۔۔" اس میں ایک انگھوٹی تھی ۔۔۔۔"

انگھوٹی۔۔۔؟؟

جی انگھوٹی اور اس کے بارے میں لکھا تھا کہ وہ داؤد کی عزیز چیز ہے اور وہ میرے حوالے کر رہا ہے۔۔۔"

مجھے یاد ہے کہ داؤد کی انگلی میں ایک انگھوٹی ہوا کرتی تھی جو فاریہ نے اسے دی تھی ۔۔۔اب آپ دکھائیں گی تو پتا چلے گا کہ وہ کونسی انگھوٹی ہے۔۔۔؟؟

حریم نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر پرس کے اندر سے انگھوٹی نکال کر اسے تھمائی ۔۔۔۔سوہیب نے اس انگھوٹی کو دیکھا اور پھر حریم کو دیکھے بنا بولا۔۔۔"یہ وہی انگھوٹی ہے۔۔۔" اصولا تو یہ انگھوٹی فاریہ کے حوالے کر دینی چاہیے تھی مگر اس نے تمہارے حوالے کی اور کیوں۔۔مجھے نہیں معلوم۔۔۔"

فاریہ کا اس۔۔۔انگھوٹی سے کیا تعلق۔۔۔؟؟ اس نے رک رک کر کہا تھا

پرانی بات ہے چھوڑے اگر اس نے آپ کو دی ہے تو رکھ لیں۔۔۔"سوہیب نے اسے پکڑاتے ہوئے کہا

مجھے داؤد کا کمرہ دیکھنا ہے۔۔۔۔"اس نے حکم دیا تھا یا اجازت لی تھی سوہیب کو سمجھ نہیں آیا

وہ اپنا کمرہ خود لاک کر کہ گیا تھا اور اس کے بعد کسی کی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ کمرہ کھولے وہ آج بھی بند ہے۔.."سوہیب کی آنکھوں میں یہ بتاتے ہوئے نمی تھی

اس نے کیوں لاک کیا تھا۔۔۔"اس کے دل میں بہت سے سوال آ رہے تھے مگر ابھی کوئی جواب نہیں لینا چاہ رہی تھی وہ ۔۔۔"کیا میں اس کے کمرے کو دیکھ سکتی ہوں۔۔۔؟؟

جی۔۔!!وہ اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی سیڑھیاں چڑھ کر وہ اپر کی طرف بڑھ رہے تھے حریم کا دل رونے کو کر رہا تھا اور سوہیب مرے ہوئے قدموں سے اپر چڑھ رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس کے کمرے کے باہر کھڑے تھے۔۔۔"چابی۔۔۔؟؟ اس نے ملازمہ کو آوا دے کر چابی منگوائی تھی۔۔۔"اور تھوڑی دیر بعد وہ لاک کھول رہا تھا دروازہ

کھولتے وقت اس کے ہاتھ ایک پل کو رکے تھے اس کی نظروں کے سامنے وہ منظر آیا تھا ۔۔۔۔(وہ آخری بار اس کے کمرے میں آیا تھا اور جاتے وقت وہ داؤد کو دیکھ رہا تھا جو بیڈ کے ساتھ کھڑا اسے مسکرا کر نم آنکھوں سے دیکھ رہا تھا)۔۔۔" اس کا دل کیا وہ لاک کھولے اور اندر وہی پر آج بھی داؤد کھڑا ہو۔۔۔۔"ایسی ہی حالت حریم کی بھی تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا وہ لڑکی اس لڑکے سے ملنے جائے گی تو اس کی موت کی خبر لیے لوٹے گی۔۔۔۔" اسے اپنی مانگی ہوئی دعائیں۔۔۔راتوں کو دیر تک ائیر پورٹ پر کھڑے اس کا انتظار کرنا۔۔۔گھر والوں سے اس کے لیے بحث کرنا سب یاد آیا تھا۔۔۔"لاک کھلا تو وہ کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا دونوں کی دھڑکنیں ایک ساتھ رکی تھی کمرے سے کوئی آواز نہیں آئی تھی۔۔۔"کہ دروازہ بند کرو میں سو رہا ہوں مجھے تنگ نا کرو۔۔۔"سوہیب کا دل ایک بار پھر ٹوٹ گیا تھا۔۔۔" حریم کی دعائیں ، انتظار سب رائیگاں گیا تھا۔۔۔"سوہیب نے کمرے میں داخل ہو کر لائیٹس آن کی۔۔۔"اور پہلی نظر ہی اس کی وہاں پڑی تھی جہاں داود آخری با کھڑا تھا۔۔۔"مگر اب وہاں کوئی بھی نہیں تھا کیونکہ داؤد رحمان مر چکا تھا

حریم قدم قدم چلتی اس کے بیڈ تک آئی تھی فرنیچر پر بے جا دھل لگی تھی بیڈ کے اپر بڑی سی تصویر لگی تھی داؤد کی اس تصویر میں وہ مسکرا رہا تھا۔۔"تم نے کہا داؤد مجھ سے ملنے کے ایک ہفتے بعد مر گیا۔۔۔"اس نے تصویر کو دیکھ کر کہا تھا

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔جی"

وہ بالکل ٹھیک تھا پھر ایسا کیا ہوا کہ اس کو مرنا پڑا۔۔۔"اس کو مرا ہوا کہنا کتنا تکلیف دیتا تھا

بس کچھ مسائل تھے۔۔۔۔"

مجھ سے کچھ مت چھپاؤ مجھے بتاؤ۔۔۔۔"حریم نے اسے ٹوکا

لمبی کہانی ہے دو فقروں پر پوری نہیں ہو گی۔۔۔"سوہیب نے سر جھٹکا تھا

ہمم۔۔کیا مجھے داؤد کا موبائیل مل سکتا ہے۔۔۔۔؟؟ اس نے اب سوہیب کو دیکھا تھا

نہیں کیونکہ اس کا موبائیل گم گیا تھا تبھی اس نے خط لکھا تھا۔۔۔"حریم کے ہاتھوں میں اب بھی وہ انگھوٹی تھی یک دم وہ انگھوٹی نیچے گری تھی۔۔۔"وہ اٹھانے کے لیے جھکی

تھی جب اس کی نظر بیڈ کے نیچے پڑی وہاں کوئی چیز پڑی تھی اس نے ہاتھ پڑھا کر اس چیز کو چھوا۔۔۔سوہیب اس کی کارگردی کو دیکھ رہا تھا تبھی اس کی نظر کھڑکی کے پاس پڑی ٹیبل پر گئی وہاں آج بھی دو کپ موجود تھے ان دونوں نے آخری بار ساتھ کافی پی تھی اور وہ کپ اس ملاقات کی نشانی کے طور پر پرے رہ گئے دفعتا اسے حریم کی بات نے چونکایا۔۔۔" یہ موبائیل۔۔۔۔!! وہ اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔" یہ داؤد کا موبائیل ہے یہ تمہیں کہاں سے ملا۔۔۔؟؟ بیڈ کے نیچے سے۔۔۔"موبائیل ڈیڈ تھا سوہیب نے آگے بڑھ کر بیڈ کے ساتھ والی دراز سے چارجر نکالا اور پھر موبائیل کو چارج کیا تو موبائیل چارج ہونے لگا ۔۔۔"حریم اس کے حرکت کرتے ہاتھوں کو ہی دیکھ رہی تھی وہاں ہر جگہ داؤد کی چیزیں پڑی تھی شاید اس دن کے بعد کبھی یہ کمرہ استعمال ہی نا کیا ہو۔۔۔"

داؤد پریشان تھا اور اسے ایسی کیا پریشانی تھی کہ اس کے بعد اسے مرنا پڑا۔۔۔"حریم نے پھر سوال کیا تھا

آیئے بیٹھے۔۔۔"اس نے کرسی کی طرف اشارہ کیا تھا حریم چلتی چلتی اس ٹیبل کے پاس پہنچ گئی تھی۔۔۔"جہاں برسوں پہلے داؤد بیٹھا تھا آج وہی پہ حریم بیٹھی تھی اور سوہیب آج بھی وہی بیٹھا تھا

پانچ سال پہلے۔۔۔

داؤد اور فاریہ بچپن کے دوست تھے مگر جب داؤد بیس سال کا ہوا تو وہ فاریہ کو پسند کرنے لگا مگر فاریہ دوستی کی حد تک ہی تھی۔لاہور جانے سے دو مہینے پہلے گھر میں فاریہ کی شادی کی بات ہونے لگی اور جب داؤد کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے فاریہ کو ملنے پارک میں بلایا۔۔۔"وہ دونوں ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے

تم نے مجھے کیوں بلایا ہے۔۔۔؟؟ کیا کوئی خاص بات ہے۔۔۔"

داؤد پہلے تو خاموش رہا پھر اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں خوشی واضح ہو رہی تھی۔۔۔" میں تمہیں پسند کرتا ہوں فاریہ۔۔۔۔"اور ایک پل میں ہی فاریہ کی آنکھوں میں سے وہ خوشی کی رمق غائب ہوئی تھی

یہ یہ کیا کہہ رہے ہو داؤد ہم دوست ہے۔۔۔۔"

جانتا ہوں مگر میں تمہیں پسند کرنے لگا ہوں۔۔۔"

گھر والے نہیں مانے گے اظفر کے لیے سب مان چکے ہیں۔۔۔۔۔"

میں انہیں منا لوں گا تم مان جاؤ بس۔۔۔۔"اس نے بے بسی سے کہا تھا

سوری داؤد میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتی مگر۔۔۔۔نہیں داؤد۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی داؤد اسے جاتا دیکھتا رہا

فاریہ جب گھر پہنچی تو سیدھا اپنی ماں کے کمرے میں گئی تھی وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی جب اس نے انھیں پکارا۔۔"ماما کیا شادی ہماری جلدی نہیں ہو سکتی۔۔۔۔؟؟ انھوں نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو ابھی ابھی باہر سے آئی تھی۔۔۔"کیوں کیا ہوا ہے۔۔۔۔؟؟

کچھ نہیں بس آپ مجھے بتائیں نا بی جان نے شادی کب کی رکھی ہے۔۔۔۔؟؟

چار مہینے بعد اکتوبر کے مہینے میں رکھی ہے۔۔۔۔"

آپ جولائی کے مہینے میں رکھے ماما پلیز۔۔۔۔"

فاریہ تم پاگل ہو گئی ہو اتنی جلدی تیاریاں کیسے ہو گی میں تو کہہ رہی ہوں چار مہینے بھی بہت کم ہے اور تم کہہ رہی ہوں جلدی یہ جلدی نہیں تو کیا ہے۔۔۔۔"وہ بھڑک ہی تو پڑی تھی

انھیں پہلے ہی غصہ تھا کہ اتنی جلدی شادی رکھ دی ہے اور اپر سے یہ کہہ رہی ہے اور جلدی رکھ دو۔۔۔۔وہ کمرے سے چلی گئی تھی اپنے کمرے میں جا کر اس نے بیگ کو ایک سائیڈ پر رکھا اور بیڈ پر گرنے کے انداز سے لیٹ گئی اس کی نظریں اپر چلتے پنکھے پر مرکوز تھی۔۔۔۔"داؤد اس کا دوست تھا مگر اظفر سے وہ محبت کرتی تھی وہ داؤد کے لیے اظفر کو نہیں چھوڑ سکتی تھی شاید داؤد دوستی میں پوسیسو ہو رہا ہو جو بھی ہے وہ شادی کی تاریخ جلدی رکھوا دے گی اور داؤد کے دماغ سے یہ خیال نکل جائے گا مگر وہ شادی جلدی کیسے رکھوائے۔۔۔۔وہ یہ سوچ ہی رہی تھی جب اسے بی جان کا خیال آیا وہ فورا ان کے کمرے کی طرف گئی تھی۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم بی جان۔۔۔۔۔!!وہ اندر داخل ہوئی وہ اپنے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی

وعلیکم اسلام۔۔۔۔۔۔!!!وہ ان کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے بی جان۔۔۔۔۔۔!!!

تو کرو۔۔۔۔۔۔۔"وہ دوسرے صوفے پر بیٹھ گئی

بی جان میں نے سنا ہے آپ نے شادی کی تاریخ اکتوبر میں رکھی ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟

کیوں کوئی مسئلہ ہے۔۔۔۔۔۔؟؟

بی جان میں چاہتی ہوں آپ شادی کی تاریخ تھوڑی جلدی رکھ دے۔۔۔۔۔۔۔"وہ سامنے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی

کیوں۔۔۔۔؟؟

بی جان کچھ مسائل ہے آپ رکھ دے جلدی شادی۔۔۔۔۔آپ میرے لیے اتنا تو کر سکتی ہے۔۔۔۔"

کتنا جلدی۔۔۔۔؟؟

دو ایک مہینے بعد رکھ دے شادی۔۔۔۔۔"بی جان نے سر اثبات میں ہلا دیا

داؤد گھر آیا تو اس کے چہرے پر پریشانی واضح ہو رہی تھی سوہیب کو معلوم تھا وہ آج فاریہ کو پرپوز کرنے گیا تھا تبھی اس نے داود سے پوچھا۔۔۔۔ءکیا ہوا نہیں مانی۔۔۔؟؟؟

نہیں۔۔۔۔"اس نے نفی میں سر ہلایا

اب کیا کرو گے۔۔۔۔۔؟؟

میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔!!!یہ کہتے ہوئے اس نے سر اٹھا کر سوہیب کو دیکھا تو سوہیب ایک پل کے لیے ساکت ہو گیا اس کی سنہری آنکھیں سرخ تھی سوہیب نے اسے پریشان نا ہونے کے لیے کہا۔۔۔"تم پریشان مت ہو کل ماما کو لے جاؤ مجھے پورا یقین ہے اس کے گھر والے انکار نہیں کرینگے۔۔۔۔۔۔۔"

کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔؟؟؟

ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلا کر کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے دن وہ اپنے والدین کے ساتھ فاریہ کے گھر گیا تھا۔۔۔۔۔۔بی جان نے سب نے ان کا خوشدلی سے استقبال کیا تھا۔۔۔۔وہ سب ڈرائینگ روم میں بیٹھے تھے دروازے کے ساتھ رکھے صوفوں پر اس کی ماں اور باپ بیٹھے تھے اور ایک اطراف والے صوفے پر فاریہ کی ماں اور باپ بیٹھے تھے۔۔۔" سنگل صوفے پر بی جان بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ تبھی انھوں نے بات شروع کی۔۔۔۔"بی جان آج ہم آپ سے کچھ مانگنے آئے ہیں۔۔۔۔؟؟

جی جی بالکل بولے۔۔۔۔۔؟؟؟

ہم چاہتے آپ فاریہ کو ہمارے داؤد کے لیے ہمیں دے دیں۔۔۔" یہ بات وہاں سے گزرتی فاریہ نے سن لی تھی۔۔۔۔وہ وہی رک گئی وہ جاننا چاہتی تھی بی جان کا کیا جواب ہو گا۔۔۔" جہاں بی جان چونکی تھی وہی فاریہ کی ماں خوش ہوئی تھی کیونکہ انھیں اظفر اتنا اچھا نہیں لگتا تھا۔۔۔" ہم ضرور ہاں کہتے اگر اظفر اور فاریہ کا رشتہ نا طے ہو چکا ہوتا۔۔۔۔۔۔"بی جان نے مسکرا کر کہا تھا

بی جان ابھی بھی آپ ہمیں دے سکتی ہے کیونکہ ابھی رشتہ طے ہوا ہے مگر شادی کا تو ابھی کچھ نہیں پتا اس میں تو وقت لگے گا۔۔۔۔۔۔"فاریہ نے بی جان کو دیکھا تھا بی جان کی نظر اس پر پڑی تو انھوں نے کوئی رد عمل ظاہر کیے بنا انھیں جواب دیا

کہاں وقت دو مہینے بعد ان دونوں کا نکاح ہے۔۔۔۔۔جہاں بی جان نے یہ کہا وہی پر فاریہ کی ماں نے جھٹکے سے سر اٹھا کر بی جان کو دیکھا تھا پھر ان کی نظر سامنے کھڑی فاریہ پر پڑھی اب انھیں معلوم ہوا تھا فاریہ شادی آگے کرنے کا کیوں کہہ رہی تھی اور بی جان نے

اس کے کہنے پر ہی شادی کا وقت اتنا طے کیا تھا۔۔۔۔۔"انھیں دلی افسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔۔"

وہ مایوس واپس لوٹ آئی تھی انھوں نے داؤد کو جب یہ بتایا تو وہ فورا ان کے گھر کی طرف بھاگا تھا اور ملازمہ سے فاریہ کی ماں کا پوچھا اور پھر ان کے کمرے کا رخ کیا تھا وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ کسی سے فون پر بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔"آپ انکار کیوں کر رہی ہیں آنٹی پلیز انکار نا کریں۔۔۔۔۔"اس نے ڈائیریکٹ ان سے وہ بات کی جو وہ کرنے آیا تھا

وہ داود کو اس طرح دیکھ کر چونک گئی تھی۔۔۔۔"بیٹا میں نے انکار نہیں کیا بی جان نے کیا ہے۔۔۔۔۔"

آنٹی آپ روک لیں اس شادی کو ورنہ میں نہیں جی پاؤ گا۔۔۔۔۔"انھیں اس پر ترس آیا تھا۔۔۔۔"اور پھر یاد رکھیں کہ اگر آپ محبت کی بھیک مانگتے ہے تو ترس کھانے کے برابر ہی ہوتے ہے آپ۔۔۔۔۔" ۔۔۔بیٹا میرے ہاتھ میں اب کچھ بھی نہیں ہیں۔۔۔۔" انھوں نے بھی بے بسی سے کہا تھا

آنٹی آپ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ آپ کی بیٹی ہے آپ کیسے اس کا فیصلہ کسی اور کے ہاتھ میں دے سکتی ہے۔۔۔۔"

بیٹا۔۔۔۔!!!وہ ابھی بولتی کے اس نے ان کی بات کاٹی

آپ کہیں گی تو میں آپ کے پاؤں بھی پکڑ لوں گا۔۔۔۔۔"

بیٹا پلیز آپ ابھی یہاں سے جائیں میں کچھ سوچتی ہوں۔۔۔۔وہ چلا گیا تھا۔۔۔۔"

____

رات کو وہ اسی بارے میں سوچ رہی تھی جب ان کے شوہر اندر آئے۔۔۔۔"کیا ہوا آپ اتنی الجھی ہوئی کیوں ہے۔۔۔؟؟؟

آج داؤد آیا تھا۔۔۔۔۔!!!اور پھر انھوں نے ساری بات بتا دی۔۔۔مجھے لگتا ہے ہمیں داؤد کے لیے ہاں کر دینی چاہیے۔۔۔۔"

بی جان نے انکار کر دیا ہے۔۔۔۔"انھوں نے ایک نظر انھیں دیکھ کر کہا

مجھے اظفر کے آگے فاریہ کے لیے داؤد بہتر لگتا ہے آپ بی جان کو کہیں وہ ہاں کر دیں نہیں تو فاریہ میری بیٹی ہے میں اس کے لیے ہاں کردوں گی۔۔۔۔۔"

آپ یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں اظفر اور فاریہ ایک دوسرے کے لیے بہترین ثابت ہونگے اور بی جان نے اگر ہاں کر دیا تو کر دیا۔۔۔۔"

مجھے اس کی بے بسی نہیں دیکھی گئی مجھے اس پر ترس آ رہا تھا۔۔۔۔۔"

وقت کے ساتھ ٹھیک ہوجائے گا۔۔۔۔۔"انھوں نے انھیں تسلی دی۔۔۔۔"

کیا آپ کی بہن ٹھیک ہوگئی۔۔۔۔!!!نہیں نا وہ بھی ٹھیک نہیں ہو گا آپ بات کو سمجھے ملک صاحب۔۔۔۔۔"

وہ اس کا اپنا فیصلہ ہے تم خاموش رہو۔۔۔۔۔"

____

بی جان اپنے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی جب ملازمہ وہاں آئی وہ انھیں دوائی کھلا رہی تھی۔۔۔۔۔"آج داؤد کیوں آیا تھا۔۔۔؟؟

مجھے نہیں پتا جی۔۔۔۔"ملازمہ یہ کہہ کر پانی گلاس میں انڈیلنے لگی جب بی جان کو اس نے دوائی کھلا دی تو انھوں نے اس سے کہا اچھا جاؤ جا کر فاریہ کی ماں کو بلا کر لاؤ۔۔۔۔۔"

اگلے چند لمحوں میں وہ دونوں ان کے پاس تھے۔۔۔۔"انھوں نے فاریہ کی ماں کو مخاطب کر کہ کہا۔۔۔"آج داؤد آیا تھا۔۔۔۔"

جی آیا تھا۔۔۔۔"

کیوں۔۔۔۔؟؟؟

وہ ضد کر رہا تھا فاریہ اور اپنے رشتے کے۔لیے۔۔۔۔۔"

اسے میرا انکار سمجھ میں نہیں آتا۔۔۔۔"

محبت کرنے والوں کو بی جان صرف ہاں سمجھ میں آتا ہے نا نہیں۔۔۔۔"وہ آپکا بیٹا نہیں ہے جو آپ کے انکار کا احترام کرے گا اور نا ہی وہ سارا ملک ہے جو خاموش ہو جائے گا وہ اکیسوی صدی کا لڑکا ہے وہ اپنے حق کے لیے بولے گا۔۔۔۔"سارا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

سارا کب تک رونا پیٹو گی تم ایسے معاملوں میں خاموش رہا کرو۔۔۔۔"انھیں نے اسے ڈپٹا تھا

بی جان آپ مجھے تو خاموش کروا دیتی ہے ہمیشہ مگر داؤد کو کیسے خاموش کروائے گی۔۔؟

اسے بھی خاموش ہونا پڑے گا اور اگر نا ہوا تو پھر میری بلا سے مرجائے میں ہاں نہیں کرو گیاللہ نا کرے بی جان یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔۔۔"سارا اور فاریہ کی ماں نے کہا تھا۔۔۔"بی جان یاد رکھیے گا محبت کرنے والوں کو انصاف موت دلایا کرتی ہے کسی او کا نا کر کہ۔۔۔۔۔"یہ سارا کہہ کہ وہاں سے جا چکی تھی وہی نہیں اس کے پیچھے فاریہ کی ماں بھی۔۔۔۔

بی جان آپ داؤد کے لیے ہاں کر دے۔۔۔۔۔۔۔"فاریہ کے والد نے کہا تھا

میں اپنے انکار پر قائم ہوں تم اب جا سکتے ہو۔۔۔۔"وہ انھیں ایک نظر دیکھنے کے بعد باہر چلے آئے۔۔۔۔۔"

اگلا ہفتہ یونہی گزر گیا جب داؤد کو کوئی جواب نہیں ملا تو وہ ملک ہاؤس دوبارہ چلا آیا۔۔۔۔"اس نے دوبارہ فاریہ کی ماں کے در پر دستک دی تھی۔۔۔۔"وہ اسے لان میں کھڑی ہی مل گئی تھی۔۔۔۔"آپ نے کہا تھا آپ کچھ کریں گی۔۔۔؟؟

میں معافی چاہتی ہوں مگر وہ نہیں مانی۔۔۔۔"انھوں نے بے بسی سے اسے دیکھ کر کہا تھا

اگر وہ کہے گی تو میں ان کے پاؤں پکڑنے کے لیے بھی تیار ہو جاؤں گا بس وہ ہاں کر دے وہ فاریہ کو مجھے دے دیں۔۔۔۔۔"اسے دیکھ کر ان کو اس پر ترس آیا تھا۔۔۔"محبت نا بھی ملے تو بھیک نہیں مانگنی چاہیے داؤد۔۔۔۔"

مانگ لینی چاہیے۔۔۔ساری زندگی کی بات ہوتی ہے۔۔۔۔۔"آپ مجھے بتائیں وہ کہاں ہے میں ان سے بات کر لیتا ہوں۔۔۔۔"اس نے دوبارہ ضد کی

تمہارا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔"وہ ان کی بات پر خاموش ہو گیا تھا

کی۔۔۔کیسے۔۔۔؟؟

فاریہ کو مناؤ۔۔۔۔"وہ یہ کہہ کر اندر چلی گئی تھی۔۔۔پیچھے وہ کھڑا ان کو جاتا دیکھتا رہا

-------------- -

وہ اپنے کمرے میں کھڑکی کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی ان کے کمرے کی کھڑکی لان کی طرف کھلتی تھی۔۔۔۔۔تبھی ان کی نظر داؤد اور فاریہ کی ماں پر پڑی انھیں ان کی باتوں کی آواز نہیں آ رہی تھی مگر وہ جانتی تھی وہ کس سلسلے میں بات کرنے آیا ہے۔۔۔۔۔"انھوں نے ایک فیصلہ کر کے کھڑکی بند کر دی۔۔۔۔"

رات کا اندھیرا ہر جانب پھیلا ہوا تھا وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی جب انھیں گاڑی کے ہارن کی آواز سنائی دی۔۔۔انھیں معلوم تھا یہ اظفر کی گاڑی کے ہارن کی آواز ہے۔۔۔" ان کا کمرہ انٹر ہوتے ہی شروع میں تھا۔۔۔۔اظفر گزرتے ہوئے اکثر انھیں سلام۔کرتا تھا۔۔۔" آج وہ سلام کرنے آئے گا تو وہ اس سے بات کر لے گی۔۔۔۔"وہ یہی سوچ رہی تھی جب وہ اندر داخل ہوا۔۔۔"

اسلام و علیکم بی جان۔۔۔!!!

وعلیکم اسلام...!! ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو۔۔۔۔۔۔"وہ ان کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھ گیا

کیا تم فاریہ سے شادی کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔۔؟؟

بی جان اگر ماما مجھے کسی اور لڑکی کا بھی کہتی تو میں راضی ہو جاتا مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ۔میری فاریہ سے شادی کروائے یا نا کروائے۔۔۔۔۔۔"

کیا تم اسے پسند نہیں کرتے۔۔۔۔۔؟؟

یہ کیسا سوال ہے بی جان سب کو معلوم ہے میں کسی کو پسند نہیں کرتا اور جیسا کہ۔میں کہہ چکا ہوں کہ میں فاریہ سے بھی ماما کی مرضی سے شادی کر رہا ہوں۔۔۔۔۔"

میں تمہاری اور فاریہ کی شادی کینسل کر رہی ہوں۔۔۔۔۔"

اوکے مجھے مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔"اس نے بالکل نارمل انداز سے کہا جیسے اسے کوئی فرق نا پڑتا ہو۔۔۔۔۔تھوڑی دیر بات کرنے کر بعد وہ انھیں خدا حافظ کہہ کہ چلا گیا انھوں نے پھر فاریہ کے والدین کو بلایا اور کچھ دیر بعد وہ دونوں ان کے کمرے میں موجود تھے ۔۔۔۔۔باہر سیاہ رات پگھلتی گئی۔۔۔۔۔۔"جی بی جان آپ نے اتنی رات کو بلایا۔۔۔۔؟؟ فاریہ کے والد بی جان کے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے برعکس فاریہ

کی والدہ بی جان کے پاس بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔"مجھے تم دونوں سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔۔۔"

"جی کریں۔۔۔۔۔"ابھی بھی انھوں نے ہی جواب دیا فاریہ کی والدہ کی نظریں کھڑکی سے باہر جمی رہی۔۔۔۔!!

"آج پھر داؤد آیا تھا۔۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔؟؟"اب کہ بار انھوں نے اپنے پاس بیٹھی فاریہ کی والدہ کو دیکھ کر کہا

کیا آپ کو بتانا پڑے گا کہ وہ کیوں آیا تھا۔۔۔؟؟ ان کی نظریں ابھی بھی باہر ٹکی تھی

ہاں۔۔۔!!!بتانا پڑے گا۔۔۔"اب انھوں نے کھڑکی پر سے نظریں ہٹا کر انھیں دیکھا

"وہ منت کرنے آیا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ فاریہ اس کو دے دیں وہ بھیک مانگ رہا تھا ۔۔۔۔۔۔"ان کے لہجے میں بی جان کے لیے غصہ واضح تھا

بس۔۔۔۔۔؟؟؟ انھوں نے انھیں ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو کہ بس یہی کہنے آیا تھا

"فلحال بی جان داؤد کی زندگی فاریہ کے گرد گھوم رہی ہے۔۔۔ابھی وہ اپنی زندگی مانگنے آیا تھا۔۔۔"

"تم نے اسے بتایا نہیں زندگی کی بھیک مانگنے والے کبھی سر اٹھا کر جی نہیں پاتے۔۔۔۔"

"بی جان محبت کرنے والے یہ کہاں دیکھتے ہے۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔انھوں نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا۔۔"محبت کرنے والے پہلے اپنی عزت کا خیال کرتے ہے۔۔۔مر جاتے ہے مگر بھیک نہیں مانگتے۔۔۔۔"

"عشق کرتا پو گا پھر۔۔۔۔"اب انھوں نے ان کی آنھوں میں دیکھ کر کہا جہاں سرد سی بے رحمی کے ساتھ مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔"

ہمممم۔۔۔۔!!!انھوں نے سرد آہ بھری اور انھیں دیکھ کر کہا۔۔"میں نے اپنا انکار واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔"ان دونوں نے چونک کر انھیں دیکھا تھا۔۔۔۔"مگر یہ بات کوئی اسے نہیں بتائے گا جب تک میں نا چاہوں اور اگلی بار آئے گا تو مجھ سے ملنے بھیج دینا۔۔۔۔"انھوں نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا

"بی جان اب آپ کو واقعی ہاں کر دینی چاہیے۔۔۔۔"وہ یہ کہہ کر اٹھی اور پھر باہر نکل گئی

تمہیں تو کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔۔۔؟؟ اب انھوں نے اپنے بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہا

"نہیں۔۔۔۔۔!!"انھوں نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔"

صبح کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔"وہ اٹھی تو اس وقت گیارہ بج رہے تھے ۔۔۔اس نے اپنا موبائیل دیکھا تو داؤد کے میسج آئے ہوئے تھے۔۔۔۔"میں تم سے ملنا چاہتا ہوں ایڈریس سینڈ کر رہا ہوں تم وہاں آجانا۔۔۔"اس نے اوکے لکھ کر اسے سینڈ کر دیا اور پھر میسج کی ٹائیمنگ دیکھی تو صبح آٹھ بجے کی تھی وہ تیار ہونے چلی گئی ۔۔۔۔۔۔۔"وہ تیار ہو کر نیچے آئی تو اس نے اپنی ماں کو کچن میں کھڑا پایا۔۔۔۔"وہ آج خوش لگ رہی تھی۔۔۔۔"کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟؟

داؤد سے ملنے۔۔۔۔"اس نے یہ کہہ کر باہر کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔۔آج انھوں نے اسے روکا نہیں تھا کہ۔۔۔"روز ہی تو ملتے ہو۔۔۔۔۔"۔۔۔"کھانا کھا کر جاؤ۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔۔"مگر انھوں نے آج اسے نہیں روکا تھا

وہ اس کے بتائے ہوئے ایڈریس پر پہنچی تو اسے سامنے ہی اس کا انتظار کرتے ہوئے پایا۔۔۔۔وہ اسے انتظار نہیں کرواتا تھا۔۔۔۔"اس نے کبھی فاریہ ملک کو انتظار نہیں کروایا اور ادھر حریم خان کو ہمیشہ اپنا منتظر چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔۔"ہائے فرینڈ۔۔۔۔"وہ دونوں بہت دنوں بعد اپنے پہلے جیسے انداز میں ملے تھے

ہائے۔۔۔کیسی ہو۔۔۔؟؟

"ٹھیک ہوں۔۔!!۔۔تم کیسے ہو۔۔؟؟"

تمہارے سامنے ہوں۔۔۔۔۔"

ٹھیک لگ رہے ہو۔۔۔۔" اس نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا وہ بلو شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس تھا

مجھے کیوں بلوایا۔۔۔؟؟؟

کیوں۔۔۔؟؟ نہیں بلا سکتا۔۔"

بلا سکتے ہو۔۔۔۔"اب وہ دونوں سڑک کے ایک اطراف میں چلنے لگے داؤد نے اسے ایک نظر دیکھا اس نے پنک کلر پرنٹڈ سوٹ پہنا ہوا تھا بالوں کو پیچھے کمر پہ کھلا چھوڑا ہوا تھا وہ بار بار بالوں کو پیچھے کر کہ بات کر رہی تھی۔۔"داؤد رحمان کو اپنی ساری زندگی میں اس سے زیادہ خوبصورت منظر کبھی نہیں لگا۔۔۔"

"میں لاہور جا رہا ہوں۔۔۔۔"اس نے نظریں اس پر سے ہٹاتے ہوئے کہا

کیوں۔۔۔؟؟

"بزنس میٹنگ کے لیے۔۔۔۔"اس نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا

"نا جاؤ۔۔۔"فاریہ نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا روشنی کے باعث اس کی سنہری آنکھیں چمک رہی تھی

کیوں۔۔۔؟؟ داؤد نے چونک کر اسے دیکھا

"اگلے مہینے میری شادی ہے داؤد۔۔۔۔"داؤد کو ایسا لگا جیسے اس کے دل میں کسی نے خنجر کھوپ دیا ہو۔۔"مجھے لگتا ہے جو وقت ہم اس مہینے میں اپنی دوستی کے ساتھ گزار سکتے ہے وہ پھر کبھی نہیں گزار سکیں گے۔۔۔"

"ایسا کیوں لگتا ہے۔۔۔؟؟

"کیونکہ پھر میری شادی ہو جائے گی اور اس کے کچھ وقت بعد تمہاری بھی پھر ہم دونوں کی اپنی اپنی زندگی ہوگی ہم ایسا وقت دوبارہ کبھی نہیں ساتھ میں گزار سکیں گے۔۔۔"داؤد نے اس کو سننے کے بعد مدھم آواز میں کہا۔۔"اس بار تمہارے روکنے سے ضرور رکتا مگر۔۔۔۔!!!

مگر کیا۔۔۔؟؟

"مگر مجھے جانا ہے فاریہ۔۔۔۔کیا تم میری ایک بات مانو گی۔۔۔۔"اس نے ایک آس سے فاریہ کو دیکھا

کیا۔۔۔؟؟

مجھ سے شادی کر لو فاریہ میں تمہارے بنا نہیں جی سکوں گا۔۔۔۔۔"

داؤد اب میری شادی ہو رہی ہے۔۔۔"

ہو رہی ہے ہوئی تو نہیں ہے نا۔۔۔"

ہو جائے گی۔۔۔"

رک بھی جائے گی۔۔۔"

"داؤد۔۔۔؟؟ اس نے بے بسی سے داؤد کو دیکھا تھا

فاریہ پلیز۔۔۔۔؟؟ i am cannot live without you...."

"بی جان نہیں مانے گی۔۔۔"وہ کہتے کہتے رک گئی

"تم مناؤ گی تو مان جائے گی۔۔۔۔"وہ بھی ساتھ ہی رکا تھا

اگر نہیں مانی تو۔۔۔؟؟

تم منا لو گی۔۔۔"اس نے آس بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔"تم منا لو گی نا۔۔۔؟؟

"داؤد اگر وہ مان جائے گی تو میں بھی مان جاؤ گی۔۔۔"فاریہ نے اس سے نظریں ملائے بنا کہا

"تم مناؤ گی تو وہ مانیں گی نا۔۔۔"

اگر وہ نہیں مانی تو۔۔۔؟؟؟ فاریہ نے اب دوبارہ چلنا شروع کر دیا

"کیا فاریہ تم انھیں میرے لیے یہ کہہ سکتی ہو کہ تم میرے لیے مان گئی ہو۔۔۔انھیں میرے لیے منا تو سکتی ہو نا۔۔۔۔"اس نے بھی چلنا شروع کر دیا

"میں انھیں مناؤ گی۔۔۔۔"اس نے مدھم آواز میں کہا

" تم ان سے بات کر کے جاؤ گے کیا۔۔۔؟؟ فاریہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

"نہیں۔۔۔!!اس نے نفی میں سر ہلایا اور پھر کہا۔۔"میں ان سے آ کر بات کروں گا ۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟؟ بات کر کے جاؤ تا کہ فیصلہ ہو سکے۔۔۔۔"

میں ابھی نہیں کرنا چاہتا میں چاہتا ہوں تم انھیں مناؤ اور جب وہ مان جائے گی تو میں وہاں سے آکر ان سے بات کروں گا اور کوشش کروں گا کہ وہاں جس کام سے جا رہا ہوں وہ جلدی ہو سکے۔۔۔۔۔"

"اوکے۔۔۔۔"فاریہ نے اس کی بات پر سر ہلا دیا

وہ دونوں یونہی سڑک کے اطراف میں درخت کی چھاؤں میں چلتے رہے وقت انھیں جاتا دیکھتا رہا اور پھر ملتان کی اس سڑک نے با خوبی داؤد رحمان کا سرگوشی میں فاریہ کے کان میں کہا گیا جملہ سنااور فاریہ کا زرد پڑتا چہرہ دیکھا۔۔۔"میں جب واپس آجاؤ گا تو بی جان سے بات کروں گا اور وہ مان جائے گی تو ہمیشہ کے لیے ایک ہو جائے گے اور پھر اس سڑک پر ہم ہمسفر کی حیثیت سے آیا کرے گے۔۔۔"اس نے مسکرا کر کہا اور فاریہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

وہ ائیرپورٹ جانے کے لیے روانہ ہونے لگے تھے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے داؤد نے سوہیب کو پکارا۔۔۔۔

سوہیب یہاں اگر کچھ بگڑ جائے تو تم مجھے انفارم کرو گے اوکے۔۔۔"

"اوکے۔۔۔مگر تم بات کر کہ جاؤ داؤد۔۔۔"

"میں جانتا ہوں بی جان اتنی جلدی نہیں مانیں گی اسی لیے فاریہ کو میں منا چکا ہوں تاکہ وہ بی جان کو منا لے تب تک میں لاہور سے واپس آجاؤ گا۔۔۔"وہ یہ کہہ کر گاڑی میں بیٹھ گیا اور پھر گاڑی زن سے آگے بھاگ گئی پیچھے سوہیب کھڑا اسے دیکھتا رہ گیا

"منزہ جب نشاء کے پاس کسی کام سے گئی تو فاریہ کی ماما کو تب معلوم ہوا کہ داؤد چلا گیا ہے ۔۔۔اطلاع ملتے ہی انھوں نے فاریہ سے کہا کہ وہ بتا کر نہیں گیا۔۔۔؟؟

"اس نے مجھے بتا دیا تھا۔۔۔"فاریہ الماری میں منہ دیے کھڑی تھی جب اس کی ماں نے اسے اطلاع دی اسے لگا تھا داؤد اس کا انتظار کرے گا مگر وہ چلا گیا تھا

"وہ بات کیسے بنا کیسے جا سکتا ہے۔۔۔۔؟؟ انھوں نے خود سے ہی کہا تھا مگر فاریہ نے سن لیا تھا

"کونسی بات۔۔۔؟؟

"اس نے کہا تھا وہ بی جان کو منا کر جائے گا۔۔۔"

"اس نے پلٹ کر انھیں دیکھا جو پریشان سی کھڑی تھی "ماما اس نے کہا تھا مجھے کہ وہ بی جان کو نہیں منائے گا اگر وہ اظفر کے ساتھ تمہاری شادی کردے تو تم انکار مت کرنا ۔۔۔"اس نے صاف گوئی سے جھوٹ بولا تھا

"اس نے مجھ سے کہا تھا۔۔۔وہ ابھی کہہ ہی رہی تھی کہ فاریہ نے انھیں ٹوکا۔۔"ماما وہ میرا دوست ہے وہ ویسے ہی ضد کر رہا تھا اب دوستی میں کون برداشت کرے گا کہ ہمارا دوست کسی اور سے باتیں کریں کسی اور کا ہوجائیں تو بس اسی لیے کر رہا تھا۔۔۔"اس نے انھیں تسلی دی

وہ اس کی بات سن کر اور پریشان ہو گئی تھی اور پھر کمرے سے جانے لگی تبھی انھیں فاریہ کے الفاظ سنائی دیے

"ماما اظفر اب اتنا بھی برا نہیں ہے کہ آپ یوں پریشان ہو۔۔۔"

اگلے دو دن بعد ہی بی جان نے فاریہ اور اظفر کی تاریخ طے کر دی اور پھر ملک ولا میں شادی کی تیاریاں ہونے لگی مگر غلط یہ ہوا کہ داؤد کے جانے کے بعد داؤد کے والد نے سوہیب کو اگلے روز ہی ماموں کی طرف بھیج دیا ان کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا اس دن سوہیب نے داؤد سے کہا بھی کہ تم واپس آجاؤ تاکہ میں ماموں کی طرف آج جا سکوں مگر داود نے کہا کہ تم جاؤ۔۔۔"مجھے فاریہ پر یقین ہے کہ وہ بی جان کو منا لے گی۔۔۔"سوہیب کو پھر ماموں کی طرف جانا ہی پڑا اگلے ایک ہفتے تک وہ ہسپتال میں ان کے ساتھ ہی مصروف رہا مگر منزہ کو اظفر اور فاریہ کی شادی کا معلوم ہوگیا تھا اس نے سوہیب کو کال کی مگر اس کا فون آف تھا جب ماموں کو ڈسچارج کردیا گیا تو پھر ماموں کے گھر جا کر سوہیب نے موبائیل دیکھا تو منزہ کے کئ دنوں سے کال آ رہی تھی جب سوہیب کو معلوم ہوا تو اس نے کہا کہ جب میں گھر آؤں گا تو کچھ کرتے ہے سوہیب کو لگا تھا کہ ابھی دن تو ہونگے ان دونوں کی شادی میں۔۔۔اس کے بعد جب سوہیب گھر آیا تو سیدھا ملک ولا گیا اور پھر اس نے فاریہ کی ماما سے بات کی تھی

"اسلام و علیکم خالہ۔۔۔"وہ کچن میں کھڑی تھی سوہیب کی آواز سن کر انھوں نے پلٹ کر دیکھا

"وعلیکم اسلام۔۔۔"بے رخی سے جواب دے کر انھوں نے چہرہ موڑ لیا

"خالہ میرا بھائی آپکو کہہ کر گیا تھا کہ وہ بی جان سے آکر بات کرے گا تو آپ کیوں نہیں رکی شادی کیوں کر رہی ہے فاریہ کی۔۔۔۔؟؟ سوہیب نے بے چینی سے کہا تھا

"تمہارا بھائی منع کر کہ چلا گیا ہے اس نے فاریہ سے کہا تھا کہ وہ بی جان کو منا لے گی تو وہ آکر بات کر لے گا۔۔۔"

تمہارے بھائی کو بات کر کے جانا چاہیے تھا مگر تمہارا بھائی تو فاریہ کو یہ کہہ کر چلا گیا کہ اگر بی جان اظفر سے شادی کا کہے تو انکار مت کرنا۔۔حلانکہ بی جان داؤد کے لیے مان گئی تھی اسے بات کر کے جانا تھا۔۔"انھوں نے پلٹ کر اسے دوبارہ دیکھا تھا

" وہ جھوٹ بول رہی ہے خالہ وہ مجھے یہی بتا کر گیا ہے کہ وہ آکر بات کرے گا۔۔۔"

" جھوٹ مت بولو میری بیٹی جھوٹ کیوں بولے گی۔۔۔"

"مجھے کیا پتا مگر میں سچ کہہ رہا ہوں خالہ آپ میرا یقین کرے۔۔۔۔"

"جو بھی ہے غلطی داؤد ہی کہ ہے اب کچھ نہیں ہوسکتا پیر والے دن فاریہ کی مایوں ہے۔۔۔۔"

"یہ کیا آپ کہہ رہی ہے۔۔۔۔؟؟

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔۔"وہ ان کی بات سن کر فورا گھر آیا آج جمعرات کا دن تھا اور فاریہ کی شادی شروع ہونے میں تین دن رہ گئے تھے اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اس نے داؤد کو کال کر کے بس اتنا ہی بتایا کہ فاریہ کی پیر والے دن مایوں ہے اور شاید مایوں کے ساتھ ہی نکاح بھی کر دے نکاح کا مجھے منزہ سے معلوم ہوا تھا۔۔۔"داؤد پریشان ہو گیا تھا اسی لیے اس نے فوری طور پر اسی رات کی فلائیٹ کراوائیداؤد کو جب اس بات کا معلوم ہوا تو اس نے فوری طور پر اسی رات کی فلائیٹ کروائی وہ بہت پریشان ہوا تھا سب اس کے منتخب کرتے منصوبے کے خلاف ہوا تھا وہ ائیرپورٹ جا رہا تھا رستے میں بارش ہونے لگی اور اسے ڈر تھا کہ فلائیٹ کینسل نا ہو جائے اسے صبح تک پہنچنا تھا۔۔اس دن بارش بھی وقت کے ساتھ ساتھ تیز ہو رہی تھی رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی جب وہ ائیرپورٹ پہنچا تو باہر

ہوتی بارش کو دیکھ کر اسے رونا آرہا تھا مگر وہ ائیرپورٹ پر تھا رو نہیں سکتا تھا اسے بارش آج میں بری لگ رہی تھی اور پھر تب ہی اسے سوہیب کا فون آیا تھا۔۔۔"اس نے سوہیب کو بتایا کہ موسم یہاں کا بہت خراب ہے بارش ہو رہی ہے اسی بات پر اس نے کہا تھا کہ تمہارا صبح تک یہاں ہونا بہت ضروری ہے۔۔۔ تبھی اس کی نظر حریم پر پڑی تھی اسے پہلے تو غصہ آیا تھا پھر جب اس سے بات ہوئی تو وہ اسے معصوم لگنے لگی وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے لگا تھا تب ہی فلائیٹ کینسل ہونے کی ائیرپورٹ پر آواز گونجی اسے اس وقت سچ میں غصہ آیا تھا اس کے بعد سوہیب کا فون آیا تو اس نے بتایا میری فلائیٹ کینسل ہو گئی ہے اس پر سوہیب نے اسے دوسری فلائیٹ کا مشورہ دیا اس نے مشورے کو قبول کیا اور واپس ادھر ہی آکر بیٹھ گیا جب وہ چیکنگ ایریا میں جانے لگا تو اس نے پتا نہیں کیوں یونہی رک کر اسے دیکھا تھا شاید سچ میں اسے حریم اچھی لگی تھی۔۔۔۔

جب ائیرپلین لینڈ ہونے لگا تو اسے کسی انجان نمبر سے میسج موصول ہوا اور میسج دیکھتے ہی اسے معلوم ہو گیا کہ وہ نمبر حریم کا ہے اس نے نمبر حریم کے نام سے سیو کر لیا اور پھر اوکے لکھ کر بند کر دیا

وہ فجر کے قریب ملتان پہنچا تھا سوہیب اسے پک کرنے آیا تھا ائیرپورٹ سے گھر تک کا سفر اس نے خاموشی کے ساتھ طے کیا تھا وہ سب کچھ سوہیب سے فون پر سن سکتا تھا اب کچھ بھی نہیں تھا ایسا جو وہ سوہیب سے پوچھتا۔۔۔۔۔

وہ صبح ہوتے ہی ملک ولا میں گیا تھا وہ داخلی دروازے پر تھا جب کچن سے نکلتے ہوئے فاریہ نے اسے دیکھا تھا وہ حیران تھی کہ داؤد اتنی جلدی کیسے آگیا وہ فورا اس کی طرف لپکی

۔۔۔"داؤد تم اتنی جلدی۔۔۔مگر کیسے۔۔۔؟؟

کیوں فاریہ تمھیں میرا آنا اچھا نہیں لگا۔۔"

"ن۔۔نہیں میں اس لیے کہہ رہی ہوں کہ تم مجھے بتا دیتے میں تمھیں لینے ائیرپورٹ پر آجاتی۔۔۔"اس نے مسکرا کر اسے دیکھا

"فاریہ کیا تم نے بی جان سے بات کی تھی۔۔۔؟؟داؤد نے ایک امید سے اسے دیکھا۔۔

"فاریہ کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔۔۔"

ہم کہی بیٹھ کر بات کرے داؤد۔۔۔۔"

"نہیں فاریہ مجھے ادھر ہی بتادو۔۔۔" وہ اسے ابھی بھی امید سے دیکھ رہا تھا ہر طرف کا منظر دھندلا ہو گیا تھا بس وہ اسے دیکھ رہا تھا

"میں نے انھیں منانے کی بہت کوشش کی مگر وہ نہیں مانی۔۔۔"

"تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا فاریہ تم مجھے بتا سکتی تھی میں لاہور سے خود آکر ان سے بات کر لیتا۔۔۔"

"داؤد مجھے افسوس ہے۔۔۔۔!!

"کس چیز کا افسوس۔۔۔؟؟بی جان کے نا ماننے کا یا پھر اظفر سے شادی کرنے کا۔۔۔"

"داؤد ایسے مت کہو میں نے منایا تھا بی جان کو مگر انھوں نے مجھے انکار کر دیا اور اظفر سے شادی کی تاریخ طے کر دی اور تمہیں بتانے سے بھی منع کر دیا۔۔۔"

"کیا ہماری دوستی ایسی تھی کہ تم مجھ سے یہ بات شیئر نہ کرتی فاریہ۔۔۔۔ہماری دوستی ایسی تو نہیں تھی۔۔۔"اس نے گلہ کیا تھا"

"بی جان کہاں ہے۔۔۔؟؟

"اندر۔۔۔۔"اس نے ہاتھ کے اشارے سے بی جان کے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔۔"

وہ کمرے کی طرف بڑھ گیا وہ جب کمرے میں داخل ہوا تو وہ اپنی چیئر پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔وہ قدم قدم چلتا ان کے قریب آیا۔۔"بی جان۔۔۔۔"

انھوں نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جس کے چہرے کو دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے وہ تھکا تھکا سا ہو

"داؤد تم آؤ۔۔۔۔"وہ ان کے سامنے اکھڑا ہوا

"بی جان میری فاریہ مجھے دے دیں۔۔۔۔"اس نے مدھم آواز میں کہا تھا

"کیا کہہ رہے ہو۔۔۔۔؟؟

" مجھے فاریہ دے دے بی جان پلیز۔۔۔۔"

"تم ایسے کہہ رہے ہو جیسے وہ کوئی کھلونا ہو۔۔۔۔"

"بی جان میں فاریہ سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔۔"

"داؤد ایسی بات مت کرو گھر مہمانوں سے بھرا پڑا ہے اور فاریہ کا نکاح ہے دو تین دنوں میں۔۔۔۔"انھوں نے سخت لہجے میں کہا

"وہ ان کے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔"بی جان آپ کہے تو میں آپ کے پاؤں پکڑ لوں گا بی جان مگر آپ مجھے فاریہ دے دیں۔۔۔"اب کی بار اس کی آواز میں منت بھری سماجت تھی

"داؤد ایسا مت کرو اٹھو۔۔۔۔۔"

"بی جان خدا کا واسطہ میں فاریہ کے بنا نا مکمل ہوں۔۔۔"

"ایسا کچھ نہیں ہوتا کوئی کسی کے بنا نا مکمل نہیں ہوتا اور نا ہی کسی کے نا ملنے سے دنیا رک جاتی ہے۔۔۔"

"دھڑکنیں ضرور رک جاتی ہے بی جان۔۔۔"اس کی بات پر بی جان نے اسے ترس کھاتی نظروں سے دیکھا تھا تبھی وہاں پر فاریہ آئی تھی

"بی جان خدا کا واسطہ فاریہ دے دیں مجھے پلیز آپ کو خدا کا واسطہ بی جان ابھی نکاح نہیں ہوا سب ممکن ہے بی جان خدا کے لیے۔۔۔خدا کے لیے بی جان مجھے فاریہ دے دیں ۔۔۔۔"

"بی جان کے دل کو۔کچھ ہوا تھا انھیں اس پر بہت ترس آیا تھا انھوں نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا جب ان کی نظر ایک بار پھر دروازے پر کھڑی فاریہ پر پڑی جو ان کے دیکھنے پر نا میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔۔"

"ایسا نا ممکن ہے داؤد۔۔۔اب جاؤ۔۔۔۔سوہیب نے اندر داخل ہوتے فاریہ کا نا میں جنبش کرتا سر اور بی جان کا نا ممکن سنا تھا اور وہ وہی پر ساکت ہو گیا تھا جیسے یقین نا کر پا رہا ہو ۔۔۔انھوں نے اس کی طرف سے رخ موڑ لیا تھا داؤد نے ان کو نظر اٹھا کر دیکھا تھا جو اس سے رخ موڑے بیٹھی تھی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"بی جان اگر آپ کو مجھ پر رحم آجائے تو خدا کا واسطہ فیصلہ تبدیل کر لینا۔۔۔۔"وہ یہ کہہ کر باہر نکل آیا فاریہ کو دیکھے بنا سوہیب کو نظر انداز کر کہ مردہ قدموں سے وہ اسے ہار آیا ۔۔۔"فاریہ نفی میں سر نا ہلاتی تو ممکن تھا کہ بی جان داؤد رحمان کو نا ممکن نا کہتی۔۔"

سوہیب اس کے پیچھے گیا تھا۔۔۔۔

"وہ گھر آیا تو فورا اپنے کمرے میں چلا گیا وہ بیڈ پر دھڑم کر کہ لیٹا اس کی نظریں پنکھے پر مرکوز تھی تبھی اس کے موبائیل پر کسی کی کال آنے لگی اس نے فون دیکھا تو سکرین پر

"حریم کالنگ کے لفظ جگمگا رہے تھے اس نے فون اٹھانے کے بجائے سائیڈ پر رکھ دیا تبھی موبائیل بیڈ سے گر گیا اس نے اگنور کیا وہ اسوقت بہت پریشان تھا وہ تھوڑی دیر بعد اٹھا اور جگ میں سے پانی گلاس میں انڈیل کر پانی پیا۔۔۔۔"

"اگلے دن وہ دپہر میں اٹھا تھا وہ نیچے آیا تو ملازمہ نے اسے بتایا۔۔۔فاریہ سیٹنگ روم میں داؤد کا ویٹ کر رہی ہے۔۔۔

وہ سٹنگ روم میں داخل ہوا تو وہ سامنے فروضی لباس میں ملبوس بالوں کی ٹیل پونی بنائے بیٹھی ہوئی تھی وہ شاید اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔"

"ہیلو فاریہ۔۔۔"

"ہائے داؤد۔۔۔کیسے ہو۔۔۔؟؟

"ٹھیک ہوں۔۔۔تم کیسی ہو۔۔۔؟؟ ان کے درمیان عام گفتگو ہو رہی تھی دونوں میں سے کسی نے بھی اس دن کی ملاقات کا تزکرہ نہیں کیا

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔"اس نے مسکرا کر کہا

"تم نے کوئی بات کرنی ہے شاید۔۔۔۔" داؤد نے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا

"کیا ہم پہلے بھی بات ہوتی تھی تو ملتے تھے ورنہ نہیں ملتے تھے کیا۔۔۔۔؟؟ اسے برا لگا تھا داؤد کا ایس سوال کرنا

"نہیں تمہاری شادی چل رہی ہے نا تو اسی لیے۔۔۔ تمہیں تو مصروف ہونا چاہیے تھا کوئی ضروری بات ہو گی تبھی مصروفیت میں سے ٹایم نکال کر آئی ہو۔۔۔۔"

"داؤد کیا تم میری شادی میں آؤ گے تم میرے دوست ہو اور اگر میری شادی میں میرا ہی دوست نہیں ہوگا تو میں کیسے شادی کو انجوائے کروں گی۔۔۔۔"

"اس کی شادی کا تزکرہ سن کہ اس کے دل میں ٹھیس اٹھی تھی۔۔۔۔"

"میرے لیے مشکل ہے فاریہ۔۔۔۔"

"کیوں۔۔۔ کیوں ہے مشکل۔۔۔؟؟

"میں تمہیں کسی اور کا ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔" اس نے نفی میں سر ہلا کر کہا تھا ۔۔۔۔فاریہ نے اس کی آنکھوں میں بے بسی دیکھی تھی

"داؤد ایسا مت کرو میں اپنے دوست کو نہیں کھو سکتی۔۔۔"

"میرا یقین کرو فاریہ ہماری دوستی کو آنچ بھی نہیں آئے گی۔۔۔۔"

"ولیمے پر آجانا داؤد پلیز۔۔۔۔"اس نے جیسے ضد کی تھی

"نکاح میں نہیں آؤں گا ولیمے پر آؤں گا۔۔۔۔"

"وعدہ۔۔۔۔"

"وعدہ۔۔۔۔"داؤد نے اثبات میں سر ہلا کر کہا

"داؤد کیا میں امید رکھوں ان سب کے بعد ہماری دوستی سلامت رہے گی تم ہمیشہ میرے دوست رہو گے۔۔۔۔"اس نے داؤد کو پھر سے کہا تھا

"داؤد نے اس کو دیکھا اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔"(ہم ہمیشہ دوست رہے گے فاریہ۔۔۔۔)

فاریہ نے اس کی بات سنی اور پھر اٹھ گئی جانے کے لیے۔۔۔داؤد نے اس کو جاتا ہوا نہیں دیکھا وہ اس کو جاتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا پھر اس نے اپنے ہاتھ کی انگلی پر پہنی ہوئی سلور

انگھوٹی کو دیکھا اور پھر اتار کر میز پر رکھ دی وہ کافی دیر تک اسے دیکھتا رہا اور پھر اسے اپنی جیب میں ڈال کر کمرے سے باہر نکلا تو سوہیب وہی کھڑا اسے دیکھ رہا تھا

"(اس کو کسی اور کا ہوتے ہوئے دیکھ نہیں سکتے اور جب وہ کسی اور کی ہو جائے گی تب دیکھ سکو گے) سوہیب نے اسے طنزیہ لہجے میں کہا

"سوہیب ایسے مت کہو۔۔۔"

"اب جو مرضی ہو تم ان کی طرف اب نہیں جاؤ گے"

وہ اثبات میں سر ہلا کر اپر کی طرف بڑھ گیا اپر آیا تو وہ تھوڑی دیر کھڑکی سے باہر جھانکتا رہا تبھی اسے فاریہ کی بات یاد آئی۔۔(ہم ہمیشہ دوست رہے گے نا) اس کو بے ساختہ ہی حریم کا خیال آیا تھا

"اس نے اسے کال کرنے کے خیال کے تحت اپنا موبائیل فون ادھر ادھر تلاش کیا وہ اسے نہیں ملا۔۔"کہاں رکھ دیا۔۔ادھر ہی تو تھا۔۔۔"وہ بڑبڑاتے ہوئے ادھر دیکھ رہا تھا مگر اسے وہاں کہی پر بھی موبائیل فون نہیں ملا پھر اس نے سوچا کہ سوہیب کے موبائیل سے فون کرلیتا ہوں مگر پھر وہ رک گیا اسے تو نمبر ہی نہیں یاد تھا

"یہ کیسے ہو گیا میں کیوں بھول گیا اسے یار۔۔۔"وہ جیسے خود کو کوس رہا تھا

****

وہ اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑا تھا اس کی نظریں کھڑکی سے باہر مرکوز تھی جہاں سیاہ رات حد سے زیادہ پھیلی ہوئی تھی چاند تو شاید بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا تھا تبھی اس کی نظر دور سے آتی گاڑیوں پر پڑی اس کے دل میں ایک ٹھیس اٹھی تھی کبھی نا ختم ہونے والی۔۔۔وہ گاڑیاں ملک ولا کے باہر آکر رکی تھی دلہن کا استقبال ہو رہا تھا یعنی فاریہ اظفر ملک کا استقبال ہو رہا تھا۔۔۔"تو وہ کسی اور کی ہو چکی تھی"۔۔۔وہ کھڑکی سے پیچھے ہٹ گیا کیا وہ وہاں کھڑا رہ سکتا تھا۔۔؟؟ نہیں۔۔۔"اس نے میز پر رکھے رجسٹرز میں سے ایک صحفہ نکالا اور کرسی پر بیٹھ کر میز پر جھکا وہ صحفے پر قلم سے کچھ لکھ رہا تھا لیمپ کی روشنی میں وہ الفاظ جگمگا رہے تھے۔۔۔"اسلام و علیکم ...!! حریم خان۔۔۔۔"اسے اس کا نام یاد تھا کہ کیسے اس دن وہ خود کو حریم خان بلا رہی تھی

"میں امید کرتا ہوں آپ خیریت سے ہونگی۔۔۔"(باہر سے گولیوں کی آواز آئی تھی)
اس نے نظر انداز کیا اور قلم سے صحفے پر لکھے گیا۔۔۔جب تک یہ خط آپ کے ہاتھ آئے

گا تب تک شاید میں اس دنیا میں نا ہوں اور اگر ہوا بھی تو اس شہر اور ملک میں نا ہوں۔۔۔"میرا فون گم گیا تھا جس کی وجہ سے میں تم سے کانٹیکٹ نہیں کر سکا اور نا مجھے تمہارا نمبر یاد تھا میں جانتا ہوں میں وعدہ نہیں نبھا سکا میں نہیں آسکا میرے لیے حالات بہت تنگ ہو گئے تھے اسوقت میں بہت پریشان تھا اور سوچ رہا تھا کہ اگر میری دوست حریم اگر یہاں ہوتی تو میری پریشانیوں کو گولی ماری دیتی۔۔۔۔(اس سطر کو لکھتے وقت اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے)مگر افسوس تم یہاں نہیں ہو میں جانتا ہوں ہم دوست تھے ،ہے اور ہمیشہ رہے گے۔۔۔"پھر ہم ساتھ ہو یا نا ہو۔۔۔"حریم میں تم سے معافی چاہتا ہو میں نہیں آسکا اور نا آسکوں مجھے معاف کر دینا اس خط کے ساتھ جو چیز رکھی ہے وہ بہت عزیز ہے اور اپنی عزیز چیز میں تمہارے حوالے کر رہا ہوں۔۔۔اس نے ایک انگھوٹی لیمپ کی روشنی کے نیچے رکھ کر دیکھی تو اس پر سٹائیلس انداز سے لکھا ہوا ڈی چمکا ۔۔۔۔اس نے وہی پر اسے رکھ کر پھر سے لکھنا شروع کیا۔۔۔"پتا نہیں یہ خط تمہیں ملے گا بھی یا نہیں یا تم مجھے بھول جاؤ گی۔۔۔اور میں جانتا ہوں حریم خان داؤد رحمان کو دوستی کے لیے معاف کر دیگی وہ داؤد رحمان کی طرح دوستی کا بھرم نہیں توڑے

گی۔۔۔"خدا حافظ۔۔۔"(لیمپ کی روشنی میں خود سے لکھا خدا حافظ زہر سے کم نہیں لگ رہا تھا)کیا خدا حافظ کہہ دینا اتنا آسان ہوتا ہے۔۔۔شاید نہیں۔۔"

داؤد رحمان۔۔۔"اس نے اپنا نام لکھا اور نیچے مورخہ لکھ دی وہ تاریخ جو وہ کبھی نہیں بھول سکتا تھا۔۔۔"تین جولائی 2019...." یہ لکھنے کے بعد اس نے ایک نظر اس صفحے پر لکھے الفاظوں پر ڈالی اور پاس رکھا لکڑی نما ڈبہ اٹھا کر اس میں یہ لفافہ رکھ دیا اور ساتھ انگھوٹی کو بھی اٹھایا جو فاریہ نے کبھی اسے دی تھی مگر اس نے کبھی نہیں پہنی اگر پہنی نہیں تو پھینکی بھی نہیں ہمیشہ اپنے پاس رکھی تھی شاید فاریہ اب اس انگھوٹی کو اتار چکی ہو جو داؤد نے اسے دی تھی لیکن وہ حریم کو انگھوٹی کیوں دے رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا اس نے انگھوٹی کو اٹھا کر اس ڈبہ میں رکھا دیا اور بند کر کے ایک طرف رکھ دیا وہ ڈبہ۔۔۔۔اس نے نظریں اٹھا کر وقت دیکھا جہاں رات کے بارہ بج رہے تھے باہر شہنائیوں کی آواز رک چکی تھی تبھی اس کے کمرے کا دروازا بجا اور کوئی کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔" داخل ہونے والے نے کمرہ روشن کرنے کے لیے بتی جلائی تو سارا کمرہ روشن ہو گیا۔۔۔"کیا ہوا۔۔۔؟؟ داؤد نے اندر آتے سوہیب کو دیکھ کر کہا وہ بھی بارات میں گیا ہوا تھا ابھی ابھی لوٹا تھا۔۔۔"کچھ نہیں دیکھنے آیا ہوں کہی تم نے خودکشی تو نہیں کی۔۔۔"سوہیب

نے اسے کافی کا کپ دیا اور خود بھی کافی کا کپ لے کر اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا ۔۔۔"بے فکر رہو خود کشی نہیں کروں گا۔۔"

"چلو اچھا ہے خود کشی نہیں کرو گے۔۔۔۔"اس نے داؤد کو دیکھ کر کہا جو کپ پہ انگھوٹہ پھیڑ رہا تھا

"وہ کیسی لگ رہی تھی۔۔۔؟؟ اس نے نظریں اٹھائے بنا سوال کیا سوہیب نے اسے چونک کر دیکھا "بہت بری۔۔۔"

"نا کرو فاریہ وہ بھی بری لگے میں نہیں مان سکتا۔۔۔"اس نے مسکرا کر کہا تھا مگر اس مسکراہٹ میں کیا نا تھا

"وہ تمھیں کبھی بری نہیں لگ سکتی کیونکہ۔۔۔۔!!!

"جانتا ہوں کیونکہ اس سے محبت کرتا ہوں۔۔۔"داؤد نے اسے ٹوکا تھا

"کیا تم اسے بھول نہیں سکتے۔۔۔"

"بھول جاؤں گا۔۔۔"

"مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے۔۔۔۔"

"بتاؤ۔۔۔۔۔"سوہیب نے اسے دیکھا جس نے کافی کا ایک بھی سپ نہیں لیا تھا

"جس دن میں ملتان واپس آرہا تھا ا اس رات مجھے ایک لڑکی ملی تھی۔۔۔۔۔"

"اچھا تو کیا اس سے بھی محبت ہو گئی تمہیں۔۔۔۔؟؟؟

"کاش ہو جاتی مگر فاریہ سے ہوئی یہ مقدر تھا میرا۔۔۔۔"اس نے مسکرا کر کہا

"اس کا نام حریم خان تھا۔۔۔۔"داؤد نے اسے ساری تفصیل سنائی تو وہ خاموشی سے اسے دیکھے گیا

" نمبر نہیں ہے تمہارے پاس اسکا۔۔۔؟؟

"نہیں۔۔۔۔۔"

"اب کیا کرو گے۔۔۔۔"سوہیب نے اس سے پوچھا

"میں جارہا ہوں۔۔۔۔"

"کہاں۔۔۔؟؟

"پتا نہیں مگر تم ایک کام کرو گے۔۔۔"داؤد نے اب نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

"کر دوں گا۔۔"

"داؤد نے سائیڈ پر پڑا ڈبہ اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔۔"یہ حریم کو دے دینا اگر وہ مجھے ڈھونڈتے ہوئے ادھر آگئی تو اسے دے دینا۔۔۔"

"داؤد تم بہت جذباتی ہو دیکھو ایک ملاقات پر کون کسی سے دوستی کرتا ہے اور اگر فرض کرو کر بھی لی تو ایک دن کی دوستی اتنی اہمیت کی حامل نہیں ہوتی کے اس کے لیے کوئی اتنا کچھ کرے وہ تمہیں کیوں ڈھونڈے گی۔۔۔"

" صحیح کہہ رہے ہو مگر پتا نہیں کیوں مجھے لگتا ہے وہ مجھے ڈھونڈ لے گی۔۔۔"

"اور اگر نا ڈھونڈ پائی تو۔۔۔؟؟

"اس ڈبہ کو جلا دینا۔۔۔۔"

داؤد تم کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟؟؟

"میں ملک سے باہر یا پھر شہر سے رات کو ڈیسائیڈ کر کے بتا دوں گا "

یہ رات نہیں ہے تو کیا ہے۔۔۔؟؟

"سوہیب نا کرو اتنے سوال جو کہہ رہا ہوں بس کرو اگر اس لڑکی کا پتہ لگ جائے تو دے دینا اسے۔۔۔"داؤد نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا

"داؤد میں دے دونگا مگر ایسے وعدے تو میں روز کسی نا کسی سے کرتا ہوں اور توڑ دیتا ہوں مگر یہ کیا ہے۔۔؟؟

"تم نے وعدے حریم خان سے نہیں کیے ہونگے نا۔۔۔"اس نے ہنس کر کہا

"اس میں ایسا کیا تھا جو تمہیں لگ رہا ہے کہ وہ تمہارے لیے یہاں تک سفر کرے گی۔۔۔"

"وہ معصوم تھی بس۔۔۔اور کوئی سوال مت کرنا اب جاؤ۔۔"

"ایک آخری سوال۔۔۔!!!سوہیب نے کہا

"بس ایک آخری سوال۔۔۔۔۔" داؤد نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو آخری سوال بس۔۔۔"

"فاریہ کے لیے کچھ نہیں۔۔۔۔؟؟ اس نے ایک آبرو اٹھا کر سے دیکھا

"ساری زندگی اس کے نام کی ہے اب کچھ رہ گیا ہے تو۔۔وہ مانگ لے انکار نہیں کروں گا۔۔۔"داؤد کے لہجے میں کیا نا تھا

"اب جا رہا ہوں کل تم آؤ گے۔۔۔۔۔؟؟ سوہیب نے اٹھتے ہوئے پوچھا تو داؤد بھی اٹھ گیا اور نفی میں سر ہلایا مگر نظریں نہیں اٹھائی سوہیب چلتا ہوا دروازے تک آیا اور پلٹ کر دیکھا تو وہ وہی کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

تقریب پوری جوش و خروش کے ساتھ جاری تھی فاریہ اظفر کے ساتھ سٹیج پر کھڑی تصویریں بنا رہی تھی تصویریں بناتے ہوئے اس نے ادھر اُدھر نظریں گھما کر دیکھا شاید کسی کو تلاش کرنے کی کوشش کی مگر نظریں ناکام واپس پلٹ آئی۔۔۔۔۔وہ پنک میکسی میں

ملبوس تھی سر پر دوپٹہ سیٹ کر رکھا تھا۔۔۔"جب اسنے دیکھا کافی دیر ہوگئی تو وہ سٹیج سے اتر گئی اور سوہیب کو ڈھونڈتے ہوئے وہ اس تک پہنچ ہی گئی۔۔

"داؤد کہاں ہے۔۔۔؟؟

"گھر پر۔۔۔"سوہیب کے لہجے میں اس کے لیے زہر گھل گیا تھا

"اس نے کہا تھا وہ آئے گا کیوں نہیں آیا۔۔۔؟؟؟

"آتا ہو گا۔۔۔۔"

"آتا ہو گا کا کیا مطلب تم سب کے ساتھ نہیں آیا۔۔۔؟؟

"نظر آرہا ہے کیا۔۔۔"سوہیب نے ادھر اُدھر دیکھ کر کہا

"تم اسے فون کرو اور کہو فاریہ بلا رہی ہے۔۔۔۔۔"

"اچھا۔۔۔تم جاؤ جا کر اظفر کے ساتھ بیٹھو میں کرتا ہوں اسے فون۔۔۔"سوہیب نے اسے جانے کا اشارہ کیا وہ واپس سٹیج پر آگئی۔۔۔۔اب وہ پھر سے کھڑے اسکے ساتھ فوٹو شوٹ کروا رہی تھی مگر اس کی نظریں ابھی بھی کسی کو تلاش کر رہی تھی

"ہیلو داؤد۔۔۔۔۔؟؟سوہیب نے فون کیا

"ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔۔"آگے سے کسی انجان شخص کی آواز آئی

"کہاں ہوا ہے ایکسیڈنٹ۔۔۔۔۔؟؟ اس نے ہڑبڑا کر پوچھا

جمیل آباد روڈ پر۔۔۔۔"

"اچھا میں آرہا ہوں۔۔۔۔۔"

فاریہ سٹیج پر کھڑی سوہیب کو کسی سے کچھ کہتا ہوا دیکھ رہی تھی وہ اس کے الفاظ نہیں سن سکتی تھی مگر اس کا انداز اسے کچھ غلط ہونے کا احساس دلا رہے تھے۔۔۔۔"فاریہ ملک اپنے ولیمے پر اور حریم خان ائیر پورٹ پر کھڑی داؤد رحمان کا انتظار کرتی رہ گئی اور داؤد رحمان خدا کو پیارا ہو گیا۔۔۔۔"

"داؤد بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔۔"اسے ماہجبین نے آکر اطلاع دی تھی۔۔۔۔ہال میں ایک کہرام مچ گیا تھا

"کہاں پر۔۔۔۔؟؟

" جمیل آباد روڈ پر۔۔۔۔"وہ اس کے الفاظ سننے کے بعد ادھر اُدھر کی پرواہ کیے بنا سٹیج سے اتری اور تقریباً بھاگنے والے انداز سے چلتی ہوئی وہ باہر آئی تھی سب اس کو بھاگتا ہوا دیکھ رہے تھے وہ باہر آئی تو سوہیب کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔

" فاریہ آپ اندر جائے۔۔۔"

"چپ رہو اور جلدی چلاؤ۔۔۔۔"فاریہ نے اسے جھڑکا تھا

تقریباً ایک گھنٹے کے بعد وہ دونوں وہاں پہنچے تھے جمیل آباد روڈ پر وہ انھیں ایک گرد دائرے میں اکھٹے ہوئے لوگ نظر آگئے وہ دونوں بھاگتے ہوئے وہاں پہنچے تھے۔۔۔"ان دونوں کو دیکھ کر سب پیچھے ہوگئے۔۔۔فاریہ کی نظر اس پر پڑی تو اس کی آنکھیں بند تھی ۔۔۔اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی آس پاس کیا ہو رہا ہے ۔۔۔" ایمبولینس کو کیوں نہیں بلایا آپ لوگوں نے ۔۔۔؟؟ بلاؤ ایمبولینس کو ۔۔۔۔"سوہیب چیخ رہا تھا مگر وہ کھڑی اسے دیکھ رہی تھی اس کا خون سے لت پت جسم اس روڈ پر گرا پڑا تھا شاید کسی نے وہ کہا تھا جو فاریہ کبھی نا سننا چاہتی تھی۔۔۔

"کیسے بلاتے یہ مرچکا تھا اسی وقت۔۔۔"

فاریہ نے بے ساختہ پلٹ کر اس شخص کو دیکھا جو سوہیب سے کہہ رہا تھا

"او شٹ اپ وہ نہیں مرا سوہیب ایمبولینس کو کال کرو یار سب خاموش کیوں کھڑے ہو وہ نہیں مرا۔۔۔وہ اب اس پر جھکی اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"اٹھو داؤد پلیز اٹھو۔۔۔سوہیب دیکھو نا یہ نہیں اٹھ رہا۔۔۔"کچھ دیر بعد ایمبولنس وہاں پہنچ چکی تھی اب اسے ایمبولینس میں لے جایا جا رہا تھا وہ بھی اسی کے ساتھ بیٹھ گئی مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا وہ مرچکا تھا۔۔۔۔"

" لوگ اس کا چہرہ سفید چادر سے ڈھک رہے تھے مگر وہ بار بار چادر کو پیچھے کر رہی تھی۔۔۔"ایسا نا کرو وہ زندہ ہے ابھی اٹھ جائے گا تم سب جاؤ یہاں سے۔۔۔وہ روتے ہوئے بول رہی تھی مگر سامنے کوئی اس کی نہیں سن رہے تھے وہ اس کا چہرہ ڈھک رہے تھے۔۔۔۔

" اظفر فاریہ کو لے کر جاؤ یہاں سے۔۔۔"بی جان نے فاریہ کو کہا تھا

" اٹھو فاریہ۔۔۔۔"اظفر نے اسے اٹھانے کی کوشش کی

" آج آخری بار تو اس کے پاس تھوڑی دیر کے لیے بیٹھنے دو نا شاید وہ اٹھ جائے پھر کبھی نہیں بیٹھوں گی وقت بیٹھنے ہی نہیں دے گا۔۔۔۔"بی جان آپ اسے کہے کہ آپ اسے فاریہ دے دیگی ایسا کہے گی تو وہ اٹھ جائے گا۔۔۔"سب اسے حیرانگی سے دیکھ رہے تھے

" داؤد اٹھ جاؤ نا۔۔۔۔"اب داؤد کو لے جایا جا رہا تھا اور وہ چیخ رہی تھی۔۔۔"خدا کے واسطے اسے نا لے کر جاؤ وہ سویا ہوا ہے اٹھ جائے گا خدا کے واسطے اسے نا لے کر جاؤ ۔۔۔۔۔"یہ کہتے ہوئے وہ بے ہوش ہو چکی تھی

حال:

سوہیب نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔"مجھے ایک بات نہیں سمجھ آئی۔۔۔!!!

"کونسی۔۔۔؟؟

"اس سب میں فاریہ کا کیا قصور۔۔۔؟؟اس کی آواز میں نمی تھی

"اس رات جب بی جان داؤد کے لیے مان گئی تھی تو اظفر ان کے کمرے میں گیا تھا اور اس نے فیصلہ بی جان پر چھوڑ دیا تھا مگر اس کے بعد فاریہ گئی تھی کمرے میں۔۔۔۔

ماضی:

اظفر کے جانے کے بعد وہ داؤد کو ہاں کہنے کا سوچ ہی رہی تھی جب ان کے کمرے میں کوئی داخل ہوا۔۔۔

" بی جان۔۔۔"

ہاں کیا ہوا بچے۔۔؟؟

"بی جان آپ سے کچھ کہنا ہے۔۔۔"وہ ان کے پاس آکر بیٹھ گئی

" ہاں کہو۔۔۔"

" بی جان آپ نے داؤد کی بھی سن لی ،ماما کی بھی ،اظفر کی بھی مگر آپ نے میری نہیں سنی ۔۔۔"ایسا کیوں۔۔۔؟؟اس نے شکوہ کیا

"سنی تو تھی جب داؤد کے گھر والے رشتہ لے کر آئے تھے اور تم نے نفی میں سر ہلایا تو انھیں انکار نہیں کیا تھا میں نے۔۔۔۔"

" بی جان میں اظفر سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔داؤد میرا دوست ہے اور دوستی بھی اتنی پرانی ہے وہ جذباتی ہو رہا ہے آپ دیکھنا وہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا آپ پلیز اس شادی کو مت روکے۔۔۔۔"

" اور داؤد کو کون سنبھالے گا۔۔۔؟؟ انھوں نے اس سے پوچھا

" میں کس لیے ہوں میں سنبھال لوں گی۔۔۔۔۔"آپ بے فکر رہے مگر اس شادی کو ملتوی مت کریں۔۔۔۔"

ٹھیک ہے جاؤ تم اب میں کل ہی شادی کی تیاریاں شروع کروا دوں گی۔۔۔۔۔"

حال:

کیا تمہیں اب بھی لگتا ہے کہ فاریہ نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔؟؟

" اس نے غلط کیا۔۔۔۔"

"اگر وہ غلط نہ کرتی تو آج داؤد اسکا ہوتا اور حریم پھر تم کیا کرتی۔۔۔۔۔؟؟؟ سوہیب نے اسے تعجب سے دیکھا

"کیا ہوتا اگر محبت نا ملتی دوست تو مل جاتا نا۔۔۔۔" اور ضروری تو نہیں کہ اس دنیا میں صرف محبت ہی ملے دوست بھی کسی نعمت سے کم نہیں ہوتے۔۔۔۔۔"

" وہ گھر سے باہر نکلی تو سیاہ اندھیرے کا سامنا کرنا پڑا ٹھنڈی ہوائیں اس کے جسم کو چھو رہی تھی اس کے ہاتھ میں وہ انگھوٹی تھی وہ ملک ولا میں داخل ہوئی تو اس کی نظر فاریہ پر پڑی وہ اسے دیکھ کر رک گئی۔۔

" تم کہاں گئی تھی حریم۔۔۔۔؟؟

"میں داؤد کے گھر گئی تھی۔۔۔۔"اس نے نارمل انداز سے کہا

" کیا کرنے۔۔۔۔؟؟

" آپ کیوں پوچھ رہی ہیں۔۔۔۔۔؟؟ حریم نے ایک آبرو اٹھا کر اسے دیکھا

" ویسے ہی۔۔۔"وہ جانے لگی مگر پھر رک گئی اس کی نظر حریم کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی وہ انگھوٹی دیکھی جو اسنے داؤد کو دی تھی

" یہ تمہیں کہاں سے ملی...؟؟اس کے چہرے کا رنگ اڑا تھا بہت کچھ تھا جو ایک ساتھ ہی یاد آیا تھا

" داؤد نے دی ہے۔۔۔"

" تو وہ یہ انگھوٹی تھی جو اس نے تمہیں دی میری دی ہوئی انگھوٹی تمہیں دے گیا کاش مجھے واپس کر دیتا۔۔۔۔"اس کے چہرے پر پھیلی ہوئی افسردگی چھپی نہیں تھی اس سے

"شاید تمہیں دے کر دوستی نہیں توڑنا چاہتا تھا۔۔۔۔"

" چلو تمہیں تو کچھ دے دیا نا مجھے تو کچھ بھی نہیں دیا۔۔۔۔"

" میں جو سوہیب کے منہ سے سن کر آرہی ہوں اس کے بعد سوچ رہی ہوں فاریہ کہ ۔۔۔داؤد رحمان فاریہ ملک کے لیے مر گیا مگر حریم خان کے لیے زندہ نہ رہ سکا ۔۔۔"اس کی آواز میں رنج تھا اور وہی فاریہ کے چہرے کا رنگ بدلا

" ایسی بات نا کرو حریم میں کچھ نہیں سننا چاہتی۔۔۔۔"

" نہیں کرتی۔۔۔"حریم نے اس کی بات مان لی تھی

" ایک راز کی بات بتاؤں۔۔۔۔؟؟ فاریہ نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا

" کہو۔۔؟؟

" وہ مجھے ابھی بھی یاد آتا ہے۔۔۔۔"فاریہ یہ کہہ کر اندر چلی گئی

" وہ دونوں سمندر کے کنارے کھڑے تھے سمندروں کی لہروں نے اپنا ہی شور پیدا کیا ہوا تھا دونوں نے ایک دوسرے کو اپنا ہاتھ پکڑایا ہوا تھا

" تم میرے ساتھ سائے کی طرح رہنا جو کبھی ساتھ نہیں چھوڑتا۔۔۔"اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا

"مگر میں تو روح کی طرح تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں جسے موت کے سوا کوئی جدا نہیں کرسکتا۔۔۔۔"

" سائے کی طرح کیوں نہیں سایہ بھی تو ہمیشہ ساتھ رہتا ہے۔۔۔؟؟ اس نے ناسمجھی سے اسے دیکھ کر کہا

سایہ تو رات کو ساتھ چھوڑ دیتا ہے وہ صرف روشنی میں ساتھ ہوتا ہے مطلب وہ خوشیوں میں ساتھ ہوتا ہے مگر جب اندھیری رات ہماری زندگی میں شامل ہوتی ہے تو سایہ ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔۔۔۔"اس نے مسکرا کر اسے دیکھا

"ایسی باتیں کیسے کر لیتے ہو تم۔۔۔۔"اس نے اشتیاق کے ساتھ اس سے پوچھا

"منہ سے۔۔۔"اس کے کہنے پر وہ دونوں کھکھلا کر ہنسے تھے سمندر کی لہروں کا شور تیز ہوا تھا اور پھر ایک گھٹا طوفان کی صورت میں آئی اور تھوری دیر بعد چلی گئی مگر جب اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ سامنے نہیں تھا اس نے پلٹ کر دیکھا وہ وہاں بھی نہیں تھا وہ تو کہی نہیں تھا وہ تو چلا گیا تھا کہی دور بہت دور جہاں تک اس کو رسائی حاصل نہ تھی

پھر اس کی آنکھ حقیقت میں بھی کھل گئی باہر روشنی چھا گئی تھی وہ سچ میں بہت دور جا چکا تھا تبھی اس کے کمرے میں کوئی آیا۔۔"حریم اٹھ گئی۔۔۔۔"

"جی۔۔۔"

کل کہاں چلی گئی تھی۔۔۔۔؟؟؟

" آپ اسے چھوڑے یہ۔بتائیں آپ کیسی ہیں۔۔۔۔۔؟؟

" میں ٹھیک ہوں اور ہم کل جارہے ہیں لاہور۔۔۔۔۔"

" ہاں ٹھیک ہے۔۔۔۔۔" اس نے حامی بھر لی تھی ویسے بھی یہاں جس لیے آئی تھی وہ ہوگیا تھا اس نے سیاہ لباس تبدیل نہیں کیا تھا اس نے بالوں کا جوڑا باندھا اور باہر نکل آئی اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھی اس کا رخ اب بی جان کے کمرے کی طرف تھا وہ ان کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ اپنی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی

" مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔"

" ہاں کرو۔۔۔۔۔"

" آپ نے داؤد کے ساتھ ایسا کیوں کیا۔۔۔۔۔؟؟؟

" اس کا یہاں کیا ذکر۔۔۔۔۔؟؟؟

" ذکر ہے میں پوچھنے آئی ہوں بی جان آپ اتنی بے رحم ہے آپ کی وجہ سے مر گیا وہ ۔۔۔۔آپ جان بھی نہیں سکتی بی جان میں اس سے کتنی محبت کرتی تھی۔۔۔"اس نے کیوں کہا ایسا اسے بھی نہیں معلوم تھا

" خاموش لڑکی یہاں لڑکیاں اپنی محبت کی بات نہیں کرتی اور کیا تم نے رونا دھونا ڈال کر رکھا ہے۔۔۔"

" آپ کے اصول سب کے لیے برابر کیوں نہیں ہے بی جان سارہ ملک اگر محبت کی بات کرے تو اسے خاموش کروا دیا جائے ،داؤد رحمان بات کرے تو اسے سزا سنا دی جائے ، حریم خان بات کرے تو اسے چپ رہنے کا کہا جائے اور اگر فاریہ ملک محبت کی بات کرے تو اسے محبت دے دی جائے۔۔۔ایسا کیوں ہے ؟؟

" منہ بند رکھو اپنا۔۔۔۔؟؟؟

" میں آپ کی بیٹی نہیں ہوں جو منہ بند رکھ لوں گی اور آپ جیسی ہے نا میں تو آپ پر تھوکنا بھی پسند نا کروں کاش اس پر ترس کھا لیا ہوتا تو وہ آج زندہ ہوتا۔۔۔۔"

" زندگی اور موت خدا کے ہاتھ میں ہے ہمیں اس کا ملزم ٹھہرانا بند کرو۔۔۔۔"

" بے شک زندگی اور موت خدا کے اختیار میں ہے مگر بی جان۔۔۔کسی کی موت کا سبب ہمیں نہیں بننا چاہیے۔۔۔۔"

" جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"انھوں نے اونچی آواز میں کہا تھا

" جا رہی ہوں۔۔۔کیونکہ جانے کے لیے ہی آئی ہوں مگر آپ نے بہت سو کا دل دکھایا ہے اور میں کہتی ہوں وہ سب آپ کو معاف کر دیں۔۔۔۔کیونکہ جتنا درد انسان کو معافی ملنے پر ہوتا ہے نا اتنا معافی نا ملنے پر نہیں ہوتا کیونکہ معافی ملنے پر معاملہ خدا کے ہاتھ میں چلا جاتا ہے جس نے اپنے اصولوں میں عدل و انصاف کا حکم دیا ہے۔۔۔۔"

" یہ گھر میں کیا تمہاری اور داؤد کی باتیں ہو رہی ہیں اور ان سب سے حریم کا کیا تعلق۔۔۔۔؟؟ اظفر نے فاریہ سے پوچھا

" آپ نہیں جانتے۔۔۔۔؟؟

" نہیں جانتا بس یہ معلوم ہے داؤد تمہیں پسند کرتا تھا مگر حریم کا ان سب سے کیا تعلق۔۔۔۔"

" حریم داؤد کو پسند کرتی ہے۔۔۔"

" اچھا۔۔۔"

" آپ کو برا نہیں لگا داؤد کا مجھے پسند کرنا۔۔۔"

" میں جانتا تھا اور میں نے کہا بھی تھا کہ بی جان چاہیں تو اس سے تمہاری شادی کروا دے مجھے فرق نہیں پڑا تھا کیونکہ تم کبھی بھی میری محبت نہیں تھی۔۔۔۔"

" اظفر۔۔۔۔؟؟؟ وہ اسے پکارتی رہ گئی مگر وہ چلا گیا تھا

" جس شخص کے لیے اس نے اپنا دوست کھویا تھا وہ شخص آج اس سے کہہ رہا تھا کہ فاریہ ملک اس کی کبھی بھی محبت نہیں ہوسکتی۔۔۔۔"آج اسے واقعی احساس ہوا تھا کہ شادی اسی سے کرنی چاہیے جو آپ سے محبت کرے آپ کے لیے لڑے نا کہ اس سے جس سے آپ محبت کرے اور وہ آپ کے لیے کوئی جذبہ نہ رکھتا ہو۔۔۔"

"وہ کمرے میں داخل ہوئی تو حریم پیکنگ کر رہی تھی۔...."

" آپی آپ کیا کر رہی ہے۔۔۔؟؟

" پیکنگ لاہور جانے کے لیے۔۔۔۔"اس نے سادہ انداز میں جواب دیا

" میں نے پیکنگ کرلی ہے۔۔۔"

" یہ تو اچھا ہو گیا۔۔۔"

" آپی آج آپ کہی نا جانا۔۔۔مجھے آپ سے بات کرنی ہے ہمارا ملتان میں آخری دن ہے ہم جب سے یہاں آئے ہے آپ میرے لیے اجنبی ہوگئی ہے۔۔۔" سنبل نے اسے پر امید نظروں سے دیکھا

وہ ایک قدم آگے ہوئی اور اس کے دونوں گال پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے اور کہا

" مجھے جانا ہے آج سنبل ہم لاہور جا کر بات کریں گے نا اور ویسے بھی اب سب صحیح ہو جائے گا۔۔۔۔"

" اور وہ کام داؤد سے ریلیٹ ہو گا۔۔۔۔" سنبل کی آنکھوں میں کچھ تھا جو حریم نہیں سمجھ سکتی تھی

" ہمم۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلایا اور باہر نکل گئی۔۔"وہ آج بھی داؤد کے لیے ان سب کو چھوڑ سکتی تھی انسان سچ میں بہت بے قدر ہوتا ہے جو پاس نا ہو اس کی قدر کرتا ہے اور جو پاس ہو اس کی قدر نہیں کرتا۔۔۔"

" تم کبھی داؤد کی قبر پر گئی ہو۔۔۔۔۔؟؟ وہ اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی جب حریم اس کے کمرے میں داخل ہوئی

" نہیں کبھی ہمت نہیں ہوئی اسی لیے۔۔۔۔۔"

" وہاں لے چلو فاریہ جہاں اس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔۔۔" کیا تم وہاں لے چلو گی مجھے ۔۔۔۔؟؟ حریم نے ایک آس لیے اسے دیکھا

" ہاں لے چلوں گی مگر یہ تکلیف دہ ہے۔۔۔۔۔"

" رات کا سیاہ اندھیرا ہر طرف پھیل چکا تھا وہ سیاہ لباس میں ہی ابھی تک ملبوس تھی وہ باہر نکلی تو فاریہ وہاں کھڑی اسکا انتظار کر رہی تھی وہ سرمئی لباس میں ملبوس تھی۔۔۔۔۔" وہ خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گئے۔۔۔" پھر کافی دیر بعد گاڑی جمیل آباد روڈ کے اس مقام پر رکھی جہاں اس شخص کا خون سے لت پت وجود گرا پڑا تھا۔۔۔۔" یہ وہ جگہ ہے۔۔۔۔" فاریہ کے منہ سے بس یہی الفاظ ادا ہوگئے

سڑک پر سیاہ اندھیرا پھیلا ہوا تھا ہر طرف اندھیرا تھا شاید چاند کی روشنی یہاں تک پہنچ نہیں پا رہی تھی وہ دونوں اس جگہ پر آکر بیٹھ گئی حریم اور وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھ گئی حریم نے دونوں پاؤں کے گھٹنے سینے سے لگا رکھے۔تھے۔۔۔"کافی دیر خاموشی سے گزر گئے دونوں کے ذہن میں بہت کچھ تھا جو چل رہا تھا پھر تھوڑی دیر بعد اس کی آواز کسی کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی

"تمہیں معلوم ہے وہ میرے نکاح والے دن نہیں آیا تھا اس دن اس نے مجھے دلہن بنا ہوا نہیں دیکھا تھا اور جب ایکسیڈنٹ ہوا تب میں اسکے پاس آئی تو اس کی آنکھیں بند ہو چکی تھی اس کی قسمت میں ہی نہیں تھا مجھے دلہن بنے ہوئے دیکھنا۔۔۔"

"فاریہ وہ مجھے ان پانچ سالوں میں کبھی نہیں بھولا تھا میں روز جاتی تھی ائیر پورٹ کے وہ آج آئے گا مجھے نہیں پتا تھا وہ مرچکا ہو گا۔۔۔"

" میں بھی ان پانچ سالوں میں اسے نہیں بھولی حریم وہ مجھے یاد آتا تھا مگر میں ظاہر نہیں کرتی تھی۔۔۔"

"اس سڑک پر میں نے سب کچھ کھو دیا فاریہ۔۔۔۔"

" اس سڑک پر میں نے اپنا دوست کھو دیا جس کے لیے میں سب کچھ تھی۔۔۔"

" کوئی ایک دن میں اتنا اچھا کیسے لگتا ہے سب پوچھتے تھے مجھ سے اور میں کہتی تھی اگر وہ شخص داؤد رحمان ہو تو اچھا لگ سکتا ہے۔۔۔۔میں خود کو اب پاگل سمجھ رہی ہوں ایک شخص جس سے صرف ایک دن ملاقات ہوئی تھی وہ ملاقات جو پہلی بھی تھی اور آخری بھی اس کے لیے اتنے سالوں سے سفر کیا میں نے۔۔۔۔"

" خود سوچو حریم تم نے ایک ملاقات کے پیچھے اتنا سفر کیا کبھی میرا سوچا ہے حریم میں جس کی زندگی میں وہ شروع سے تھا وہ مجھے یاد آتا ہو گا تو کیا حالت ہوتی ہو گی میری۔۔۔۔"

" میں کچھ سوچنا نہیں چاہتی زندگی نے دھوکا دیا ہے مجھے فاریہ۔۔۔"اس وقت اندازہ لگانا ناممکن تھا کہ زیادہ سیاہ وہ اندھیرا تھا جو اس سڑک پر پھیلا ہوا تھا یا اس کا وہ لباس تھا جو اس نے زیب تن کیا ہوا تھا یا پھر وہ آنکھیں زیادہ سیاہ تھی جن میں نمی تھی کبھی نا ختم ہونے والی۔۔۔"

" فاریہ کو احساس ہوا کہ جتنی شدت سے حریم خان نے داؤد رحمان کو اور داؤد رحمان نے فاریہ ملک کو چاہا تھا اس شدت و چاہت سے فاریہ ملک کبھی بھی اظفر ملک کو نہیں چاہ سکتی تھی۔۔۔۔۔"

" تمہیں لگتا ہے غلطی میری ہے۔۔۔۔"اس نے حریم سے پوچھا

" نہیں۔۔۔۔۔"

" میں محبت کرتی تھی اظفر سے جو داؤد میرے لیے کر رہا تھا میں اظفر کے لیے کر رہی تھی سب اپنی اپنی محبت پانے کی کوشش کرتے ہے اگر اس میں میں نے خود کے لیے کوشش کی میں خود غرض ہوگئی تو کیا کروں مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں غلط ہوں میں صحیح تھی انداز غلط تھا مگر میں داؤد کا کھونا افورڈ نہیں کر سکتی تھی اور میں نے اسے کھو دیا ۔۔۔۔۔"اس نے آسمان کو دیکھتے ہوئے کہا

"میرے پاس اب الفاظ نہیں ہے میں کیا کروں اب میں جا رہی ہوں لاہور اور یہاں کبھی نہیں آؤں گی۔۔۔۔"

" وہ خاموش رہی۔۔۔۔"

" ایک بات کہوں۔۔۔"

" کہو۔۔۔۔؟؟؟

" داؤد رحمان دوستی کا بھرم نہیں رکھ سکتا تھا نا اس نے تمہارا وعدہ پورا کیا اور نا ہی میرا مگر میں اسے معاف کر چکی ہوں وعدہ ایک دن مزاق میں ہی کیوں نا کیا ہو وعدہ تو وعدہ ہوتا ہے۔۔۔"وہ وہی پر تھوڑی دیر بیٹھی خاموش رہی کسی نے کچھ نہیں بولا حریم نے سر جھکایا اور سڑک کی اس جگہ پر ہاتھ پھیرا جہاں داؤد رحمان گرا ہوا تھا کبھی۔۔۔"اور دھیرے سے زیر لب دہرایا۔۔۔"" I will miss you "

"فاریہ نے اسے دیکھا جو سڑک پر ہاتھ پھیر رہی تھی وہ داؤد کو یاد کرنے کا کہہ رہی تھی کیا وہ کہہ سکتی تھی۔۔۔شاید دل میں کہہ سکتی تھی۔۔۔۔"" I never forget you "اور اس نے کہہ بھی دیا ایک زندگی تھی جو داؤد رحمان کے بنا فاریہ ملک نے گزارنی تھی۔۔۔

" محبت ایک طرفہ ہو تو وہ شخص مل تو جاتا ہے جس سے محبت ہو مگر محبت نہیں ملتی۔۔۔" وہ دونوں کھڑی ہوگئی واپس جانے کے لیے جب وہ کھڑی ہوئی چند قدم چل کر وہ رک گئی فاریہ اسے رکتا دیکھ خود بھی رک گئی۔۔۔"حریم خان نے مڑ کر دیکھا اور اسے داؤد رحمان

نظر نا آیا اور پھر دل کو درد ہوا وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔وہی سڑک پر بیٹھ گئی ۔۔۔فاریہ اسے دیکھ کر نم آنکھوں سے نظریں جھکا گئی۔۔۔"وہ اسے چپ کیسے کرواتی آج اس کا بھی دل تھا رونے کو اس نے آسمان کو دیکھا۔۔۔۔"

"وہ تھوڑی دیر پہلے گھر پہنچی تھی فاریہ اپنے کمرے میں جا چکی تھی حریم اپنے کمرے میں آئی تو سنبل ماما کے کمرے میں سو رہی تھی وہ اپنے کمرے میں نہیں تھی اس نے لیپ ٹاپ کھولا اور کسی کو کال کی اور تھوڑی دیر بعد کال اٹینڈ کر لی گئی۔۔۔

" ہیلو اسلام و علیکم۔۔۔"

" وعلیکم اسلام آپ کیسی ہیں۔۔۔؟؟ وہ آواز کسی بوڑھی عورت کی تھی

" میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں۔۔؟؟

" میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔"

" میرا ایک مسئلہ ہے۔۔۔۔"

" کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟؟

"اور پھر اس نے ساری تفصیل انھیں سنا دی۔۔۔"

" آپ نے غلط کیا۔۔۔"

" کسی کو چاہنا غلط تو نہیں ہوتا۔۔۔"

" ہاں مگر کسی کی چاہت میں خدا کو بھول جانا غلط ہوتا ہے یا پھر کہا جائے گناہ ہوتا ہے ۔۔۔آپ جب اس شخص کو ڈھونڈنے کے لیے ائیرپورٹ نکلتی ہونگی تو روز ایک نماز تو چھوٹ جاتی ہونگی ۔۔۔" مطلب اس شخص کے لیے خدا کو چھوڑ دیا اور کبھی کوئی روزہ چھوٹ گیا مگر آپ کو اس کی فکر نہیں تھی آپ کو وہ شخص چاہیے تھا۔۔۔"

" ایسا نہیں ہے میں نماز پڑھتی تھی میں نے ہمیشہ نماز میں اسے مانگا تھا۔۔۔"اس نے صفائی پیش کی

" آپ نے نماز اس لیے پڑھی تاکہ آپ اسے مانگ سکیں مگر کیا کبھی آپ نے خدا کے لیے نماز پڑھی۔۔۔"ان کی بات پر وہ خاموش ہو گئی

" ایک دن ائیرپورٹ نا گئی تو رونا آگیا کہ وہ آیا ہو گا اور میں نہیں گئی تو کہی اسے میں نے کھو نا دیا ہو۔۔۔مگر کبھی یہ خیال آیا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے وہ رب انتظار کر رہا ہو گا میں نے نماز نا پڑھی تو اس خدا سے ملاقات نا ہو پائے گی۔۔۔"

" میں اب کیا کروں۔۔۔؟؟ اس کے منہ سے بس یہی نکلا

" توبہ کرلو یہ زندگی اس کی دی ہوئی ہے اس کے فیصلوں کا احترام کرو اس دنیا میں ہم کسی سے محبت کرنے نہیں آئے ہم عبادت کرنے آئے ہے ہمارا کام خدا کی عبادت کرنا ہے اور اس کے سوا ہم سب کچھ کر رہے ہوتے ہیں۔۔۔",

"میں اسے نہیں بھول سکتی۔۔۔"اس نے اپنی پریشانی بتائی۔۔۔"

" تو کون کہہ رہا ہے بھولو اسے وہ تو کبھی نہیں بھولے گا مگر کیا تم خدا کو بھول جاؤ گی ۔۔۔نہیں نا تو بس خدا کی عبادت کرو اور اس بار خدا کے لیے کرنا جو کچھ کرنا خدا کے لیے نماز پڑھنا۔۔۔۔"

" کیا وہ مجھے معاف کر دے گا۔۔۔"

" انشااللہ کر دے گا۔۔۔ہم یہ سوچتے رہتے ہے کہ ہم اس لیے نماز نہیں پڑھینگے کیونکہ خدا ہم سے ناراض ہے وہ نہیں مانے گا پھر نماز کا کیا فایدہ یہ سوچتے سوچتے زندگی گزر جاتی ہے اس سے پہلے زندگی گزرے تم خدا کی طرف رجوع کر لو۔۔۔"

" ٹھیک ہے۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلا دیا

"اور یقین جانو اس سفر میں تمہیں کچھ نہیں ملا یہ سال بیکار گئے ہے تمہارے تم ایک نا محرم کے پیچھے خوار ہوئی ہو۔۔۔"

" میں خدا سے رجوع اس بار کروں گی تو صرف خدا کے لیے شکریہ آپ کا۔۔۔"لیپ ٹاپ کی سکرین کی روشنی اب ختم ہو چکی تھی وہ اٹھی اور اس نے نماز ادا کی اور یہ نماز وہ نماز تھی جو اس نے خدا کے لیے پڑھی تھی خدا کو منانے کے لیے اور حریم خان نے اس رات نماز میں ایسا سجدہ کیا تھا کہ اس کے بعد اس نے سجدے سے سر نہیں اٹھایا۔۔۔"

وہ اظفر کے کمرے کی بجائے اپنے کمرے میں آئی تھی اس نے اپنا لیپ ٹاپ اٹھایا اور اپنی اور داؤد کی تصویریں دیکھنے لگی۔۔۔

" آہ۔۔پرانی یادیں۔۔۔پرانے دوست۔۔"

"کچھ تصویروں میں وہ دونوں شرارتیں کر رہے تھے اور ان دونوں کے چہرے پر ہنسی تھی قہقہے تھے جو اکثر دوست مل کر لگایا کرتے تھے وہ ان تصویروں کو دیکھ کر ہنس رہی تھی بہت کچھ تھا جو یاد آرہا تھا اور دل کو موم کرتا جا رہا تھا۔۔۔

" آج وہ اس سے اپنے لیے ساتھ مانگتا تو کیا وہ انکار کرتی۔۔۔

" ہر گز نہیں۔۔۔"

"میں تمہیں کبھی نہیں بھولی گی داؤد تم مجھے ہمیشہ یاد آؤ گے ان پانچ سالوں میں میں چاہ کر بھی تمہیں نہیں بھولی شاید تمہیں بھولنا اتنا آسان نہیں ہوتا۔۔"وہ تصویروں کو سوائپ کرتی جا رہی تھی اور بہت سی یاد گار تصویریں سامنے آ رہی تھی وہ کچھ کہنا چاہ رہی تھی کیا کہنا چاہ رہی تھی۔۔۔

" ہاں میں اس سڑک پر دو بارہ کبھی نہیں گئی وہ سڑک تمہارے بنا ادھوری ہے داؤد میں کبھی ادھر نہیں گئی مگر پھر بھی کہہ رہی ہوں کہ وہ سڑک پر چلنا تمہارے بنا میرے لیے

ادھورا ہے جیسے تمہارے بنا میری زندگی ادھوری ہے۔۔۔" دور مسجدوں سے اذانوں کی آواز آنا شروع ہو گئی

" وہ باہر نکلی تو بی جان نماز کے لیے وضو کر رہی تھی وہ بھی نماز کے لیے وضو کرنے لگی ۔۔۔"تم اتنی جلدی اٹھ گئی۔۔۔؟؟؟

" نہیں بی جان میں آج رات نہیں سوئی۔۔۔"

" کیوں۔۔۔؟؟

" ویسے ہی بی جان۔۔۔"

" اچھا۔۔۔" وہ وضو کر کہ جب اندر جانے لگی تو حریم کے کمرے کے پاس سے گزرتے ہوئے اس نے ایک بار دروازے کھول کر اندر جھانکا تو وہ سجدے میں جھکی ہوئی تھی۔۔" (کیا وہ اتنی جلدی نماز پڑھنا شروع ہو گئی تھی) وہ اپنی سوچوں کو جھٹک کر آگے بڑھ گئی نماز پڑھ کر دو بارہ واپس آئی تو دروازے ویسے ہی کھلا تھا اور وہ ابھی بھی سجدے میں تھی اسے کچھ عجیب سا محسوس ہوا وہ اندر داخل ہوئی اور بے جان قدموں کے ساتھ اسکے سر پر آن کھڑی ہوئی جھک کر اسے ہاتھ لگایا اور اسے پکارا۔۔۔

" حریم۔۔۔؟؟ مگر وہ نہیں اٹھی وہ باہر چلی آئی اس کے چہرے پر حیرت تھی۔۔

" کیا ہوا۔۔۔؟؟

" وہ حریم۔۔۔۔!!!

"کیا حریم۔۔۔؟؟ بی جان نے اسے ایسے دیکھ کر پوچھا

" خود دیکھ لیں۔۔۔"بی جان اس کے کمرے تک پہنچی تو حریم کو ایسے دیکھ کر انھوں نے اسے پکارا۔۔

" حریم۔۔۔؟؟ مگر وہ جب نا اٹھی تو وہ سمجھ چکی تھی جب وہ باہر نکلی تو ان کے چہرے پر افسردگی چھائی ہوئی تھی۔۔۔"تم سب گھر والوں کو بتاؤ جا کر فاریہ۔۔۔۔"وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ گئی

"وہ مر گئی۔۔۔؟؟

" ہاں اس نے مرنا ہی تھا۔۔۔"

" اس کچی عمر والی کے فلسفے کو کوئی نا سمجھا ،جب بند کمرے سے خطوط نکلے، لاش نکلی تو لوگ سمجھے۔۔۔۔"

" اس کہانی کے دو کردار مر گئے تھے جنہوں نے محبت شدت سے کی تھی اور دل میں محبت لیے شہر ملتان میں ہی مر گئے۔۔۔۔پیچھے کون رہ گیا وہ تیسرا کردار جسے اب سوچ سوچ کر پچھتاوے میں گرنا تھا۔۔۔۔"

****

خَتم شد